سپاہِ صحابہؓ کا

نصب العین

اور

تقاضے

"المعروف کارکن"

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہؓ کا

نصب العین

اور

تقاضے

حافظ

"المعروف کارکن"

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب سپاہ صحابہ کا نصب العین اور تقاضے (المعروف کارکن)

مصنف ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد 1100

اشاعت اول نومبر 1994ء

قیمت 50/- روپے

ناشر ادارہ اشاعت المعارف۔ ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان

☎ 0411-640024

Scanned with CamScanner

فہرست

باب نمبر	عنوانات	صفحہ
	پیش لفظ (سوچنے کی بات)	۱
۱	صحابہ کرامؓ کے سپاہی ہونے کا حقیقی تقاضا	۴
	ناموس صحابہؓ کے تحفظ کا مقصد غلبہ اسلام ہے۔	
	قائد شہیدؒ کی وضاحت۔	
	ہمارا مقصد فریب اور جھوٹ سے امت کو بچانا ہے۔	
	صحابہ کے سپاہی کا کردار	
	سپاہی کے فرائض	
	سپاہی کا پہلا کام	
۲	استقامت اور مشن پر پختگی جماعتی زندگی کی اصلی روح	۱۳
	مشن صحابہ پر کاربند ہونا اولوالعزمی ہے۔	
۳	مشن کے فروغ کا طریق کار	۱۵
	آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری اور خلفاء کی جدوجہد / مشن کے فروغ کیلئے پورے عالم کو مدنظر رکھا جائے۔	
	مشن صحابہ کا پہلا مرحلہ	
	ہر عہدیدار اپنی ذمہ داری پوری کرے یا عہدہ چھوڑ دے۔	
	دوسرا مرحلہ	
	تیسرا مرحلہ	
	خلافت راشدہ ہی نظام مصطفیٰ یا حکومت الٰہیہ ہے۔	
	شاہ ولی اللہ کی تصریح	
	خلافت راشدہ ہی کیوں ضروری ہے؟	
۴	سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی خصوصیات	۲۴
	پاکباز انسان ہی صحابہ کا سچا سپاہی ہو سکتا ہے۔	
	اعلیٰ اخلاق اور عمدہ کردار کے قرآنی جواہر پارے۔	
	اصلاح کیلئے کوشاں رہنا ہر کارکن کا فرض ہے۔	
	حضرت خالدؓ بن ولید کی معزولی کا واقعہ۔	
۵	کارکنوں سے برتاؤ اور اہمیت	۲۸
	کارکن کو جان سے عزیز رکھنا ہی قیادت کا امتیازی وصف ہے۔	
	دینی کارکن کی اہمیت کا تاریخ ساز واقعہ۔	
	کارکن کی اہمیت پہ خدا کی خوشنودی کا اعلان۔	
	باہمی اعتماد کی فضاء کو قائم رکھنا ضروری ہے۔	
	لہجہ نرم اور موقف سخت رکھیں۔	
	ذاتی اختلاف کو جماعتی اختلاف نہ بنائیں۔	
	ہر معاملہ میں خدا کی طرف توجہ رکھنا ضروری ہے۔	
	سخت مشکل میں کیا کیا جائے؟	
	عہدیداروں کیلئے خصوصی ہدایات	

Scanned with CamScanner

باب نمبر	عنوانات	صفحہ
۶	اصلاح عقائد اور تعمیر سیرت	۳۸
	عقیدہ توحید کی وضاحت	
	خدا کی پہچان	
	لاالٰہ الااللہ کا حقیقی مفہوم۔	
	کلمہ طیبہ میں تبدیلی صریح کفر ہے۔	
	شرک کی حقیقت	
	اسلام میں سنت رسول کی اہمیت	
	فرقہ وارانہ اختلاف میں آنحضرت ﷺ کی سنت ہی ذریعہ ہدایت ہے۔	
	سنت ہی انسانی فلاح کا عالمگیر راستہ ہے۔	
	قرآن و حدیث کی روشنی میں صحابہ کرام کا مقام و مرتبہ۔	
	صحابہ کرامؓ کی اہمیت کے عقلی شواہد	
	رضا اور خوشنودی کا پروانہ	
	مہاجرین و انصار کی بے مثال تعریفیں۔	
	محمدی جماعت کو جنت کی خوشخبری۔	
	مختلف اوصاف و کمالات۔	
	صحابہ کرامؓ کی باہمی محبت پر خدائی تعریف۔	
	رشد و ہدایت کے علمبردار۔	
	فضائل و مناقب۔	
	صحابہ کرامؓ کی بدگوئی اور سب و شتم کی ممانعت۔	
	ختم نبوت، حفاظت قرآن، حجیت حدیث پر ایمان۔	
۷	عقیدہ خلافت راشد	۶۷
	خلفاء کون کون ہونگے ؟	
۸	دشمن کی سرگرمیوں سے باخبر رہنے کی اہمیت۔	۶۹
	گرم جنگ کی بجائے سرد جنگ۔	
۹	شیعہ سے اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔	۷۰
۱۰	دفاع صحابہ سنت الٰہی ہے۔	۷۳
۱۱	اپنوں کی مخالفت پر رد عمل	۷۴
	باخبر رکھنے اور مطالعہ کی عادت ڈالنے کی ضرورت۔	
۱۲	اسلام کی ۱۴۰۰ سو سالہ تاریخ میں صحابہ دشمنوں کی سازشیں	۷۹
	شیعہ کا مختصر تعارف	
	آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت۔	
	شیعہ مذہب کا بانی۔	
	عبداللہ بن سبا کی کارگزاری۔	
	ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ	
	تاریخ شیعیت پر اجمالی نظر۔	
۱۳	تنظیمی امور کے لئے واقعہ صلح حدیبیہ کی اہمیت	۸۹
۱۴	ضروری ہدایات	۹۳

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

سپاہ صحابہ کے ہر کارکن کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جب وہ سچے دل اور جذبہ صادقہ کیساتھ ہمارے حلقہ میں شامل ہوگیا تو اس پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی سپاہ صحابہ میں شامل ہو اور وہ گھر میں آرام کی نیند بھی سوتا رہے۔ امن وسکون' راحت وچین کا پیراہن اوڑھے رکھے۔ یہاں مخالفتوں کا طوفان' اپنوں کی بے رخی' عداوتوں کے جھکڑ' حکمرانوں کی نشہ کاری اطراف و جوانب کی بیزاری سد راہ ہوگی' تحریکوں اور تنظیموں کی زندگی میں بارہا مصائب کی اتھاہ غاروں اور مشکلات کی سنگلاخ چٹانوں سے اسے واسطہ پڑتا رہیگا۔ وہ کبھی کبھی عواقب وسوانح کی ایسی وادی میں جان بلب ہوگا۔ جہاں اسکا کوئی پرسان حال بھی نہ ہوگا۔ قیدوبند کی صعوبتوں سے لیکر ذہنی رنج والم تک دکھ کا زیور اسے پہننا پڑیگا۔ قائد شہید نے ملتان کے ایک جلسہ عام میں فرمایا تھا۔

"ہمارا راستہ پھول کی سیج نہیں۔ یہ کانٹوں کی مالا ہے جسے ہمارے ساتھ چلنا ہے وہ نہایت سوچ سمجھ کر آئے اور ہر قسم کی مشکلات سہنے کا حوصلہ لیکر اس وادی میں قدم رکھے"

اصلاح عقائد کے بعد سپاہ صحابہ کے ہر جو ساتھی کو کام سے پہلے اپنے کردار اور عملی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانا ہوگا۔ اسے یہ بات ہروقت ملحوظ خاطر رکھنا ہوگی کہ اس کا مقابلہ صرف چند شیعہ ذاکروں اور مرثیہ خانوں سے نہیں وہ چند تقیہ باز' مریبوں اور تعزیہ سازعزا داروں سے ہم کلام نہیں' اس کا مقابلہ روافض کی ایسی عالمی استعماری قوتوں سے ہے جو اسلام کا نام لیکر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اسے اپنے اہداف میں ایرانی شاہی سامراج اور رافضی استعمار کی اسلام دشمنی اور صحابہؓ وخلفاء راشدینؓ مخالف قوتوں کو مدنظر رکھ کر اپنی پالیسی ترتیب دینا ہوگی۔ ہمیں صحابہ کرامؓ کے خلاف لکھنے والے چند مصنفوں ہی

Scanned with CamScanner

کو اپنا حریف خیال نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جماعت کے تمام پالیسی ساز اداروں کو غلبہ اسلام اور ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے لئے ایسی پالیسی اپنانا ہوگی کہ جو ایک طرف شیعہ اکثریتی ملکوں شام اور ایران کے افکار کا توڑ کرسکے اور دوسری طرف امریکہ' برطانیہ' اسرائیل' روس کے عیسائی' یہودی' قادیانی اور کیمونسٹ نظریات کو پنپنے سے روک سکے۔ اس طرح غلبہ اسلام کا عالمی فکر ہمارے لئے نئی راہیں کھول سکتی ہے۔ غلبہ اسلام اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ ہماری دعوت کے دو بنیادی اصول ہیں۔ اس میں آخری نکتہ پھر مدح صحابہ کے فروغ اور رد قدحم کے اظہار کے طور پر ہمارے موقف کو واضح کر سکتا ہے۔ سپاہ صحابہ کے نام سے اگرچہ بظاہر صحابہ کرامؓ کی چوکیداری اور ان کی عزت وناموس کا تحفظ عیاں ہو رہا ہے تاہم اس کے حقیقی مفہوم میں ہر دو نکتے شامل ہیں۔ کیونکہ غلبۂ اسلام کے حقیقی محرک صحابہ کرامؓ ہی تھے اسلئے ان کی ناموس کا تحفظ بھی ان کے کارناموں کو زندہ جاوید رکھنے اور ان کی فکر کو تابندہ کرنے کے لئے خاصہ لازمہ کے طور پر نمایاں کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کا ہر کارکن بین الاقوامی فکر کا علمبردار ہے:۔

سپاہ صحابہ کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے بین الاقوامی فکر کا امین سمجھے' اس کے قرطاس خیال میں یہ بات بطور خاص رقم ہونی چاہئے کہ ہمیں غلبہ اسلام کے لئے خلافت راشدہ کے طرز پر چلنا ہوگا۔

خلافت راشدہ کے معماروں کی عزت وناموس کا تحفظ ہی غلبہ اسلام کے نظریہ کو زندہ جاوید کر سکتا ہے۔ دراصل مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں ہر مسلم ریاست نظام خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے اور اسی شاہراہ پر اپنی اپنی مملکتوں کی عمارتیں استوار کرے۔ اسکے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ دشمنی کا وہ فتنہ جو یہودیت کی کوکھ سے پیدا ہو کر اب اسلام کا مدعی ہے۔ اسکے دجل وفریب اور سیہ کاریوں سے امت مسلمہ کو خبردار کیا جائے۔

ہر باطل قوت کو اپنا حریف سمجھا جائے:۔

حقیقت میں ہمیں ہر باطل قوت کو اپنا حریف خیال کرنا ہوگا۔ یہ بات مد نظر رہے کہ

کھلے کافروں سے مقابلہ بہت آسان ہے لیکن وہ کافر جس کا دعویٰ اسلام کا ہو' اور وہ اسلام ہی کے نام پر کفر کا مرتکب ہو' اسلام ہی کے نام پر خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد قرار دے رہا ہو' اس کی حیثیت متعین کر دی جائے' تاکہ کفر اور اسلام کے مابین امتیاز پیدا ہو اور غلبہ اسلام اور تحفظ شریعت کے ابلاغ میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔ عیسائیوں' یہودیوں' ہندوؤں' سکھوں اور کیمونسٹوں سے امت مسلمہ کا اختلاف واضح ہے۔ ان کفار نے کبھی اسلام کا دعویٰ نہیں کیا' اس لئے ان کی سرگرمیوں سے امت مسلمہ کو ہوشیار کرنا بہت آسان ہے لیکن قادیانی اور شیعہ جو اسلام کے نام پر اسلام کی بنیادں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں' غیر اسلامی نظریات کو اسلام کے نام پر فروغ دے رہے ہیں' اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں خصوصاً شیعہ تقیہ اور جھوٹ کے پردے میں سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں ان کے مقابلے کے لئے ہماری ذمہ داری بھی دوچند ہو جاتی ہے۔

سپاہ صحابہ کا دائرہ کار صرف شیعہ کی چند کتابوں کی تردید اور کلینی اور خمینی کے چند افکار پر احتجاج تک محدود نہیں یہ جماعت غلبہ اسلام اور ناموس صحابہؓ کے تحفظ میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ نظریات کو سمجھتی ہے۔ سپاہ صحابہ کا نظریہ ہے کہ غلبہ اسلام صحابہ دشمنوں کے عقیدہ بدر عقیدہ تحریف قرآنی' عقیدہ تکفیر صحابہ کی موجودگی میں ممکن ہی نہیں۔ ایسے عقائد جن کا کفر واضح اور کھلا ہے ان کو اسلام قرار دے کر آپ اسلام کا غلبہ کیونکر کر سکتے ہیں۔ غلبہ اسلام کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کر کے ہمیں آگے بڑھنا ہے قادیانیوں کو اگرچہ کئی اسلامی ملکوں میں غیر اقلیت قرار دیا گیا ہے اب ضرورت ہے کہ امت مسلمہ شیعہ کے عقائد کفریہ کی بنیاد پر انہیں بھی اسلامی سوسائٹی سے خارج کرے اور اسلام کے نام پر تکفیر صحابہ اور تحریف قرآنی کا پھیلایا جانے والا زہر ختم ہو جائے۔

اس سلسلے میں حج کے اجتماع میں شیعہ کی شرکت کو روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے کیونکہ شیعہ اثنا عشریوں کے کفر پر تمام امت کا اتفاق ہو چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

صحابہ کرامؓ کے سپاہی ہونے کا حقیقی تقاضا

الحمد اللہ رب العالمین و اصلو ۃ و السلام علی سید المرسلین و علی اصحابہ و ر تباعہ و اہلبیتہ اجمعین

اسلام کی ہمہ گیر دعوت یا اس کے کسی بھی شعبے میں کام کرنے والے دینی کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس کام پر اپنی توانائی صرف کر رہا ہے یا جس کاز کے لئے اس نے جان و مال داؤ پر لگا دیئے ہیں جس مشن کے فروغ کے لئے وہ آخری حد تک جانے کو تیار ہے جس نصب العین کے ابلاغ کے لئے اس نے اپنے چین و سکون کو بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے اس کو ثمر آور بنائے اس میں برکت و رحمت کے حصول کا طلب گار ہو، اس کی برگزیدگی اور عظمت کے مطابق اسے کار آمد بنائے یہ سب کچھ کس طرح ممکن ہے ظاہر ہے دینی کارکن جس مشن پر کاربند ہے اس کی حقیقی روح کو پانا اس کیلئے ازحد ضروری ہے اور یہ سب کچھ اصلاح نیت سے عبارت ہے۔

اگر کام کے آغاز سے اختتام تک اس کی نیت نمود و نمائش اور تصنع و بناوٹ اور ظاہری شوکت و مرتبت ہوگی تو اس کی ساری جدوجہد اکارت جائے گی، اس نے بہت خسارے کا سودا کیا وہ بے پناہ نقصان میں رہا، اسے اپنے مشن سے مخلص نہیں قرار دیا جا سکتا، اسے آج ہی اپنی نیت درست کرنی چاہئے اسے سب کاموں پر نیت کی اصلاح کے کام کو ترجیح دینا ہوگی۔

عہد حاضر میں بھی سابقہ ادوار کی طرح اسلام کے لئے کام کرنے کے کئی شعبے ہیں یہاں دعوت و تبلیغ، تحفظ ختم نبوت، اصلاح نفس، تحصیل علم دین، نفاذ شریعت و ابلاغ

تعلیمات اسلامیہ' صیانت شعائر اسلام' کے کئی شعبے قائم ہیں اس کے ساتھ ناموس صحابہ کرامؓ کا تحفظ اور خاندان نبوت سے محبت کے فروغ کے بھی علیحدہ علیحدہ ادارے قائم ہیں کچھ لوگ اجتہاد کے فریضے پر کاربند ہیں کئی حضرات معیاریت احادیث رسول کا کام کر رہے ہیں دینی کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس شعبے میں بھی کام کرے وہ دنیا کے جس خطے میں بھی رہتا ہو' اسے اپنے کام کے لئے "خدا اور رسول کی خوشنودی" ہی کو اساس قرار دینا چاہیے۔

ناموس صحابہؓ کے تحفظ کا مقصد غلبہ اسلام کا راستہ ہموار کرنا ہے:۔

اسی طرح سپاہ صحابہ کے کارکن پر بھی لازم ہے کہ وہ ناموس صحابہ کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہوئے اس اصول کو مد نظر رکھے کہ صحابہ کرام چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ساتھی متعمد' قرآن وحدیث کے عینی گواہ اور شارح ہیں ان پر تنقید کے نشتر چلانا حقیقت میں اسلام کو کمزور کرنا ہے ان کی تکفیر سے اسلام کا سارا مقدمہ خارج ہو جاتا ہے ان کی [illegible] مجروح ہونے سے اسلام کی پوری عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے اس لئے تحفظ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ ناموس صحابہ کرامؓ کا تحفظ کیا جائے اسلام کے سچے گواہوں کو کسی بھی طرح مجروح اور ناقابل اعتماد نہ ہونے دیا جائے۔

سپاہ صحابہ کا اصل مقصد ناموس صحابہ کا تحفظ اور غلبہ اسلام ہے' صحابہ کرامؓ کی تعریف وتوصیف اور ان کے مخالفین پر تنقید اسلام ہی کے فروغ اور بقا کے لئے ہے ورنہ ظاہر ہے ہماری صحابہ کرامؓ سے کوئی ذاتی رشتہ داری تو نہیں' ان سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے ان سے عشق اور تعلق رسول اللہ ﷺ سے عشق اور تعلق کی وجہ سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتحذو ھم من بعدی غرضا من احبھم فبجی احبھم فمن ابغضھم فبغضی ابغضھم

ترجمہ: خبردار میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' میرے بعد ان کو بحث کا

نشانہ نہ بنانا' جس نے صحابہ سے محبت کی وہ میری محبت کی وجہ سے ہوگی' جس نے ان سے بغض رکھا وہ بھی میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ہوگا' میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے پھر میرے صحابہ کا پھر ان سے متصل لوگوں کا زمانہ' مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کرامؓ سے محبت چونکہ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ہے اور صحابہ کرامؓ سے بغض میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ناموس صحابہ کا تحفظ کرنا حقیقت میں ناموس رسالت ﷺ اور عصمت پیغمبر ﷺ کا دفاع کرنا ہے۔ لہٰذا سپاہ صحابہؓ کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ اپنے کام کی بنیاد اور حقیقی اساس صرف جماعت صحابہ کو ہی قرار نہ دے بلکہ جس دین کی بقاء جس توحید کو فروغ اور جس پیغمبر کی شریعت کے لئے صحابہ کرامؓ نے جان جوکھوں میں ڈالی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں اور حقیقی گواہوں کی طرح اسلام پر جان وار گئے۔ ان کی تعلیمات کے مطابق خود کو پورے دین اسلام کا مبلغ اور پوری شریعت محمدیہ کا پیغامبر اور پورے اسلام کا داعی سمجھے' صحابہؓ کا سپاہی صحابہؓ کے مشن یعنی فروغ اسلام کا بھی سپاہی ہے صحابہؓ کا سپاہی صحابہ کی تعلیمات یعنی اشاعت قرآن وحدیث کا بھی مبلغ ہے' صحابہ کا سپاہی' محمدی شریعت کا علمبردار ہے' یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہماری دعوت صحابہ کرامؓ کے دفاع سے آگے کچھ نہیں۔

قائد شہید کی وضاحت:۔

قائد جھنگوی شہیدؒ نے پہلی دفاع صحابہ کانفرنس (منعقدہ فروری ۱۹۸۶ء) جھنگ میں فرمایا تھا۔

> ''صحابہ کرامؓ کی ناموس کا تحفظ ہمارا اولین مقصد ہے کیونکہ اس جماعت کی عظمت سے اسلام اور شریعت کی بالادستی کا تصور قائم ہوگا۔
>
> دینی جماعتیں جس شریعت کے لئے جدوجہد کر رہی ہے ناموس صحابہ کا تحفظ اس میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارا پروگرام دین محمدی کو ہر سوسائٹی میں جاری کرنا ہے وہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ خلفاء راشدینؓ کی عظمت وتقدس کو حرز جان بنایا جائے''

Scanned with CamScanner

"صحابہ کرامؓ کی عزت وناموس کے تحفظ سے جہاں اسلام کی تصویر نکھر کر سامنے آتی ہے وہاں یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ صحابہ کرامؓ کے افکار کو ماننے کے بعد انسان ہر قسم کی ضلالت اور من گھڑت نظریات سے محفوظ رہ جاتا ہے"

قائد شہیدؒ کی مذکورہ تصریح کے بعد جاننا چاہئے کہ سپاہ صحابہ اسلام کی سربلندی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کرامؓ کی ناموس کا تحفظ کر رہی ہے اسی راستے سے اسلام کے اجلے کردار کو فروغ دینا چاہتی ہے' انہی کی تعبیر سے اسلام کو سوسائٹی کے ہر ہر گھر میں پہنچانا چاہتی ہے جو لوگ صحابہ کرامؓ پر تنقید و تکفیر کے نشتر چلاتے ہیں ان کا راستہ روک کر نہایت جرات کے ساتھ ان دشمنان اسلام کی منافقت کا پردہ چاک کر رہی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے مخالفین کی حیثیت متعین کر کے ان کا کفر پوری امت مسلمہ پر واضح کرنا چاہتی ہے تاکہ آنے والی نسلوں کو معلوم ہو کہ صحابہ کرامؓ کو کافر قرار دیکر اسلام کا نام لینا اور محمدی جماعت سے ہٹ کر اسلام کی بات کرنا محض دھوکہ اور فریب ہے۔

ہمارا مقصد فریب اور دھوکہ سے امت مسلمہ کو بچانا ہے:۔

ایران کے پیشوا خمینی اگر اپنی کتابوں میں صحابہ کرام کو کھلم کھلا کافر منافق اور باغی قرار دیں اور اپنے تئیں اسلام کے علمبردار بھی بنیں اور دین محمدی کے راگ بھی الاپیں تو یہ ۱۵ / ویں صدی کا سب سے بڑا فریب ہے' سپاہ صحابہ اس فریب کا پردہ چاک کر کے مسلمانوں کو اس خطرے سے خبردار کر رہی ہے اسی طرح وہ نئی نسلوں اور اقوام عالم کو باور کرانا چاہتی ہے کہ ہمارا حقیقی مقصد غلبہ اسلام ہے اس کے راستے میں صحابہؓ دشمن ٹولہ ہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ منافقت کا پیرھن اوڑھ کر اس گروہ نے ہر دور میں اسلام کے دامن کو چھلنی کیا۔ قرآن کے بارے میں تحریف کا عقیدہ گھڑا' انبیاء سے اماموں کا رتبہ بلند قرار دیکر اسلام کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکا۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت تسلیم کئے بغیر اسلام کا نام لینا مضحکہ خیز ہے۔

Scanned with CamScanner

صحابہ کرام کے سپاہی کا کردار:۔

سپاہ صحابہ کا ہر کارکن جانتا ہے کہ دنیائے عالم کے تمام دساتیر اور اصول وضوابط سے ہٹ کر جس تسبیح میں انہیں پرویا گیا ہے جس گلشن میں انہیں سجایا گیا ہے جس جماعت میں انہیں داخلہ دیا گیا ہے اس کا نام فارسی زبان کے ایک لفظ "سپاہ" سے عبارت ہے لغت میں "سپاہ" لشکر، عساکر، فوج، پولیس، رضا کار، غلام، چوکیدار، پردے دار اور دربان کے معنی میں آتا ہے اس کے نام ہی سے اس کا منشور و دستور نمایاں ہے۔ "سپاہ" کا ٹائیٹل ہی ہمیں یہ باور کرا رہا ہے کہ یہ کوئی قائدین اور زعماء کا گروہ نہیں بلکہ اس قافلہ کی حیثیت لشکریوں فوجیوں اور رضا کاروں کی ہے اس لفظ کا تقاضا ہے کہ جس کی طرف ان کی نسبت کی گئی ہے انہی کے سپاہی اور غلام بن کر زندگی گزاریں "صحابہ کے سپاہی" کا مفہوم محمدی فوج کے غلاموں اور پیغمبری لشکرؓ کے چوکیداروں کے سوا کچھ نہیں اس کے مطابق انہیں صحابہ کرامؓ کی خدمت کے لئے خود کو وقف کرنا ضروری ہے۔ اس جماعت کے قائد اور بانی خود کو صحابہ کا سپاہی اور نوکر خیال کرتے تھے اسی چوکیداری اور غلامی کا سہرا سجا کر انہوں نے جام شہادت نوش کیا وہ ایک سپاہی کی طرح خود کار زار میں اتر کر لڑے انہوں نے جرنیلوں اور سپہ سالاروں کی طرح صرف پالیسیاں ہی نہیں بنائیں اور نہ ہی جنگوں کے نقشے تیار کر کے جوانوں کو ان میں اتارا بلکہ وہ خود آگے بڑھے دشمن کے ساتھ مقابلہ کے لئے گھسان کے رن میں انہوں نے حوصلہ نہیں ہارا، بلاشبہ ان کی یہ جنگ زبان کی گونج او[illegible]ت گویائی کے انتہائی نقطے تک پہنچی ہوئی تھی۔

سپاہی کے فرائض:۔

ایک سپاہی کا فرض ہے کہ وہ جس کے لئے کام کر رہا ہے اس کا ہو کر رہے، اپنے سپاہیانہ کردار اور رضا کارانہ سرگرمیوں کو ہر قدم پر ملحوظ رکھے، قائد شہید نے قصر صحابہ کرامؓ کی حفاظت کے لئے جس سپاہ صحابہ کو بھرتی کیا ہے اسے کسی حکومت سے کوئی تنخواہ یا کسی سردار سے کوئی معاوضہ نہیں لینا، دنیا کی یہ واحد فوج اور سپاہ ہے جو جان کا نذرانہ

Scanned with CamScanner

دینے کا جذبہ رکھنے کے باوجود اس کا صلہ داور محشر میں طلب کر رہی ہے ملکوں کی افواج اور حکومتوں کی پولیس مال وزر کی حفاظت پر مامور ہے اسے دولت دنیا کے ڈاکوؤں سے واسطہ ہے وہ ہر شہر اور کوچے میں انسانوں کی جان ومال کی حفاظت پر مامور ہے اس کے لئے اسے باقاعدہ مشاہرہ وظیفہ اور انعام بھی ملتا ہے۔ لیکن مولانا حق نواز شہید ؒ نے قصر صحابہ کرامؓ کے لئے جو سپاہ تیار کی ہے لاکھوں کی تعداد میں دنیا بھر کے جو نوجوان اس محاذ پر کام کر رہے ہیں ان کا مقصد اصلی صحابہ کرامؓ کی عظمت اور محمدی رفقاء کی عزت و ناموس کو ایمان اور اسلام کے ڈاکوؤں کی شاطرانہ چالوں اور زبان وقلم سے کئے گئے حملوں سے محفوظ رکھنا ہے حالیہ عشرے میں ایرانی پیشواء خمینی اوران کے پیروکاروں کی طرف سے اب تک ۱۶۵ کتابیں ۱۳ زبانوں میں اسلام اور صحابہ کرامؓ کے خلاف شائع کی گئی ہیں اس غلیظ مواد کو روکنا، نئی نسل کا ایمان بچانا، صحابہؓ کے ان سپاہیوں کا فریضہ ہے وہ ایک پہرے دار کی مانند دنیا بھر میں ناموس صحابہ کے تحفظ کے فریضے پر کاربند ہیں پہرہ دیتے ہوئے انسان مارا بھی جا سکتا ہے کیونکہ وہ خدائی بارگاہ سے جانثاری کا بدلہ چاہتا ہے اس کی موت فریضہ کی ادائیگی میں پیش آئی ہے اسے دہشت گردی کی بھینٹ قرار دینا حقیقت میں سپاہ صحابہ کے مشن سے ناآشنائی کی دلیل ہے جب یہ بات واضح ہوگئی کہ سپاہ صحابہ اپنے معنی ومفہوم کے اعتبار سے محمدی فداکاروں کی عزت وناموس کی محافظ ہے تو یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے۔ کہ پہرے داروں اور چوکیداروں سے دشمنی صرف ڈاکوؤں اور چوروں کو ہوتی ہے ڈاکو ہر آن یہ چاہے گا کہ کوئی سپاہی یا محافظ نہ دیکھ رہا ہو، چور یہ سوچے گا کہ میرا کام اسی وقت بنے گا جب پہرے دار سو جائیں گے تاکہ وہ اطمینان سے اپنا کام کر گزروں۔

کسی بھی شہر میں اگر کسی چوک یا بازار میں چار آدمی شور کر رہے ہوں، تو صبح کو محلے والے پولیس کو شکایت کریں گے کہ رات فلاں فلاں آدمی نے ہمیں تنگ کیا اور رات کو ان کے شور کی وجہ سے ہمیں نیند نہیں آئی لیکن چوکیدار ساری رات جاگو جاگو کی آواز لگاتا ہے اس کی شکایت کوئی نہیں کرتا کہ اس نے ہمیں سونے نہیں دیا۔ بلکہ اگر کسی روز یہ آواز نہ آئے تو صبح کو لوگ پوچھتے ہیں چوکیدار کہاں تھا رات اس نے پہرا نہیں دیا۔ یہی

Scanned with CamScanner

حال صحابہؓ کے سپاہیوں کا ہے کہ اگر وہ صحابہ کرامؓ کی ناموس کے پہرے سے پہلو تہی کریں گے تو خدا اور رسول کے ہاں انہیں جواب دینا ہو گا کہ وہ ایمانی ڈاکوؤں اور دینی چوروں سے مسلم اقوام کو محفوظ کرنے کے لئے اپنے فریضہ سے عہدہ برا کیوں نہیں ہوئے۔ اسلام اور صحابہ کرامؓ کے سپاہی پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی صحابہ کرامؓ کی زندگی کے مطابق ڈھال لے۔ صحابہ کا سپاہی بن کر فرائض دین سے غفلت کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ ابھی تک صحابہؓ کرام کے سپاہی کا مفہوم ہی سمجھ نہیں پائے بلکہ نماز، روزہ، حج زکوٰۃ اور اسلامی احکامات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا صحابہؓ کے سپاہیوں کا اولین فریضہ ہے۔

سپاہی کا پہلا کام:۔

جو شخص بھی سپاہ صحابہ میں داخل ہوتا ہے اس کا پہلا کام یہ ہو گا کہ وہ اپنی زندگی میں تبدیلی پیدا کرے، عملی طور پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حقیقی آئینہ دار صحابہ کرامؓ کے سیرۃ و کردار کا مطالعہ کر کے خود کو ان کی حیات طیبہ کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی کرے۔

نماز روزہ میں کوتاہی کا مطلب سپاہ صحابہ کے مشن کی روح سے ناآشنائی کی دلیل ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص سپاہ صحابہ میں داخل ہو چکا ہو، یا اس کا باقاعدہ رکن قرار دیا جا چکا ہو، اور وہ روزہ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے، اگر اللہ نے مال و دولت دیا ہو تو حج نہ کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے، غیبت کرتا پھرے، اپنی انا اور ذاتی تسکین کے کاموں میں لگا رہے سستی اور غفلت کا کام صحابہ کے سپاہی میں جمع نہیں ہو سکتا۔ ان فرائض میں کوتاہی یا غفلت سپاہ صحابہ میں شمولیت کے بعد خصوصاً نااہلی کے مترادف ہے سپاہ صحابہ میں کام کرنے کا تقاضا ہے کہ اپنی زندگی میں نمایاں تبدیلی کر کے اسلامی فرائض کی پاسداری کی جائے۔ میں نوجوانوں سے کہوں گا اگر صحابہ کے سپاہی کہلانا چاہتے ہو اس نسبت پر فخر کرتے ہو، تو تمہارا یہ دعویٰ اسی صورت میں قابل قبول ہو گا، جب تم ارکان اسلام کو حرز جان بناؤ گے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرامؓ میں کسی ایک شخص نے بھی پوری زندگی میں جنگوں کی حالت میں بھی نمازوں میں کوتاہی نہیں کی باجماعت نماز فوت ہو جائے پر وہ ایک دوسرے کے گھر

Scanned with CamScanner

میت کے افسوس کی طرح آتے تھے۔ ان کی راتیں تہجد اور آہ سحر گاہی سے عبارت ہوتی تھیں ان کے فرائض دین کی بجا آوری سے معمور تھے قرآن نے ان کی زندگیوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچ کر ان کے نام لیواؤں کو کس طرح سبق سیکھایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱)۔۔۔۔رجال لا تلهم تجارة و لا بیع عن ذکر الله

ان لوگوں کو ان کی تجارت اور کاروبار اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتا۔

۲)۔۔۔۔رجال صدقوا ماعهدو الله علیه

ان لوگوں نے خدا کے ساتھ سچائی کا معاہدہ کر رکھا ہے۔

۳)۔۔۔۔و الذین یبتیون لربهم سجدا و قاما

(صحابہ کرام) وہ لوگ ہیں جن کی راتیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں گزرتی ہیں

۴)۔۔۔۔و الذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب منهم کان غراما۔ط

یہ لوگ راتوں کو دعائیں کرتے ہیں اور ہمارے رب ہمیں دہکنے والی آگ سے بچا۔

مذکورہ بالا قرآنی تصریحات نے صالح اور خدا ترس انسانوں کا صحیح نقشہ کھینچا ہے انہی صالح افراد کو صحابہ کرامؓ کی جماعت کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے نام لیواؤں پر انہی کے نقش قدم پر چلنے انہی کے دساتیر کو اپنانے اور انہی کے طرز عمل پر عمل پیرا ہونے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ سال سال بیت گئے قائد شہید کی تقاریر سن سن کر ہم جذبات کے دریا میں غوطہ زن رہے زبان پر فلک شگاف نعرے اور ہاتھوں میں سپاہ صحابہ کے پرچموں نے سماں باندھ رکھا ہے فکر و نظر کی وادی میں صحابہ دشمنوں کے کفر کا عقیدہ پختہ ہو چکا ہے لیکن کتنے نوجوان ہیں جو ابھی تک نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ضروریات دین پر عمل پیرا نہیں ہوئے جس شخص نے اپنا نام سپاہ صحابہ میں لکھوایا خود کو مشن کے لئے وقف کیا اور ارکان اسلام کے زیور سے آراستہ نہیں وہ صحابہؓ سے محبت کے بارے میں اپنے دعوئے میں مخلص نہیں۔ بے نمازی کو صحابہؓ کا سپاہی کہلانے کا کوئی حق نہیں فرائض اسلام کو بالائے طارق رکھنے والے خود فریبی میں مبتلا ہیں آپ کو آج ہی دو میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا فرائض میں کوتاہی کا ارتکاب یا سپاہ صحابہ سے تعلق بے نمازی ہونا،

Scanned with CamScanner

معصیت و کفرایہ دنوں چیزیں صحابہؓ کے سپاہی میں جمع نہیں ہوسکتے ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ ایک طرف خدا کا خاص بندہ بن کر رہے دوسری طرف ایسا پاکباز اور اعلی اخلاق کا حامل ہو کہ کوئی دیکھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ہر ملنے والا اس کی جستجو کرے ہر معاملہ کرنے والا قریب تر ہوجائے بداخلاقی' بدتمیزی' بدکرداری سے وہ کوسوں دور ہو اس کی ذات میں صحابہ کرامؓ جیسی بے نفسی بے غرضی اور ہر دوسرے بھائی کے لئے خیرخواہی کے اوصاف نمایاں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں جس طرح انسانوں پر محنت کی تھی ان کے اخلاق سنوارے تھے ان کے کردار کو آئینہ دار شفاف کی مانند اعلی وارفع بنایا تھا۔ بعینہ ہمیں اب آگے بڑھ کر انسانی اور بشری کوتاہیوں کے خاتمہ کے لئے اس طرح کوشاں رہنا ہوگا۔ ۱۹۹۴ء میں سپاہ صحابہؓ کو قائم ہوئے قریباً نو سال ہوچکے ہیں یہ کام ایک تحریک اور طوفان کی صورت میں شروع ہوا تھا اس کا نظریہ' حرارت اور گرمی نفس سے عبارت تھا۔

خمینی کے انقلاب سے جو ارتعاش جذبات میں ابھر رہا تھا اس کو روکنے کے لئے بہت ہی مضبوط ضرب کی ضرورت تھی وہ ناقابل شکست ضرب جھنگوی شہید کی تھی۔ لیکن جب ارتعاش میں ٹھہراؤ پیدا ہو۔ اور جھاگ بیٹھ گئی تو اب انسانوں کے سمندر سے زہریلے مادے کو نکالنے کے لئے عقل وفہم دانش فکر اور گہرے دماغ کی ضرورت ہے۔

اس میں ابتداء میں جس طرح کے لوگ شامل ہوگئے تھے لیکن اب ہم نے تحریک سے آگے بڑھ کر تنظیم کی طرف لوٹنا ہے کارکنوں کے بکھرے ہوئے شیرازے کو نظم ونسق کی لڑی میں پرونا ہے بے ہنگم اجتماع کو اصولوں اور قواعد کی سنہری روشنی میں کھڑا کرنا ہے اطاعت امیر اور سینئر کے احترام کا جذبہ پیدا کرنا ہے بے لگامی اور سطحی سوچ کا خاتمہ کرکے انتہائی تدبر ومتانت سے امیر عزیمت جھنگوی شہید کے مشن کو فروغ دینا ہے۔

دوسراباب

مشن جھنگوی پر استقامت ہی جماعتی زندگی کی اصلی روح ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو مشکلات ومصائب کے بے پناہ طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑا کبھی کبھی ایسے بھی ہوا کہ جا نگسل دکھوں پر جب صحابہ کرام پریشان ہوجاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں تسلی دی جاتی قرآن کریم نے کئی مقامات پر دینی کارکنوں پر ٹوٹنے والے مصائب اور اسلامی دعوت کے علمبرداروں کے راستے میں آنے والی مشکلات کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا۔

الم احسب الناس ان یترکو ان یقولو امنا و ھم لا یفتنون

کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ ویسے ہی چھوڑ دئے جائیں گے جبکہ یہ کہیں کہ ہم ایمان لائے اور پھر وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں۔ یعنی ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ دین پر گامزن رہنے والا آزمائشوں کے راستے سے نہ گزارا جائے۔

الذین اخرجوا من دیارھم واوذونی وفی سبیل وقاتلو وقتلو لا کفرن عنھم سیااتھم ولا دخلنھم جنت تجری من تحت الانھرا

والذین جاھدو فینا النھدینھم سبلنا وان لمع المحتیس

وزلزلو احتی آیت مکمل کرکے ترجمہ کریں

مشن سپاہ صحابہ پر کاربند رہنا اولعزمی ہے:۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام اور ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام میں

Scanned with CamScanner

ایک شخصیت بھی ایسی نظر نہیں آتی کہ جس نے مصائب سے گھبرا کر لوگوں کے طعنوں سے تنگ آکر، گھریلو مجبوریوں کے باعث، دین الٰہی کا دامن چھوڑا ہو، خدائی دعوت اور شریعت محمدی کو خیرباد کہہ دیا ہو۔

قارئین کرام ...... تاریخ کا طالب علم جانتا ہے کہ انبیاء نے فرعون، نمرود، شداد اور ہامان جیسے متکبروں اور جابروں سے ٹکر لے کر کس طرح توحید کے پرچم کو سربلند کیا صحابہ کرامؓ نے تپتی ہوئی ریت پر دہکتے ہوئے انگاروں پر، بھڑکتے ہوئے شعلوں پر، جیلوں، اور موت کی وادیوں میں سو کر بھی محمدی شریعت کو سینے سے لگایا۔ کونسا دکھ تھا کہ صحابہ کرام نے نہیں اٹھایا یا کونسی سنگلاخ گھاٹی تھی جسے محمدی رفقاء نے عبور نہیں کیا کونسے عواقب اور سوانح تھے جو ان کے نحیف ونزار ابدان پر نہیں گزرے اب جبکہ آپ دعوت محمدی اور افکار صحابہ کرامؓ کا علم ہاتھ میں لیکر نکلے ہیں تو انہی راستوں سے آپ کو بھی گزرنا ہوگا۔ انہی پگڈنڈیوں پر آپ نے بھی چلنا ہوگا۔ یہی شاہراہ آپ کی بھی منتظر رہے گی۔ تنگ و تاریک کوٹھریوں کو آپ نے بھی رونق بخشنا ہوگی یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ اخلاص کے ساتھ ناموس صحابہ کرامؓ کے مشن کے حامل بھی ہوں اور پھر آپ طمانیت و چین کی آغوش میں آسودہ خواب رہیں آپ پر کامیابی وکامرانی کے راستے بغیر دکھ اٹھائے کھول دیئے جائیں۔ مشیت الٰہی کا لازمی تقاضا ہے کہ زنگ آلود جسموں کو مصائب کی بھٹی میں ڈال کر کندن کیا جائے روح کے غلیظ مادوں کو صاف کرنے کے لئے مشکلات کی کھائیوں میں اتارا جائے گناہ و معصیت کی سیاہی کو پریشانی اور دکھوں کے پانیوں سے صاف کر دیا جائے۔

دینی کارکن کو ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے صحابہ کرامؓ کی ناموس کے تحفظ کے لئے جو نوجوان کارزار میں اترے ہیں انہیں نیت کی اصلاح کے بعد ہر قسم کے مہیب سایوں اور عواقب کی کالی کالی راتوں میں سفر کرنا ہوگا۔ ایسے مرحلے بھی آئیں گے کہ کوئی مونس وغمخوار نہ ہوگا لیکن یہ سب کچھ کامیابی اور حقیقی فوزو فلاح کے راستے کے کانٹے ہیں جنہیں عبور کرکے ہی گلستان امید میں کنول کھلے گا۔

Scanned with CamScanner

مشن کے فروغ کا طریق کار:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری اور خلفاء راشدین کی جدوجہد۔

قرآن کا ارشاد ہے۔

هوالذی ارسل رسولہ باالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کلہ (القرآن)

وہ (اللہ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اس کا دین دنیا بھر کے دینوں پر غالب آجائے۔

قرآنی تصریح سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا حقیقی مقصد غلبہ اسلام تھا' آپ کے دنیا میں تشریف لانے کا حقیقی مقصد بھی غلبہ اسلام تھا آپ کا دنیا میں تشریف لانا تمام ادیان پر غالب آنے کے لئے تھا لیکن یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اسلام کا عروج اور غلبہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور میں مکمل ہوا جب دنیا کی دو بڑی طاقتیں قیصر و کسریٰ پاش پاش ہوگئیں۔

خلفاء راشدین کے دور کی فتوحات اور جدوجہد حقیقت میں محمدی کاوش کا تسلسل ہی تھیں گویا غلبہ اسلام کا جو کام آنحضرت ﷺ کے ذمہ تھا اسکی تکمیل دور خلافت میں ہوئی اسی طرح خلفاء راشدین کی تعلیمات کے فروغ اور انکی عزت وناموس کے تحفظ کی جدوجہد کرنیوالوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مشن کو انہی جدوجہد کے خطوط پر استوار کریں جنکے وہ سپاہی اور رضاکار ہیں آج جبکہ دنیا پھر بڑی بڑی استعماری اور جابر حکومتوں کی زد میں ہے روس بیشک ٹوٹ چکا ہے تاہم امریکہ کے خونخوار پنجوں اور کلیسائے یورپ کی فکری جانبداری اور اقتصادی تفوق کا تقاضا ہے کہ ہم پھر غلبہ اسلام کی جدوجہد کی طرف آئیں۔

یہ غلبہ دور اولین میں بھی خلافت کے ذریعے حاصل ہوا تو اب بھی انہی خلفاء راشدین کی تعلیمات کے مطابق ہی کامیابی عطا ہوگی اس سے پہلے کہ ہم اسلام کے غلبہ کا کام شروع کریں راستے کی رکاوٹوں اور ایسے سازشی عناصر کا سدباب کرنا ازبس ضروری ہے جنہوں نے زہر کو چینی کے پردے میں لپیٹ کر اسلام پر کفر کا لیبل لگا دیا ہے شیعہ مذہب جو

Scanned with CamScanner

کہ ۱۴۰۰ سو سال سے صحابہ کرامؓ کی ثقاہت اور عظمت کے خلاف نبرد آزما ہے تقیہ کے مکروہ فعل کے ذریعے ہر مسلم حکمران کے پہلو میں پرورش پا کر اس نے مار آستین کا کردار لوا کیا ہے اب خمینی انقلاب کے بعد جب سے یہ کفر کھل کر منظر عام پر آیا ہے اس کے خلاف جدوجہد اور سعی پیہم اسی کی زبان اور اسی کے انداز میں کرنا ضروری ہے مناظروں کا دور گزر گیا حکومتی مشینری، میڈیا کی ترقی، ابلاغ عامہ کی نئی نئی ایجادات نے صدیوں کو سالوں اور سالوں کو گھنٹوں میں تبدیل کر دیا ہے۔

سپاہ صحابہ کے مشن کے فروغ کے لئے پورے عالم کو مد نظر رکھا جائے:۔

ایسے حالات میں سپاہ صحابہ کے کام کو نہایت موثر اور جامع انداز میں پیش کرنا ازبس ضروری ہے صرف یہی نہیں کہ آپ نے ایک جلسہ کر لیا فلک شگاف نعروں سے چند نفوس کو متاثر کر لیا ان جلسوں اور کانفرنسوں کے ذریعے آپ رائے عامہ کے صرف ۲ سے ۵ فیصد طبقے تک کو اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں مسجدوں سے دور مکاتب سے آزاد اسلام سے بے بہرہ، کارخانوں، فیکٹریوں، دفاتر، کالونیوں، کھیتوں، بستیوں، میں ہمارے ماحول سے کٹے ہوئے کئی گنا ایسے لوگ آباد ہیں جو آج تک کسی جلسے جلوس اور اجتماع کو دیکھ نہیں پائے یونیورسٹیوں کالجوں اور سکولوں کے طلباء کی کثیر تعداد نے تاحال ہمارا موقف نہیں سنا۔ کئی درجن طبقوں اور بیشتر سوسائیٹیوں میں ہمیں ناموس صحابہ کے تحفظ اور غلبہ اسلام کے مشن کی آواز پہنچانی ہے ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ جدید دور کے انکشافات اور جدت طرازی کے لباس ہی میں ممکن ہو گا۔

اس لئے ہم تک رسائی نہ پانے والوں پر، اپنا موقف واضح کرنے کے لئے ہمیں تین مرحلوں میں کام کرنا ہو گا ہر ملک ہر قوم ہر سوسائٹی اور دنیا کے ہر خطے میں اپنا پروگرام پیش کرنے کے لئے نئے سرے سے حکمت عملی تیار کرنا ہو گی۔

مشن سپاہ صحابہ کا پہلا مرحلہ:۔

ابتدائی مرحلے میں آپ مدح صحابہ کے فروغ، خلفاء راشدین کی تعلیمات، اسلام میں

جماعت محمدی کی آئینی حیثیت، قرآن و حدیث کی تصریحات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ پیش کریں گے نئی نسل کے سامنے صحابہ کرامؓ کی تعلیمات اور افکار و نظریات کے فروغ کے لئے سمینارز مقرر کرنے ہوں گے۔ کانفرنسوں کا اہتمام کرنا ہو گا چھوٹے چھوٹے کتابچوں پمفلٹوں اور رسائل کے ذریعے مختلف زبانوں میں ابلاغ عامہ کے ذریعے شیعہ کو بے نقاب کرنا ہو گا۔

ہر عہدیدار اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے یا عہدہ چھوڑ دے:۔

ابلاغ عامہ کے شعبہ کو منظم کرنے اور مختلف زبانوں میں سپاہ صحابہ کے نصب العین کو عام کرنا وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہر ضلعی یا تحصیل سطح پر کیسٹ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے ہر لائبریری قائد شہید اور موجودہ زعماء کی پر مغز اور منتخب شدہ کیسٹوں سے آراستہ ہو، اگر مناسب ہو تو سپاہ صحابہ کی نشریاتی کمیٹی یا شعبہ اطلاعات ایسی کیسٹوں اور لٹریچر کا انتخاب کر کے اسے مرکزی یا صوبائی سطح پر جاری کرے۔

ہر شہر، تحصیل، ضلع، ڈویژن، صوبہ اور مرکزی سطح پر سیکریٹریز اطلاعات سیکرٹریز اطلاعات کی ذمہ داری ہے کہ وہ مشن سپاہ صحابہ کے فروغ کے لئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ علاقہ اور صوبہ کے تمام اخبارات، رسائل اور نشریاتی اداروں میں خوبصورت لٹریچر اور کیسٹوں کی ترسیل کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

سپاہ صحابہ کے دیگر اہم تنظیمی کاموں کی طرح اس شعبے کو منظم اور تدریجی محاسن سے آراستہ کریں۔ ہر سطح کی جماعت کے عہدیدار پر لازم ہے کہ کیسٹوں اور لٹریچر کی ترسیل کے لئے بڑے بڑے تاجروں، زمینداروں، سکالروں، خطباء، مبلغین، نامور اہل قلم، بڑے بڑے کالم نویسوں، سے لیکر تحصیل سے مرکز تک کے انتظامی عہدیداروں تک ہر سوسائٹی میں خود رابطہ کریں وفود اور انفرادی صورت میں تحصیل دار اور علاقہ کے ایس ایچ او سے لیکر ڈی سی، ایس پی، کمشنر ڈی آئی جی، سیکرٹری تک ہر حاکم کو کیسٹیں اور لٹریچر پہنچایا جائے۔

Scanned with CamScanner

سیاست دانوں اور نامور لیڈروں میں کوئی شخص آپ کے لٹریچر اور کیسٹ سے محروم نہ رہے۔ آپ جتنا زور' جلسہ ہائے عام یا کانفرنس پر خرچ کرتے ہیں اگر اس سے نصف وسائل اور صلاحیتیں ترسیل لٹریچر اور کیسٹوں کے ابلاغ پر خرچ کریں تو آپ دیکھیں گے ہر گھر اور شہر سے آپ کے موقف کی حمایت میں بہت جلد آواز بلند ہوگی۔ کسی بھی سطح کے سیکرٹری اطلاعات کا صرف یہ کام نہیں کہ وہ پریس ریلیز ہی اخبارات تک پہنچائے بلکہ وہ تحریری اور تصنیفی سطح پر بہت بڑی ذمہ داری کا حامل ہے اسے ہر وقت یہ فکر لاحق ہونا چاہئے کہ علاقہ یا ملک کی کونسی شخصیت تک وہ سپاہ صحابہ کا مشن نہیں پہنچا سکا ہے۔ اگر کوئی عہدیدار اپنے فرائض کی تکمیل نہیں کر سکتا تو یہ عہدہ چھوڑ کر دوسرے کو اس کام کا موقع دینا چاہئے۔ اس سلسلے میں ایک بات اور مد نظر رکھنی چاہئے کسی بھی سوسائٹی یا شعبے میں اگر صحابہ کرامؓ کی مدح پر کوئی پروگرام ترتیب دیا گیا ہے تو اسے بھی کامیابی سے ہمکنار کروانا سپاہ صحابہ کی ذمہ داری ہے خواہ وہ لوگ سپاہ صحابہ کا نام استعمال کریں یا نہ کریں صحابہ کرامؓ کی مدح کا ہر کام اپنا سمجھا جائے۔ مرکزی جماعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے نصب العین کو اتنا عام کرے کہ دنیا کے تمام اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں اسی ملک کی زبان میں لٹریچر اور کیسٹوں کی ترسیل کا اہتمام ہو سکے ہم جب تک مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال یا فجی آئی لینڈ کے آخری جزیروں' روسی پہاڑوں' مراکش سے پرتگال اور الجزائر کے ساحل سے مکران تک ہر ملک' ہر جزیرہ' ہر خطہ' ہر ریاست تک اپنا پیغام نہیں پہنچاتے' تو میں سمجھوں گا ہم نے اپنے فرائض کو کماحقہ ادا نہیں کیا۔ ہم گہرے تدبر اور عمیق نظر سے مشن کے ابلاغ کا حق ادا نہیں کر سکے۔

خلافت راشدہ کے ابلاغ کا وہ عالمی فکر جو خلفاء راشدین نے دنیا کی بڑی قوتوں کو سرنگوں کر کے پیش کیا تھا اسی کو ہمیں آگے بڑھانا ہے۔ اس مشن کے ابلاغ کے لئے ہمیں اپنی فکر اور سوچ کے زاویوں کو بلند کرنا ہوگا۔ سطحی سوچ اور کم ظرفی کے تمام عیوب دور کر کے ہمیں دنیا کی وسعتوں اور عالم کی پنہائیوں کے دریچے میں جھانکنا ہے شیعہ ازم کے ساتھ ساتھ یہودیت' عیسائیت' قادیانیت منکرین حدیث' دھریت' لادینیت' کمیونزم اور الحاد

کے تمام غیر اسلامی گروہوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے باخبر رہنا اور ان کے استیصال کے لئے کمربستہ رہنا ہوگا۔ ہمارے منشور میں جن باطل قوتوں کی سرکوبی کا ذکر ہے وہ یہی فتنے ہیں جن کے ہر ہتھکنڈے سے امت مسلمہ کو خبردار کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

قائد شہید کا انداز خطاب اور ہماری ذمہ داری:۔

قائد شہید کے انداز خطاب کو آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ آپ کی تقریر کے ابتدائی تین حصے مدح صحابہ پر مشتمل ہوتے تھے، آپ تقریر کے آخری حصہ میں قدح صحابہ کا رد کرتے۔ اسی طرح پاک و ہند میں علماء کی نصف صدی تک تمام کاوشیں مدح صحابہ کے فروغ میں صرف ہوئیں ظاہر ہے کہ اگر علماء اور مشائخ اہلسنت کی یہ کاوشیں نہ ہوتیں یعنی صحابہ کرامؓ کی اہمیت مسلمانوں کے قلوب میں نہ ہوتی تو قدح صحابہ یعنی مذمت صحابہ کا رد کیسے ہوتا۔ جہاں بھی آپ سپاہ صحابہ کے مشن کا آغاز کریں،اسے کام کا پہلا مرحلہ قرار دیں اور کام کرنے والوں، جلسہ، کانفرنسوں، سیمینار اور اجتماعات کے مقررین کو بتائیں کہ یہ یہاں کا کام ابتدائی مرحلہ ہے۔ اس میں مدح صحابہ کے فروغ کا کام شروع کریں اسلام میں حفاظت قرآن، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس صحابہ کی اہمیت واضح کر کے جب دلائل سے لوگوں کے ایک حصے کو باور کرالیں تو رد قدح صحابہ کا برملا اظہار کریں پہلے مرحلے میں اگر آپ اسلام میں صحابہ کرامؓ کی اہمیت واضح کیئے بغیر ہی رافضیت کے کفر کی بات کریں گے تو اس سے لوگوں کو آپ کی بات سمجھنے میں دشواری پیش آئے گی۔

دوسرا مرحلہ:۔

اسلام دشمنوں کی تردید کے موقع پر یا کسی مذاکرہ اور مکالمہ میں تحریر و تقریر میں ہر مرحلے پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ ہر سطح پر مرحلہ وار مشن پیش کیا جائے۔ جب آپ پہلے مرحلے کو مکمل کریں تو دوسرے مرحلہ میں شیعہ کے کفر کے دلائل پیش کریں، شیعہ سے اختلاف کی اصل وجوہات کا ذکر کریں، انقلاب ایران کے بعد اسلام اور

Scanned with CamScanner

صحابہ کرامؓ کے خلاف لٹریچر کی اشاعت پر احتجاج کریں، اسلام دشمنی اور عقیدہ تحریف قرآن، انکار ختم نبوت، عقیدہ امامت اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر کے بارے میں شیعہ کا لٹریچر، بطور حوالہ پیش کرکے سامعین کے سامنے دعوت کے انداز میں گفتگو کریں۔

لہجہ انتہائی سلجھا ہوا ہونا ضروری ہے نقالی نہ کریں، گالیاں نہ دیں، چیخ وپکار نہ کریں۔ شائستہ انداز اختیار کریں، آپے سے باہر نہ ہوجائیں، نرم لہجے کی گفتگو اگر وزن رکھتی ہو تو اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔ اگر تلخ لہجہ ہو اور معنویت کا فقدان ہو تو مقرر بے وقعت ہو جاتا ہے ہر بات کے لئے تقریر کا سٹیج استعمال نہ کریں مشن کے فروغ کے علاوہ کسی ذاتی مقصد کے لئے جلسہ کا سہارا نہ لیں کسی افسر اور علاقائی چودہری کے ساتھ ذاتی اختلاف کو بھی سٹیج پر پیش نہ کریں چھوٹی چھوٹی باتوں کا تکرار نہ کریں۔

تیسرا مرحلہ.... غلبہ اسلام یعنی نظام خلافت کے نفاذ کی جد جہد:-

یہ حقیقت سورج سے زیادہ روشن ہے کہ اسلام کا نفاذ جسے آپ نظام مصطفیٰ یا حکومت الہیہ کہیں یہ اصل میں نظام خلافت ہی کا دوسرا نام ہے ہم جب بھی خلافت کی بات کرتے ہیں اس کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کا نافذ کردہ دستور مملکت اور طرز حکومت ہی ہوتا ہے جو قرآن وحدیث کے متن کی تشریح، توحید وسنت کے اجمال کی تفصیل اور خدائی احکامات کی تجرباتی اور پریکٹیکل تصویر ہوتی ہے۔ نظام شریعت، حکومت الہیہ یا نظام مصطفیٰ کے عنوانات بلاشبہ ہماری تصریح کے موید ہیں تاہم پاکستان کی ۵۰ سالہ تاریخ میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے ان عنوانات سے مواد صرف متن قرآن یا متن حدیث لیا ہے اور بس......

خلافت راشدہ ہی نظام مصطفیٰ یا حکومت الہیہ ہے:-

ان کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور مملکت شاید کچھ اور تھا اور نظام خلافت اس سے علیحدہ کوئی دستور مملکت ہے تعبیر کی اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام چاہنے کے باوجود کوئی حکمران بھی اسلام کی ہلکی سی جھلک بھی پیش نہ کرسکا۔ ہم نے نعرہ تو ہر

Scanned with CamScanner

دور میں اسلام کا لگایا لیکن جب اس کے نفاذ کا موقع آیا تو فرانس' امریکہ' روس' چین اور یورپی ممالک کے دوروں پر کچھ وفود روانہ کردیئے تاکہ وہاں سے دساتیر کی جو رپورٹ بہم پہنچے گی اس کی روشنی میں اسلام نافذ کیا جائے گا کبھی یہ کہا گیا کہ موجودہ قوانین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں گے۔

دوسروں کے بجھے ہوئے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے کے لئے ہم مارے مارے پھر رہے ہیں کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی اسلام نافذ نہ کیا جا سکا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ہم اپنے گھر میں روشنی دینے والے سورج سے روشنی کے طالب نہ ہوئے قرآن وسنت کے نفاذ کی حقیقی تصویر دور خلافت راشدہ ہے اس کو نظرانداز کر کے ہم سطحی فکر اور من گھڑت نظریات کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے اگر شروع ہی سے خلفاء راشدینؓ کے ادوار کو نشان منزل قرار دیتے اور انہی مقدس لوگوں سے مملکت کے امور چلانے کا راستہ طلب کرتے تو ہمیں کبھی ایسی ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ تعمیر و ترقی کے باب میں ہم دوسروں سے بھی بڑھ کر ہوتے' ہر جدید چیلنج کا جواب دینے کے قابل ہوتے' ہر مسلمان ملک اپنی حکومتوں کو فلاحی مملکت قرار دے سکتا۔

شاہ ولی اللہ کی تصریح:۔

بقول امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ

"خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے"

اسلامی اور دینی حکومت کی اساس خلافت راشدہ ہے اس کے بغیر اسلام کے نفاذ کا تصور خوش کن نعروں کو جنم تو دے سکتا ہے اسلام کو اس کی اصلی شکل میں نافذ نہیں کیا جا سکتا سپاہ صحابہ کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ وہ دنیا کے ہر ملک ہر خطے ہر گوشے اور ہر مملکت میں اسلام کے نفاذ کے لئے کوشاں رہے۔ اس کے لئے غلبہ اسلام کی جدوجہد جاری رکھے دور خلافت کو واپس لانے کے لئے ہر ممکن سعی کرے' یہ کوشش انفرادی اور اجتماعی بھی ہوسکتی ہے اسلام کے لئے جدوجہد کرنے والی کسی بھی جماعت کے معاون بن کر بھی ہوسکتی ہے کسی موقع پر یہ کوشش انفرادی طور پر بھی کی جا سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سماجی کاموں میں شرکت ہمارے اصولوں میں شامل ہے صحابہ کرام دوسروں کے جائز امور کی تکمیل کے لئے سب کچھ قربان کر دیتے تھے قرآن نے ان کی سماجی حیثیت کا تعین ان الفاظ میں کیا ہے۔

ویو ثرون علی انفسھم ولا کان لھم خصاصہ (القرآن)

اپنے وقت جان مال پر دوسرے کو ترجیح دینا اسلام کا اہم امر ہے سماجی امور میں شرکت اور خلافت خلق کا جذبہ اسلامی تعلیمات کا بنیادی اصول ہے۔ صحابہؓ کے سپاہیوں کو معاشرے کے ناتواں، کمزور، اپاہج، بے سہارا، ضعیف، بیوگان، کا معاون ومدد گار بننا ہوگا۔ وہ اپنی خلافت کا دائرہ پڑوسی، محلہ اور شہر کے اطراف تک پھیلا سکتے ہیں اگر حلقے یا علاقے میں انتخاب میں حصہ لیکر بہتر انداز میں خدمت خلق ممکن ہو تو اسے اس وادی کو سر کرنے میں بھی تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں جماعتی فیصلوں کو ترجیح دی جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ سماجی انصاف کا فروغ اور خدمت خلق کو خدا اور رسول کا حکم اور صحابہ کرامؓ کی تعلیم سمجھ کر سرانجام دیا جائے۔

کسی آفت، سیلاب، یا اجتماعی مشکل کے موقع پر سپاہ صحابہ کارکنوں کو اپنا کردار سب سے نمایاں رکھنا ضروری ہے۔

خلافت راشدہ ہی کیوں ضروری ہے:۔

نظام خلافت راشدہ کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کے ہر مکتب اور ہر سوسائٹی میں اسلامی اقدار کو رائج کیا جائے، نفاذ اسلام تو کجا آج تو اسلام ہی بالادستی سے محروم ہے ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ غلبہ اسلام کے لئے دور خلافت ہی سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو مد نظر رکھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں کی شکست کے ساتھ اسلام کو جو غلبہ نصیب ہوا وہ دور خلافت ہی کی کاوشوں کا آئینہ دار ہے ہم آج بھی اگر غلبہ اسلام چاہتے ہیں تو خلفاء راشدینؓ کے بین الاقوامی فکر ہی کو ہمیں مشعل راہ بنانا ہوگا۔ کمیونزم کے خاتمے کے بعد دنیا کے تمام سامراج اور استعماری قوتیں صرف خلافت راشدہ کے احیاء ہی سے سرنگوں ہو سکتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

صحابہ کرامؓ کا جذبہ جہاد اور خلفاء راشدینؓ کی سیاسی حکمت عملی ہمیں آج بھی اقتصادی، سائنسی، معاشی اور سیاسی بالادستی عطا کرسکتی ہے۔ ایٹم بم سے لیکر جدید ترقی کا ہر زینہ ہم قیصرو کسریٰ کو زیر و زبر کرنے والے خلفاء ہی سے ریزہ چینی کرکے چڑھ سکتے ہیں۔ آج اسلام کا بین الاقوامی فکر عہد صدیقیؓ، عہد فاروقیؓ عہد عثمانیؓ، عہد علویؓ اور عہد معاویہؓ کے اعلیٰ تدبر اور عالمگیر وسعت کا محتاج ہے انہی کی انسان دوستی، رعایا پروری، فلاح عامہ کے اصول اور تعمیر و ترقی کے ضابطے نئی دنیا کے تمام چیلنجوں میں امت مسلمہ کو سرخرو کرسکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

چوتھا باب

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی خصوصیات

سپاہ صحابہ کے کارکن کا ادھورا اور ناقص مسلمان ہونے کی بجائے کامل اور مکمل مسلمان بننا ضروری ہے جس مشن اور نصب العین کا وہ داعی ہے اس کا لازمی تقاضا ہے وہ جسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہو۔ اس کی سیرۃ ایک پاکباز کی سیرۃ ہونی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ جہاں آپ یونٹ قائم کریں جس علاقے میں سپاہ صحابہ تشکیل دیں وہاں ایسے لاتعداد افراد آپ کے ساتھ شامل ہوجائیں جو بے عمل رہیں بے نماز رہیں کبائر کے مرتکب رہیں فرائض کے تارک رہیں امیر کی اطاعت نہ کرتے ہوں اس کی بجائے صرف چند نوجوان اگر آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کا کردار' اخلاق' طرز عمل' صحابہ کرامؓ جیسا ہو تا ہزاروں کی بجائے چند باعمل افراد اور مناسب کردار لوگوں کے تنظیم میں شامل ہونے کو ترجیح دوں گا۔ میری اس تحریر کا یہ مفہوم نہ سمجھا جائے کہ میں صرف تہجد گزار اور اولیاء عظام ہی کو سپاہ صحابہ میں شامل کرنے کی تلقین کر رہا ہوں بلکہ سپاہ صحابہ میں شمولیت کے بعد ہر کارکن کو اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرکے صحابہ کے سپاہی کی خصوصیات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔

پاک باز انسان ہی صحابہؓ کا سپاہی ہو سکتا ہے:۔

صحابہ کرامؓ سے نسبت کے بعد آپ کو اپنے ایام وشہور کا جائزہ لینا ہو گا کیا آپ دنیوی معاملات میں کمزور تو نہیں' دینی کاموں میں کوتاہی کے مرتکب تو نہیں' اعلیٰ اخلاق کے باب میں آپ کے اطوار مایوس کن تو نہیں کیونکہ اور کچھ ہویا نہ ہو۔ آپ کی ایک ایک بات کا اثر جماعت پر لازماً پڑے گا۔

سپاہ صحابہ کے کارکن کو معاشرے کا اعلیٰ ترین فرد ہونا چاہئے اسے خوش اخلاقی کے اس معیار پر ضرور ہونا چاہئے جس سے اس کے ماتحت اور جونیئر افراد اس سے محبت کریں اس کا کردار آئینہ شفاف اور اعلیٰ اخلاق کا مطلب یہی نہیں کہ جب آپ کسی سے ملیں تو

خوش ہو کر ملیں اور مسکراہٹ کے ساتھ آنے والے کا خیر مقدم کریں اور بس' بلکہ اعلیٰ اخلاق کا یہ بھی تقاضا ہے کہ آپ ہر چھوٹے بڑے سے محبت کریں اس کے ساتھ بغیر کسی ثبوت کے نفرت نہ کریں اگر کسی کے بارے میں اس کے گناہ یا غلطیوں کا ثبوت بھی آپ کے پاس موجود ہو تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں اس سے نفرت کی بجائے اس کے زیادہ قریب ہو کر آخری حد تک اسے غلطیوں اور گناہوں سے باز رکھنے کے لئے کوشاں رہیں۔ آپ کی گفتگو میں غلط بیانی بے جا مبالغہ آرائی جھوٹ اور دھوکہ کا شمہ بھی موجود نہیں ہونا چاہئے۔ کسی بھی شخص کے بارے میں بغض اور عناد کی بجائے وسعت ظرفی کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

یہ بات بھی اعلیٰ اخلاق ہی کے زمرے میں آئے گی کہ آپ مہمان کی تکریم کریں اس سے جان نہ چھڑائیں ماحضر پیش کریں چھوٹوں سے شفقت کریں بڑوں کی عزت کریں کسی کے کمال اور صلاحیت کے اعتراف میں بخل اور تعصب سے کام نہ لیں بلکہ نیکی کا اعتراف اور کمال کا اقرار بھی اعلیٰ کمال اور اعلیٰ اخلاق ہی کا ایک حصہ ہے۔

اعلیٰ اخلاق اور عمدہ کردار کے لئے قرآنی جواہر پارے:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان احنکم ایمانا احنکم اخلاقا

بیشک تم میں سب سے اچھے ایمان والا (وہ ہی جو) اعلیٰ اخلاق والا ہے ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

لیس المومن طعانا و لعانا

مومن نہ طعنے دینے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا' صحابہ کرامؓ کے روز و شب کی تعریف کرتے ہوئے قرآن عظیم کا بیان ہے۔

یسبح لہ بالغدو و الاصال رجال لا تلہیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ

(صحابہ کرامؓ کی شان یہ ہے کہ) ان میں ہر ایک صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے یہ ایسے آدمی ہیں جن کی تجارت اور دنیاداری ان کو ان کے ذکر اور (اس کے امور)

Scanned with CamScanner

سے نہیں روکتی۔ نمازوں میں کوتاہی صحابہ کے سپاہی کے شایان شان نہیں میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ رات دو تین بجے تک جلسے اور جلوس کا اہتمام کریں اور صبح کی نماز باجماعت یا نماز ہی ضائع ہو جائے اس کی بجائے اگر بعد مغرب جلسوں کا اہتمام کریں عشاء تاخیر سے ادا کریں تاکہ رات کا کافی حصہ آرام کے لئے مل جائے تو نماز فجر بھی وقت پر ادا ہو سکے یہ بہتر ہو گا۔

انسانی کمزوریوں میں بخل، بغض، عناد، حسد، بداخلاقی، دھوکہ دہی، فریب کاری، سب سے زیادہ قابل مذمت ہیں اولیاء عظام کے روحانی سلسلے اور ذکر الٰہی کے مراکز اصل میں انسان کی انہی کمزوریوں کے ازالے اور انہی روحانی امراض کے خاتمے کیلئے کوشاں ہیں۔ صحابہؓ کرام کے سپاہی کے طور پر اس عظیم جماعت کے اطوار حیات اور دساتیر زندگی کو صحیح معنی میں اپنائیں گے تو آپ بغیر کسی تکلف اور کوشش کے خود بخود روحانی مدارج طے کریں گے روح اور نفس کی اس تعمیر کو قرآن عظیم نے تزکیہ نفس سے تعبیر کیا ہے بہتر ہو گا کہ روحانی کمزوریوں کے علاج اور نفسانی اور شرعی غلطیوں سے محفوظ رہنے کے لئے کسی ولی کامل سے استفادہ کریں اور اعلیٰ زندگی کا نمونہ پیش کرنے والے کسی شیخ وقت سے ریزہ چینی کریں اگر روحانی امراض کا علاج نہ کیا گیا تو یوں سمجھیں کہ آپ اپنے اور اپنے مشن کے ساتھ استہزا کر رہے ہیں۔ اس مضحکہ خیزی سے خود بھی بچیں اور دوسرے ساتھیوں کو بھی بچانے کا اہتمام کریں۔

اصلاح کے لئے کوشاں رہنا ہر کارکن پر فرض ہے:۔

روحانی امراض انسان کو حیوانیت کے بدتر درجے تک پہنچا دیتی ہیں انسان نام تو دنیا کی سب سے اولالعزم جماعت کا لیتا پھرے اور اس کا سینہ دوستوں، ہم عصروں اور ساتھیوں کے بغض عناد اور حسد سے آلودہ ہو اپنا ذہن ہر قسم کے تعصبات، کدورتوں اور عداوتوں کی غلاظتوں سے پاک کریں اپنا حقیقی دشمن اس کو سمجھیں جو دین اسلام کا دشمن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور صحابہ کرامؓ کا مخالف ہے۔ آپ تعلق رکھنے محبت کرنے اور نفرت کرنے میں اس خدائی اصول و مد نظر رکھیں الحب کما اللہ و البغض فی الدین

یعنی آپ کی محبت اور بغض اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے ذاتی رنجش کو جماعتی نظم ونسق اور تنظیمی زندگی میں نہ گھسیٹیں اپنی ذات کے دائرے سے باہر نکل کر دیکھیں اپنا حدود اربعہ صرف اپنی ذات اپنی شخصیت اور اپنی تعریف وتوصیف اپنی شہرت ناموری تک محدود نہ رکھیں یہ سب چھوٹی چھوٹی اور بہت سطحی باتیں ہیں ان میں گم ہوکر اعلیٰ مقاصد سے روگردانی نہ کریں ایسے موقع پر میں نامور صحابی اور اسلام کے عظیم سپہ سالار' جرنیل اعظم حضرت خالد بن ولیدؓ کا وہ کردار پیش کرنا چاہتا ہوں جو تاریخ عالم کے افق پر جھومر بن کر چمک رہا ہے آپ اس کا بھی خیال رکھیں کہ ضروری نہیں کہ آپ ہی کی ہر بات صحیح ہو' آپ کی فکر اور سوچ ہی صائب ہو' بلکہ یوں خیال کریں کہ میری عقل بھی غلطی کر سکتی ہے مجھ پر ہی جماعت کی ترقی کا مدار نہیں' میں ہی ناگزیر نہیں' میں نہ وہوں گا تو پھر بھی کام یوں ہی چلتا رہے گا۔ انبیاءؑ صحابہ کرامؓ اور اساطین امت چلے گئے کام یونہی چل رہا ہے خدا کے دین کا کام اس کے بندوں کی بقا پر ہی موقوف نہیں ہوتا' وہ کبھی کبھی اپنے نافرمانوں سے بھی دین کا کام لیتا ہے۔ جن کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا ان اللہ یوید الدین لر جل الفاجر بیشک اللہ تعالیٰ فاسق آدمی سے بھی دین کا کام لے لیتا ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا واقعہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی اور دنیائے اسلام کے عظیم جرنیل اور سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ برگزیدہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے ۱۲۵/ لڑائیاں لڑیں اور ایک لڑائی میں بھی شکست نہیں کھائی۔ نامور سوانح نگار امیر احمد خالد نے حضرت خالد کی سوانح میں لکھا ہے۔ عرب میں مشہور ہو گیا تھا کہ عجزت النساء ان یلدو ن مثل خالد۔ ط

یعنی عرب کی عورتیں عاجز آ گئی ہیں کہ خالد جیسا بیٹا پیدا کر سکیں اسے جلیل القدر اور شجاع مند سپہ سالار سے دنیائے کفر میں لرزہ طاری رہتا تھا یہ بات تمام ہو گئی تھی کہ خالدؓ جس جنگ میں ہوں گے فتح اس کے قدم چومے گی۔

الجزیرہ کی فتح کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ کی فوج کے پرچہ نویسوں نے جو ہر

Scanned with CamScanner

جنگ میں فوج کی خبریں دفتر خلافت کو پہنچاتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے نام ایک عریضہ ارسال کیا کہ اشعث بن قیس شاعر کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے دس ہزار درہم انعام دیا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اسی وقت حضرت ابو عبیدہؓ کو خط لکھا۔

"مجلس عام میں خالد کے سر سے سپہ سالاری کا تاج اور عمامہ اتار لیا جائے اور اس سے یہ دریافت کیا جائے کہ اشعث کو تم نے انعام اگر اپنی جیب سے دیا ہے تو فضول خرچی کی اور اگر بیت المال سے دیا ہے تو خیانت کی ہے برکیف دونوں صورتوں میں انہیں معزول کر دو (ابن خلدون جلد ا صفحہ ۳۴۹)

حضرت ابو عبیدہؓ نے حکم کی تعمیل کی حضرت خالدؓ نے جواب دیا میں نے یہ مال اپنے غنیمت کے حصہ سے دیا ہے چنانچہ انہیں عمامہ اور ٹوپی واپس کر کے معزولی کا حکم سنا دیا گیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید مجلس عام میں سپہ سالاری کے منصب سے اتر کر سامنے آگئے اور عام فوجیوں میں بیٹھ گئے۔

اللہ اکبر...... بیسیوں جنگوں کے فاتح نے اس معزولی پر نہ تو کوئی الگ جماعت بنائی نہ اپنی توہین کا واویلا کیا نہ اپنی خدمات جتا کر گروپ بازی کا اعلان کیا' بلکہ معزولی کی خبر پاتے ہی عام سپاہی بن کر تاریخ کے قرطاس پر ایسا درخشندہ نقش ثبت کر دیا جس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

سپہ سالار ہونے کی وجہ سے آپ کو غنیمت میں دوگنا حصہ میسر آیا جو ساٹھ ہزار درہم سے زیادہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے معزولی کے حکم کے بعد ساٹھ ہزار سے اوپر والی رقم بیت المال میں جمع کرا دی اور معاملہ ختم ہو گیا۔

پانچواں باب

کارکن سے برتاؤ اور اہمیت

تنظیمی زندگی میں مرکز' صوبہ' اضلاع' تحصیل اور تنظیموں کے عہدیداروں کو ایک

Scanned with CamScanner

جنگ میں فوج کی خبریں دفتر خلافت کو پہنچاتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے نام ایک عریضہ ارسال کیا کہ اشعث بن قیس شاعر کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے دس ہزار درہم انعام دیا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اسی وقت حضرت ابو عبیدہؓ کو خط لکھا۔

"مجلس عام میں خالد کے سر سے سپہ سالاری کا تاج اور عمامہ اتار لیا جائے اور اس سے یہ دریافت کیا جائے کہ اشعث کو تم نے انعام اگر اپنی جیب سے دیا ہے تو فضول خرچی کی اور اگر بیت المال سے دیا ہے تو خیانت کی ہے بر کیف دونوں صورتوں میں انہیں معزول کردو (ابن خلدون جلد ا صفحہ ۳۴۹)

حضرت ابو عبیدہؓ نے حکم کی تعمیل کی حضرت خالدؓ نے جواب دیا میں نے یہ مال اپنے غنیمت کے حصہ سے دیا ہے چنانچہ انہیں عمامہ اور ٹوپی واپس کر کے معزولی کا حکم سنا دیا گیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید مجلس عام میں سپہ سالاری کے منصب سے اتر کر سامنے آگئے اور عام فوجیوں میں بیٹھ گئے۔

اللہ اکبر...... بیسیوں جنگوں کے فاتح نے اس معزولی پر نہ تو کوئی الگ جماعت بنائی نہ اپنی توہین کا واویلا کیا نہ اپنی خدمات جتا کر گروپ بازی کا اعلان کیا' بلکہ معزولی کی خبر پاتے ہی عام سپاہی بن کر تاریخ کے قرطاس پر ایسا درخشندہ نقش ثبت کر دیا جس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

سپہ سالار ہونے کی وجہ سے آپ کو غنیمت میں دوگنا حصہ میسر آیا جو ساٹھ ہزار درہم سے زیادہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے معزولی کے حکم کے بعد ساٹھ ہزار سے اوپر والی رقم بیت المال میں جمع کرادی اور معاملہ ختم ہو گیا۔

پانچواں باب

کارکن سے برتاؤ اور اہمیت

تنظیمی زندگی میں مرکز' صوبہ' اضلاع' تحصیل اور تنظیموں کے عہدیداروں کو ایک

Scanned with CamScanner

اور بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ جن لوگوں پر انہیں عہدیدار بنایا گیا ہے ان کے احوال و وقائع کیا ہیں اگرچہ وہ ان کی جملہ ضروریات کو یہ آدمی پورا نہ بھی کر سکتے ہوں۔ تاہم انہیں اپنے کارکنوں کی مجبوریوں' فطری' اور بشری احساسات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کارکنوں کے آرام کیلئے' گھریلو مصروفیات' بیوی اور بچوں کے لئے اوقات کار کا تعین ٹھیک طریقے سے ہو رہا ہے۔ کہیں اس باب میں یہ لوگ کسی پریشانی یا مشکلات میں مبتلا تو نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

المومن للمومن کاالبنیان یشد بعضھا ببعض

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی مانند ہے جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے۔

"کارکنوں کی باہمی محبت از حد ضروری ہے"

جماعتی کارکن حقیقی بھائی حقیقی بیٹوں کی طرح ہوتا ہے اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کی جائے اگر وہ گرفتار ہوجائے تو سب سے پہلے اس سے ملاقات کی جائے۔ اس کیلئے اشیاء خورد ونوش کا اہتمام کیا جائے اس کے مقدمہ کی پیروی کی جائے وہ جماعتی عہدیدار نااہل قرار پائے گا جو کارکنوں کی گرفتاری کے بعد ان سے صرف نظر کرے جو پہلی فرصت میں ان کی پیروی نہ کرے اسے اس کوتاہی پر فوری طور معطل کیا جانا ضروری ہے ہاں اگر کوئی شرعی عذر ہو تو وہ قابل معافی ہے ہر عہدیدار ذمہ داریوں کے عنوان پر برابر کا شریک ہے تاہم امیر سب سے بڑا مجرم ہوگا۔

جماعتی زندگی میں اس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی کارکن کسی تکلیف میں مبتلا اور دیگر ساتھی اس کے غمخوار نہ بنیں اس کی اعانت نہ کریں حتی الامکان اس کی تکلیف میں ہاتھ نہ بٹائیں۔

کارکنوں کی عزت نفس' اصلاح' معاشی ضروریات کا خیال رکھنا اس کے امیر یا سینئر عہدیدار کی ذمہ داری ہے۔ معاشی ضروریات کا یہ مفہوم نہیں کہ امیر ہر کارکن کو روزینہ عطا کرے بلکہ لازم ہے کہ اس کی ملازمت' ذریعہ آمدنی کے حصول کے بارے میں اس کے

Scanned with CamScanner

ساتھ مکمل تعاون کرے۔

کارکنوں میں اگر کسی کی لیاقت وصلاحیت نمایاں ہو تو سینئر ساتھیوں کو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اس کی ٹانگیں کھینچ کر گھٹیا پن کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے کارکن کی اعلیٰ کارکردگی امیر یا عہدیداروں کی اعلیٰ کارکردگی شمار ہوتی ہے۔ شاگرد یا مرید کی عظمت استاد یا پیر کی عظمت قرار پاتی ہے۔

کارکن کو جان سے عزیز رکھنا ہی قیادت کا امتیازی وصف ہے:۔

جماعتی یا دینی کارکن کی جان کو اپنی جان سے عزیز سے رکھنا چاہئے۔ جس امیر کو کارکنوں کی مشکلات یا مصائب کا احساس نہ ہو' اس پر لازم ہے کہ وہ از خود اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔

دینی کارکن کی اہمیت خدا اور رسول کے ہاں مسلمہ ہے۔ اسلامی رفیق کو گھر کے آدمی کی طرح سمجھنا شرعی تقاضا ہے۔ کارکنوں کے بارے میں دل سے خواہی چاہنا ضروری امر ہے کارکنوں کے ساتھ گفتگو میں حدود درجہ کی نرمی ملائمت خوش اخلاقی اور تلخی سے اجتناب جماعتی زندگی کی روح ہے۔

بقول اقبال

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

ایک ایسا دینی کارکن جس کا تعلق سپاہ صحابہ سے ہو اسے عہد حاضر میں جن مشکلات کا سامنا ہے کسی اور جماعت کا دینی کارکن اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہمارے کارکنوں کو ایک طرف تو اپنے ہی دیگر معاصر دینی کارکنوں سے ہم کلام ہونا پڑتا ہے۔ دوسری طرف مشکلات کے باعث والدین کی کڑوی کسیلی سننا پڑتی ہیں پھر انتظامیہ کی طرف سے بھی طعن و تنقید کے نشتر سہنا پڑتے ہیں ایسی صورت میں یہ کارکن کئی فیضلتوں اور برکتوں کا حامل ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ اسلامی فرائض کی بجا آوری اور کبائر سے اجتناب کو حرز جان بنا چکا ہو' صحابہ کرامؓ کی محبت کے فروغ اور غلبہ اسلام کی جدوجہد میں سب کچھ تج دینے اور جان

وہاں تک لٹا دینے کے لئے تیار ہو'

دینی کارکن کی اہمیت کا اندازہ اسلامی تاریخ کے اس یادگار واقع سے لگایا جا سکتا ہے جس کا ذکر بارگاہ ایزدی کی طرف سے اپنی مقدس کتاب میں کیا گیا ہے یہ واقعہ بیعت رضوان کے نام سے معروف ہے اسی بیعت کے نتیجہ میں صلح حدیبیہ کا تاریخی عنوان سامنے آیا۔

دینی کارکن کی اہمیت کا تاریخ ساز واقعہ:۔

حضرت عثمانؓ کے لئے حضورؐ خود جان دینے کو تیار ہوئے:۔

آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ سے عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو مقام حدیبیہ پر آپ نے پڑاؤ ڈالا ارادہ یہ تھا کہ مکہ میں سردار قریش ابو سفیان سے عمرہ کی اجازت حاصل کی جائے' چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشاورت کے بعد حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ روانہ کیا ایک روز کے بعد یہاں خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانؓ کو مکہ مکرمہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی تمام صحابہ کرامؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت پریشان ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرامؓ کو حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے جمع کر کے اعلان فرمایا۔ میں عثمانؓ کا بدلہ لئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا تم میں سے جو شخص حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینا چاہتا ہے وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے' حقیقت یہ تھی کہ اس وقت حضرت عثمان شہید نہیں ہوئے تھے صرف انہیں قید کیا گیا تھا تاہم آنحضرت ﷺ کے اس اعلان کے بعد لشکر کے تمام صحابہ کرام جن کی تعداد ساڑھے چودہ سو تھی آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک دینی کارکن کی جو ایک سفیر کی حیثیت سے بھیجا گیا تھا۔ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کتنی اہمیت تھی کہ خود آپ اور جمیع صحابہ کرامؓ ان کا بدلہ لینے کے لئے تیار ہوگئے۔ بدلہ لیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام شہید بھی ہو سکتے تھے۔ آپ نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے صحابی

کارکن کی جان کے بدلہ کی تیاری فرمائی۔

کارکن کی اہمیت پر خدا کی خوشنودی کا اعلان:۔

اس سے کارکن کا وزن اور وقعت آشکار ہوجاتی ہے۔ کارکن صحابی اور سفیر حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے لی جانے والی بیعت سے خدا تعالیٰ اتنا خوش ہوئے کہ ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام کے لئے جنت کا اعلان کردیا۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبایعونک تحت الشجرہ

البتہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوچکا ہے جنہوں نے درخت کے نیچے تمہارے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ دینی کارکن کی طرف داری کیلئے خدا اور رسول کا رو عمل کس قدر تاریخ ساز اور عنایات خصوصی کا مظہر ہے اس کا اندازہ ان الفاظ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جو اس بیعت کی تکمیل کے بعد عطا کئے گئے ہیں یہاں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ خدا اور اس کے رسول کو دینی کارکن کی وقعت مطلوب ہے مشیت ایزدی میں اسلامی رفقاء اور محمدی شریعت کے حاملین کی ہرادا کو قابل تقلید اور مشعل راہ قرار دیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ کے عہدیداران پر لازم ہے کہ وہ کارکنوں کی عزت نفس اور جان ومال کے تحفظ اور اہمیت وقعت میں اس عظیم قرآنی واقعہ کو مشعل راہ بنائیں۔

باہمی اعتماد کی فضاء کو قائم رکھنا ضروری تھا:۔

پہلے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو اعلیٰ قیادت سے نیچے تک ہر جگہ باہمی اعتماد کی فضاء کو قائم رکھنا ضروری ہے جماعتوں کی شکست وریخت اور تنظیموں کے خاتمے کا سبب اس فنا کا خانہ ہوتا ہے کسی بھی معاملہ میں جماعتی دستور کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ جماعت کے تضویض کردہ اختیارات سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اہم کاموں میں مشورہ اور اعتماد کی فضاء کو قائم رکھا جائے

قرآن کا ارشاد ہے۔

فاذاعزمت فتوکل علی اللہ

پس جب باہمی مشورہ ہو جائے تو پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔

عزم کو قرآن میں مشورہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ میں نے آٹھ سالہ جماعتی زندگی میں جہاں بھی اختلاف دیکھا ہے وہ شہادت کے اس اصول سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ مشورہ کر کے کام کرنا صحابہ کرامؓ کے بے مثال اسوہ حسنہ ہے سپاہ صحابہ کی کامیابی بھی اپنے مقتداؤں کے اسی اصول پر منتج ہوگی۔

لہجہ نرم اور موقف سخت رکھیں:۔

آپ کو اپنے موقف کے اظہار کا جہاں بھی موقع ملے، حکمرانوں، سیاست دانوں اور عام لوگوں میں جس جگہ بھی سپاہ صحابہ کے مشن پر گفتگو کریں ہر جگہ اپنا لہجہ ایسا دلاویز اور نرم رکھیں کہ آپ کے بارے میں سننے والے کا ذہن ضدی اور ہٹ دھرم کا نہ ہو، بلکہ دلائل و براہین سے قائل کرنے والے کا تاثر قائم ہو، کلام میں ایسی شائستگی اور متانت ہو، کہ سامعین محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ اگر آپ پر، کسی موقع پر انتظامیہ یا کسی فریق سے معاملات طے کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی کہ تو یہ بات یاد رکھیں کہ یہاں بھی آپ کا لہجہ بہت نرم ہو لیکن موقف اتنا سخت ہو کہ پہاڑ تو حرکت کر سکے لیکن آپ کے موقف میں کوئی جھول واضع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا۔

وقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یغشی

آپ کے آخری پیغمبر نے ایک طرف اعلیٰ اخلاق سے کائنات کو تسخیر کیا دوسری جگہ نصب العین پر پختگی سے ساری دنیا سے مخالفت مول لیکر بھی پے در پے کامیابیاں حاصل کیں۔

ذاتی اختلاف کو جماعتی مخالفت نہ بنائیں:۔

راقم کو یہ بات انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہی ہے کہ ہمارے بعض مہربان ایسے بھی ہیں جن کا جغرافیہ فکر صرف اپنی تعریف اور نام وری تک محدود ہے۔ اگر آپ کی رائے ان کی رائے کے خلاف ہو تو وہ دیانت داری کے ساتھ اسے قبول کرنے کے لئے

Scanned with CamScanner

تیار نہیں ہوتے بلکہ اسے اپنی ذات کی مخالفت قرار دے کر جماعت کو اختلافات کے اندھیرے میں ڈبو دیتے ہیں کئی مقامات پر نئے آنے والے کارکنوں اور پرانے کام کرنے والے انتہائی مخلص ساتھیوں کو اس تنگی فکر اور کم ظرفی کا سامنا ہے بعض مقامات پر جماعت کی قیادت ایسی مجبور ہو جاتی ہے کہ اس معاملے کو اللہ پر ہی چھوڑنا پڑتا ہے میں جماعت کے ہر ساتھی کو خواہ وہ عالم ہو' ڈاکٹر ہو' انجینئر' پروفیسر' سی ایس پی افسر' کسی یونیورسٹی یا کالج یا سکول کا طالب علم ہو' خصوصیت کے ساتھ عرض کروں گا کہ سپاہ صحابہ کو ذاتی انا کی تسکین اور بازیچہ اطفال کی مانند فکری کھلونا نہ بنایا جائے اس کے تمام معاملات باہمی مشاورت اور دلائل و براہین سے حل کئے جائیں اسلام انگل پچو مذہب نہیں یہاں دلائل سے کام چلایا جاتا ہے اکابر اسلاف کا طریقہ دلیل سے موقف منوانے کا ہے۔ جس طرح حضرت عمر فاروق ؓ کا ارشاد ہے الخلافتہ بالمشورہ کہ حکومت وخلافت باہمی مشاورت پر قائم ہوتی ہے۔ اسی طرح جماعتی اور تنظیمی زندگی کی روح اور بقاء کی ضمانت بھی' باہمی مشاورت ہے رائے سے اختلاف کو ذات سے اختلاف نہ بنایا جائے دلائل کی کمی پر آپے سے باہر نہ ہو جائیں اپنے خلاف بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین ؓ کا جانثار اور سپاہی بننے والا مخالفتوں کے طوفانوں اور اپنے خلاف عائد ہونے والے الزامات کا جواب دینے میں بخل یا کمزوری کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ کھل کر اور سامنے آکر ہر چیز کی صفائی پیش کرتا ہے راقم کا خیال ہے جب تک جماعت کے ارکان باہمی مشاورت کا فلسفہ اپناتے رہیں گے۔ اس وقت تک یہ تنظیم قائم اور دائم رہے گی۔ انشاء اللہ

ہر معاملہ میں خدا کی طرف توجہ رکھنا ضروری ہے:۔

میں سپاہ صحابہ کے جملہ کارکنوں کو اس بات کا پابند بنانا چاہتا ہوں کہ وہ ہر خوشی اور مصیبت کے موقع پر صرف خدا ہی کی طرف توجہ کریں کسی جگہ بہت بڑی کامیابی حاصل ہو تو اس پر شیخی بگھارنے یا خود ستائی کی بجائے انتہائی تحمل کے ساتھ اس خوشی کو خدا کی طرف سے خصوصی عنایت اور مشن کے لئے تائید ایزدی خیال کرکے پروردگار کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ بڑی سے بڑی مصیبت اور ہولناک پریشانی کے موقع پر بھی آپ کو صبر کا دامن

Scanned with CamScanner

نہیں چھوڑنا چاہئے اس اہم مشکل کو تقدیر الہٰی کی طرف سے تنبیہہ آزمائش یا غلطیوں پر سرزنش خیال کر کے خدا کے حضور پیش ہونا ضروری ہے۔

اگر آپ غمی اور خوشی اور دیگر نظام زندگی کے ہر معاملے میں خدا ہی کی طرف متوجہ رہیں گے تو یقین کریں بہت سی پیش آمدہ دوسری مشکلات سے خود بخود بچ جائیں گے طبیعت میں اضمحلال کی بجائے اطمینان اور عسر کی بجائے یسر اور تنگی کی بجائے فراخی' جلد بازی کی بجائے متانت اور سنجیدگی نصیب ہوگی۔

سخت مشکل میں کیا کیا جائے:۔

حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سخت وقت آتا تو آپ فوراً صلوۃ صادقہ یعنی ۲ رکعت پڑھ کر درج ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ دہراتے اور پھر گڑگڑا کر خدا کے حضور اپنی پریشانی کے ازالے کی دعا فرماتے۔

اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ بہ شیاط

مشکلات و مصائب سے گھبرانا صحابہؓ کے سپاہیوں کے لائق نہیں بلکہ ہر دکھ اور ہر پریشانی کو سہنا بھی ہمارا اصل زیور ہے اسی کا نام استقلال ہے خدا ہم سب کو آخر دم تک استقلال کی دولت سے مالا مال رکھے دراصل مشن پر ثابت رہنا ہی ہماری اصل متاع ہے ہماری دعوت کے تمام اصولوں میں استقامت کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو غلطی چھپانے یا بے جا تاویل کی بجائے کھل کر اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہیے مناسب موقع ہو تو اس کی معذرت سے بھی آپ کی شان میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

عہدیداروں کے لئے خصوصی ہدایات:۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے سپاہ صحابہ کا کام کرنا مشکل اور ہلاکت کے باب میں مقدم رکھنا ہے قائد شہید کا فرمان ہے۔

"سپاہ صحابہ کی دعوت پھولوں کی سیج نہیں یہ کانٹوں کی مالا ہے یہاں آکر آدمی

Scanned with CamScanner

شہرت وناموری کا طالب نہ ہو بلکہ ایک خادم اور سپاہی کی طرح کام کرنے کا عزم رکھے"

ہر عہدیدار پر لازم ہے کہ اگر وہ اپنے عہدے کا کام نہیں کر سکتا تو اسے عہدہ چھوڑ کر دوسرے ساتھی کو اس کا موقع بہم پہنچانا چاہئے ایک ایک شخص کے کئی عہدوں سے چمٹے رہنے کے رویئے کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔

عہد لیکر کام نہ کرنا قومی خیانت اور بددیانتی ہے قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

ان اللہ یامر کم ان تو دو الا و مانات الی اھلھا۔ط

"بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے اور اپنی امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو"

یہ حکم صرف انتخابی امیدواروں پر ہی منطبق نہ کیا جائے بلکہ اسے ذمہ داری کے ہر باب میں ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ نااہلوں کو عہدیدار بنا کر آپ اپنا اور جماعت کا نقصان مت کریں۔ ایک مخلص اور دیانت دار کارکن کا فرض ہے کہ جب وہ وسعت اور سہولت کے ساتھ کام کر سکتا ہے اس وقت تک اپنی بساط کے مطابق کام میں کوئی کسر نہ چھوڑے لیکن وہ کسی دوسرے کام میں مصروف ہوگیا۔ اسے کوئی سخت مجبوری اور مشکل درپیش ہو تو وہ اپنے عہدے سے دستبردار ہونے کی ازخود پیش کش کرکے نچلی قیادت کو آگے لائے۔ اگر کسی جگہ کوئی کارکن تقریر، تحریر، یا تنظیمی کاموں میں قابل اور صلاح وتدین کا حامل نظر آئے اس کی ٹانگیں کھینچنے کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اپنے بچوں اور چھوٹے بھائیوں کی طرح آگے بڑھایا جائے۔ اس کے لئے بدخواہی بہت بڑا جرم ہوگا۔

ضلعی اور تحصیل مقام کے صدر وسیکرٹری کی ذمہ داریوں میں یہ بات بھی داخل ہے کہ مرکز اور صوبے کے احکامات پر عمل درآمد میں کوئی کوتاہی نہ برتیں جماعتی زندگی میں درج ذیل چند ایسی چیزیں ذکر کی جارہی ہیں جن کی کوتاہی کی صورت میں اعلیٰ قیادت کی طرف سے فوری مواخذہ ضروری ہوگا۔

۱)..... امیرؒ مجلس شوریٰ یا مجلس عاملہ کی طرف سے آنے والی احکامات کی بجا آوری۔

۲)..... آپ کے حلقے میں کہیں جماعتی کارکنوں پر مشکل آئے تو وہاں فوری طور پہنچا۔

Scanned with CamScanner

۳)..... مقدمات قائم ہونے یا کارکنوں کی گرفتاری کے بعد ان کی دیکھ بھال اور پیروی کرنا۔

۴)..... کسی کارکن کے بیمار ہونے یا کسی ذاتی پریشانی میں مبتلا ہونے یا کسی ساتھی کی گھریلو مشکلات میں حتی الامکان معاونت کرنا اور ہاتھ بٹانا۔

۵)..... اپنے حلقے اور ماحول میں دشمن کی سرگرمیوں سے مکمل طور پر آگاہی اور پیش آنے والے ہر واقع سے شناسائی ــــــــ جس ضلع، تحصیل، یا یونٹ کا صدر اور سیکرٹری اپنے اردگرد کے واقعات سے بے خبر ہوگا۔ وہ اپنے عہدے پر رہنے کا حق نہیں رکھتا۔

۶)..... مرکز کی طرف سے صوبہ اور صوبہ کی طرف سے اضلاع اور اضلاع کی طرف سے تحصیل اور بنیادی یونٹوں میں بلاوجہ مداخلت نہیں ہونی چاہئے اگر کسی بھی سطح سے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہو فورا اس کی اتھارٹی یعنی متعلقہ ضلع کے صدر یا صوبہ کے صدر سے رابطہ کر کے انہیں معاملہ نمٹانے کا حکم دیا جائے نہ یہ کہ جہاں سے جس نے شکایت بھیجی بغیر تحقیق اپنے گھر بیٹھ کر حکم صادر کر دیئے جائیں یکطرفہ شکایت پر فیصلہ کرنا، یکطرفہ پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر کسی کے بارے میں ذہن بنانا، سنی سنائی باتوں کو حقیقت خیال کر لینا بہت بڑی کمزوری ہے ایسے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

كفى باالمرء كذبا ان يحدث ماسمع (مشکوۃ)

کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ سنی سنائی باتوں کو آگے پھیلائے۔

باب

اصلاح عقائد اور تعمیر سیرۃ

عقیدہ توحید کی وضاحت:-

توحید کا لغوی معنی "ایک ہونا" ((UNITY)) ہے۔

محمدی شریعت میں توحید کا مفہوم یہ ہے کہ ساری کائنات کا خالق ومالک اللہ ہے وہ اپنی ذات وصفات میں وحدہ لاشریک ہے اس کے حکم اور کام میں کوئی بھی ذات شریک نہیں۔ اس کا ہر فعل ابدی ہے اس کی کوئی شبیہہ ومثیل نہیں' ہر چیز کے ذرے ذرے کا علم' ہر جگہ موجود' ہر چیز' میں تصرف' ہر چیز میں مختار کل ہونا' نفع ونقصان کا مالک ہونا' منع و عطا کا حامل ہونا' ہر عیب اور نقص سے پاک ہونا' ہر کمال اور حسن کا جامع ہونا' صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حصہ ہے ــــــ اس کا وجود حتمی ہے اور معدوم ہونا ناممکن ہے وہ ہر اس احساس اور خیال سے وراء الوراء ہے جس سے انسان واقف ومانوس ہے اور مادی اور حسی دنیا میں کام لیتا ہے یہاں عقل وقیاس اور ذہانت وفطانت کو کوئی دخل نہیں۔

کائنات عالم کا کل کارخانہ اسی کے حکم سے چل رہا ہے' آسمانوں و زمین کی تخلیق' شجر وحجر کی تنصیب' شمس وقمر کا وجود' نجوم وافلاک کی ترتیب' ابحار وانہار کا اجراء صرف اور صرف اسی خالق حقیقی کی قدرت سے جلوہ گر ہوا ہے اسی کے حکم کے تحت موت وحیات میسر آتی ہے وہی مریضوں کو شفاء بخشتا ہے وہی ڈوبنے والے کو بچا سکتا ہے وہی اولاد عطا کرتا ہے ہر کام کرنے کے متعلق اس کی شان یہ ہے

"انما امرہ اذا اراد شیاء ان یقول لہ کن فیکون" ط

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

وہ غنی ہے کسی چیز کا محتاج نہیں اس پر کسی کا حکم نہیں چلتا' اس سے پوچھا نہیں جا سکتا کہ کیا کر رہا ہے وہ ہر چیز کو اس کی گہرائیوں سمیت دیکھ رہا ہے۔ اس سے دنیا کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں۔

Scanned with CamScanner

خدا کی پہچان:-

حقیقی مالک کی پہچان کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خدائے لم یزل نے اپنی پہچان کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث فرمائے' ان مقدس ہستیوں نے اپنے اپنے عہد میں جہالت و غوایت میں گھری ہوئی انسانیت کو پستی سے اٹھا کر عظمت حقیقی سے نوازا۔ ہر پیغمبر کو لا الہ الا للہ کا بے مثال حکم عطا کرکے پوری دنیا کو اس کے سچے اقرار کی تلقین کا حکم دیا۔ بلاشبہ کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ جس میں انبیاء علیہم السلام کی رسالت کا ذکر ہے اپنے اپنے پیغمبر کے لئے تبدیل ہوتا رہا لیکن حقیقی مالک کا آئیڈیا لا الہ الا للہ ایک ہی حالت پر قائم رہا ہے۔ انبیاء کی دعوت کے بعد اکثریت نے یہ پکڑ کر اس کلمے سے پہلو تہی کی کہ و جدنا آباء نالھاعابدین ہمارے آباؤ اجداد ان مورتوں کو پوجتے تھے ہم ایک مالک کو کیسے مانیں لیکن کوئی پیغمبر اپنی قوم کی بڑی بڑی نافرمانیوں اور قوموں کی طرف سے دی جانے والی صعوبتوں سے نہیں گھبرایا بلکہ ہر ایک نے صرف اسی حکم کے اقرار پر مصائب ومشکلات کے سمندروں میں شناوری کی اور اپنا سب کچھ صرف اسی ایک پیغام پر تج دیا۔

لا الہ اللہ کا حقیقی مفہوم:-

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ اسلام کا دعوتی حکم ہے جس میں توحید' الوہیت اور رسالت محمدی کو پیش کیا گیا ہے ہر مسلمان کے لئے سچے دل سے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ضروری ہے۔ "لا" حرف نفی ہے "الہ" کا مفہوم کسی ذات کا معبود مسجود عالم الغیب' مشکل کشا' داتا' رازق' خالق' سمیع' بصیر' نذروں کے لائق' نیازوں کا مرکز ہر جگہ موجود' مددگار' قادر مطلق اور مختار کل ہونا ہے "الہ" کے ان معانی پر غور کرنے کے بعد صاف طور پر معلوم ہوا کہ "الہ" کے اس مفہوم کے تحت اللہ کے سوا کوئی ذات ان اوصاف سے متصف نہیں انہی اوصاف کو اگر ہم اللہ کی کسی بھی مخلوق میں تسلیم کریں تو اسی کو شرک کہا جائے گا۔ جو اسلام کی ساری عمارت کو زمیں بوس کر دیتا۔

Scanned with CamScanner

لا الہ الا اللہ کے اقرار کے بعد آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی عقیدت و محبت کا سرچشمہ صرف ایک ذات کو بنائیں۔ خدا کے برگزیدہ رسول ہونے کی وجہ سے اللہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے سب سے برگزیدہ اور برتر ہستی ہیں۔

لا الہ الا اللہ کے حقیقی طور پر اقرار کے بعد انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے شک و ریب کی گھٹائیں چھٹ جاتی ہیں۔ ایک نقطہ پر پوری زندگی کی توہمات او رسومات حرف غلط کی طرف مٹ جاتی ہیں، انسان محتاجوں اور خود مشکلات میں پھنسے ہوئے نیک بندوں کے حضور سر جھکانے کی بجائے ایسی ذات کو حقیقی مالک بناتا ہے جو خود کسی کی بھی محتاج نہیں، کسی وقت اسے کسی کا ڈر اور خوف نہیں ہوتا وہ ازل سے قائم ہے اور تاابد اس کی بادشاہی قائم رہے گی۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے اگر انسان زبانی طور پر صرف کلمہ طیبہ کا اقرار کرے لیکن وہ مذکورہ بالا مفہوم سے ناواقف ہو، یا جان بوجھ کر اس کے حقیقی معانی سے صرف نظر کر جائے تو اسکے لاکھ مرتبہ کے اقرار کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اسلام میں تمام اعمال کا دارومدار ایسی کلمہ طیبہ کی صحت پر ہے اس کو اسلام میں جڑ کی حیثیت حاصل ہے ظاہر ہے کہ جس درخت کی جڑ مضبوط نہ ہوگی اس پر شاخیں یا پھل کسی طرح لگ سکتے ہی۔

سورہ اخلاص میں ارشاد ہے "ولم یکن لہ کفوا احد۔ ط" اس کا کوئی بھی ہمسفر نہیں، اس سورۃ کی تمام آیات اس بات پر شاہد ہیں کہ کوئی بھی نبی، ولی، فرشتہ اور کوئی نیک ہستی ذات خدا میں کسی طرح بھی شریک نہیں، صفات و افعال میں ہر اعتبار سے وحدہ لاشریک ہے۔ اسی سبق کو یاد رکھنے کے لئے مسلمان ہر نماز میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کلمہ کو ہر نمازی کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اسلام کے اس بنیادی اور اہم عقیدہ کو کسی طرح بھی اپنے ذہن سے اوجھل نہ ہونے دے مگر حیف ہے اس مسلمان پر، جو اوھام پرستی اور شرک کی شیفتگی میں اس قدر محو ہوگیاہیں، کہ الفاظ تو اسلام کے استعمال کرتا ہے مگر معانی اور مطالب کفر و شرک کے مراد لیتا ہے کاش کلمہ گو پھر اسی

Scanned with CamScanner

سبق کی طرف لوٹ آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔

شرک کی حقیقت:-

اسلام میں "شرک" کا مفہوم یہ ہے کہ خدائے باری تعالیٰ کی مذکورہ بالا صفات کو اگر دنیا کی کسی بھی مخلوق میں مانا جائے تو اسی کا نام شرک ہے شرک صرف یہ ہی نہیں کہ کسی پتھر کی مورت کی عبادت کی جائے یا کسی کے سامنے ماتھا ٹیکے یا کسی کو خدا کے ہم مرتبہ اور ہمسر قرار دیا جائے بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ آدمی کسی کے ساتھ وہ کام یا معاملہ کرے جو خدا تعالیٰ نے اپنی بلند و بالا ذات کے ساتھ خاص فرمایا ہے اور جس کو عبودیت کا شعار بنایا ہے مثلاً سورج، آگ، جن، بھوت، انسان، اولیاء، انبیاء یا کسی بھی چیز کے سامنے سجدہ ریز ہونا کسی کو بھی عالم الغیب، حاجت روا، مشکل کشا، داتا، مالک، خالق، ہر جگہ موجود ماننا یا کسی کے نام کی قربانی کرنا نذریں ماننا، مصیبت و تنگی میں کسی سے مدد مانگنا اور یہ سمجھنا کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے اور کائنات میں متصرف ہے یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن سے شرک لازم آتا ہے اور انسان اس عقیدہ کے رکھنے سے مشرک بن جاتا ہے خواہ وہ خدا ہی کو خالق اور باقی تمام چیزوں کو اس کی مخلوق ہی گردانتا ہو۔

اسلامی تاریخ کی ایک برگزیدہ شخصیت اور ۵ ویں صدی کے نامور بزرگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے الفاظ میں ہے۔

"اللہ کے حکم کے بغیر ایک تنکا بھی حرکت نہیں کرسکتا، کائنات کا تصرف اور ہر چیز کا اختیار صرف خدا کے پاس ہے"

قرآن کے مطالعہ سے یہ بات صاف طور پر روشن ہو جاتی ہے مختلف ادوار میں شرک کی کیفیتیں بدلتی رہیں جبکہ شرک کرنے والوں کی ذہنیت میں سرمو کوئی فرق نہیں آیا شرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں نے قرآن کے الفاظ میں ہمیشہ یہی کہا و جدنا آبانا لھا عبدین ۔ ط "ہم نے اپنے اباؤ اجداد کو انہی کی پوجا کرتے ہوئے پایا"

انبیاء علیہم السلام کی اولعزم جماعت کو ایسے ایسے پتھردل مشرکوں سے پالا پڑا جو تباہی وہلاکت کے گہرے گرداب میں جاں بلب تھے وہ قدیم بوسیدہ اور رگ و پے میں سرایت کی

Scanned with CamScanner

ہوئی شرک وبت پرستی کا شکار اور ان خرافات و بے بنیاد روایات کے حامل تھے جو انہیں شعرو شاعری اور شعور آگہی سے محرومی کے باعث نسل درنسل وراثت میں ملی ہوئی تھیں انہوں نے اپنے ادھام اور فلسفہ دین کو حسین و جمیل پوشاک پہنا رکھی تھی لیکن قرآن کا بیان ہے۔

فی بحر لجی یغشہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمت بعضھا فوق بعض ۔ ط (القرآن)

جیسے گہرے سمندر کی اندھیری اور سمندر کو لہروں (کی چادر) نے ڈھانک رکھا ہو۔ ایک لہر کے اوپر دوسری لہر اور لہروں کے اوپر بادل چھایا ہوا ہو' گویا تاریکیاں ہی تاریکیاں ہوں ایک تاریکی پر دوسری تاریکی آدمی اگر خود اپنا ہاتھ نکالے تو امید نہیں کہ سجھائی دے اور جس کے لئے اللہ ہی نے اجالا نہیں کیا تو پھر اس کے لئے روشنی میں کیا حصہ ہوسکتا ہے۔

اسلام میں سنت رسولؐ کی اہمیت

دین اسلام پر عمل پیرا ہونے والا ہر شخص اس بات کا پابند ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وفرامین کو قرآن کے بعد سب سے بڑا ماخذ اور ذریعہ سمجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے صرف نامہ بر ہی نہ تھے بلکہ آپؐ ایک نمونہ حیات' مربی' معلم اور شارح کی حیثیت سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

آپؐ کے قول وفعل اور طرز عمل ہی میں دنیوی اور اخروی نجات ہے اسلامی تعلیمات کے غائرانہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام عبادات کی قبولیت اسی صورت میں ہوگی جب انکی ادائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء اور طریقے کے مطابق ہو نماز' روزہ' حج' زکوۃ' معاشرت' و معاملات میں ہر جگہ اسوہ رسول کی پیروی لازمی ہے نیکی کا کوئی عمل بارگاہ الہٰی میں اس وقت تک بازیاب نہیں ہوسکتا جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم کی تعلیمات کے مطابق نہ ہو۔

سنت رسولؐ کو اسلام میں قانونی حجت اور سند کا درجہ حاصل ہے۔ انبیاء کرامؑ کے طریقے میں صرف تلاوت کتاب ہی نہیں بلکہ تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ و طہارت بھی ہے قرآنی تعلیم کے ساتھ حکمت کو مفسرین نے سنت قرار دیا ہے بعض مفکرین نے حکمت سے مراد دانائی اور شعور آگہی کا وہ پیغمبرانہ فکر مراد لیا ہے جس سے انسانوں کی ذہنی تربیت اور معاشرہ کی فکری اصلاح مقصود ہوتی ہے حقیقت میں دانشمندی اور دانائی کے انہی بصیرت افروز افکار کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات ہے آپؐ کی ۲۳ سالہ نبوی زندگی کی پوری سرگزشت آپ کے اقوال و افعال کے تمام جواہرپارے ہر دور اور ہر ملک کے انسان کے لئے نشان راہ ہیں۔ آپؐ کی سنت ہی حقیقت میں محمدی تعلیم کے عنوان سے معروف ہے ایک مسلمان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مقدس طریقوں کو رائج کرے۔ معاملات ومعاشرت کے ہر موڑ پر شادی بیاہ، طلاق، وراثت، کے تمام معاملات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاہراہ سنت کو مرکزی نقطہ (SUPREME VIVW) خیال کرے۔

اخلاقی ہدایات، عدالتی فیصلے، انتظامی احکامات، تہذیبی روایات، ثقافتی روایات، اور تمدنی حسن میں کسی بھی موقع پر آپؐ کی تعلیمات سے انحراف کرنے والا دراصل آپؐ کی جامعیت کبریٰ اور کاملیت عظمیٰ سے صحیح طور پر واقف ومانوس ہی نہیں۔

جو شخص خوشی و غمی اور وفات و پیدائش کے مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور طرز عمل کو فراموش کر دیتا ہے، وہ دراصل نظام زندگی مین بہت بڑی ٹھوکر کھاتا ہے وہ کسی طرح بھی اسلام کے سچے راستے کو نہیں پاسکتا ہے اور جو آپ کی شخصیت پر مکمل طور پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے وہ آپؐ کے اصولوں پر زندگی کی عمارت استوار کر کے حقیقی سچائی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل زندگی کے ہر موڑ ہر سوسائٹی ہر معاشرہ ہر دور نسل اور ہر قوم کے لئے مہد سے لحد تک ایک نشان راہ اور مشعل ہدایت کا کام دیتا

Scanned with CamScanner

ہے کہ انسان کبھی بھی حیات مستعار کے شرائد و مصائب سے گھبرا کر مایوس نہیں ہوتا' وہ خود اعتمادی اور استقلال کی پگڈنڈی پر چلتا رہتا ہے زمانوں کے مدو جزر اور افکار و حوادث کے نشیب و فراز سے اس کے ذوق طمانیت میں اضمحلال پیدا نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ کا طرز زندگی اپنانے کے بعد ایک مسلمان دنیا کے ہر فرسودہ تمدن اور کلچر سے کلی طور پر آزاد ہو جاتا ہے اسے دوسرے کی نقالی اور مشابہت کی بجائے ایک نہایت فطری اور متوازن ثقافت میسر آتی ہے اس کیلئے کسی دوسری شریعت' کسی دوسرے ہادی' کسی اور آئین' کسی اور رسم و رواج کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ وہ کسی بھی دوسرے نظام کی شاہراہ پر گامزن ہونا چاہتا ہے ظاہر ہے جس کے گھر میں خود شمع شبستان ہو سراج منیر اور آفتاب لمعہ افگن ہو' اسے دوسروں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ جلانے کی کیا ضرورت ہے۔

فرقہ وارانہ اختلافات کے دور میں آنحضرتؐ کی سنت ذریعہ ہدایت ہے:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے ان میں صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کی جنتی فرقہ کی علامت کیا ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا۔

"جو میرے اور میرے صحابہؓ کے کے طریقے پر چلے گا"

بلاشبہ آج وہ وقت آچکا ہے کہ چہار سو فتنوں کا شور برپا ہے مسلمان گروہ در گروہ بٹے ہوئے ہیں ایسے مہیب اور پر آشوب دور میں آنحضرت ﷺ کی سنت اور آپؐ کے صحابہؓ کرام کا کردار ہی نشان ہدایت ہے۔

ہر انسان کو خدا نے عقل کے ساتھ نفع و نقصان پرکھنے کا ملکہ ضرور عطا فرمایا ہے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی کے ہر دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ملحوظ خاطر رکھے۔

اللہ کی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

وان ھذا صراطی مستقیما فاسعبوہ ولا تبعو السبل نتفرق لکم۔ط

Scanned with CamScanner

"یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے اور راستوں پر نہ چلو ورنہ تم فرقوں میں بٹ جاؤ گے"
خوشی، غمی، ایصال ثواب، نماز روزہ، حج، زکوۃ، معاشرت، ومعاملات کے ہر موقع پر آپؐ کے احکام کی پیروی کرنے کو اور تعلیم دلانے میں، اولاد جوان ہو جائے تو شادی کرنے میں، پڑوسی کے ساتھ معاملہ کرنے میں، دشمن کیساتھ سلوک کرنے میں، اسلامی امور کے ایک ایک فریضہ کی ادائیگی میں آپ کو، سنت نبویہؐ کا ایسا سیدھا راستہ اور فلاح و کامیابی کی ایسی شاہراہیں میسر آئیں گی۔ کہ آپ ہر قسم کی فرقہ واریت، اختلاف وانفاق، نشست، افتراق، نقالی، مایوسی، سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کرلیں گے۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

اقول انتظام الدین یتوقف علی اتباع سنت النبیؐ (حکیم اللہ شاہ ولی اللہ حجتہ اللہ البالغہ)

میں کہتا ہوں کہ دین کا انتظام اس بات پر موقوف ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سنتوں کا اتباع کیا جائے۔

سنت رسولؐ ہی انسانی فلاح کا عالمگیر راستہ ہے:۔

اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپؐ کا پیغام آفاقی حیثیت رکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح آپ کی سنت، اسوہ حسنہ اور تعلیمات بھی سارے عالم کے لئے سرمایہ حیات ہیں، دنیا بھر کے ہر گوشے میں مسلمان جہاں بھی موجود ہو گا۔ اس کے لئے آپؐ کی سنت ایک ہی صورت میں نظر آئے گی۔ مثلاً کھانا کھانے میں بسم اللہ پڑھنا، ہاتھ دھونا، آپؐ کی سنت ہے۔ آپ دنیا کے جس خطے اور جس قوم میں جا کر آباد ہو جائیں، آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ایک ہی کیفیت کے مطابق معلوم ہو گا۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ذریعے انسانوں کے طرز معاشرت میں ایک وحدت اور یگانگت نمایاں ہو گی۔ اجتماعیت اور، ہم آہنگی اسلام کا وہ حسن ہے جو اس طرح کسی مذہب میں موجود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی سنت کی پیروی کرنے والا دراصل آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

قرآن وحدیث کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ

جماعت رسول کے بارے میں ہمیں بے پناہ احتیاط کی ضرورت ہے:۔

اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں سب سے برگزیدہ مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے انبیاء کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں اس گروہ نے ہر فرد کو عدالت وانصاف سچائی اور شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا اس پر ملائکہ بھی رشک کر رہے ہیں ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب کے تھپیڑوں میں اٹھکھیلیاں لیتا رہا۔ مشکلات کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا۔ آلام کی گھاٹیوں میں جان بلب رہا تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تند و تیز موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحراء نشینوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ کا ساتھ دیا ہر پریشانی میں تاجدار رسالت کے فیض صحبت سے مشام جان کو معطر کیا بڑی سے بڑی قربانی دیکر بھی دین مصطفویؐ سے وابستگی کو باقی رکھا' وطن' قوم' ملک' بستی' اولاد' تجارت' القصہ متاع حیات کی ہر چیز قربان کر کے بھی خدا کے رسولؐ کی رفاقت کو نہیں چھوڑا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا اسلئے انبیاءؑ کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا محمدی دستور العمل کا ابلاغ بھی ان کے حصے میں آیا قرآنی ہدایات اور نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سردار کی ذمہ داریوں کے امین ٹھہرے تو ان کو دنیا میں پاک بازی' راست بازی دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا اس پوری جماعت کے لئے خود باری تعالیٰ رطب اللسان ہوئے کئی سو قرآنی آیات میں ان کی شان بیان کی دو ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات اصلاح نیت و حسن عمل کے شاہد بنے ان کی دوستی پیغمبر' الفت و محبت' اعتماد' وثوق' نے اپنا رنگ دکھایا کہ یہی لوگ دین محمدی کے اصل گواہ' نبوت و رسالتؐ کے حقیقی شاہد' اسلام کے

اولین مخاطب اور خدائی کلام کے پہلے مصداق قرار پائے۔

جہاں تک مقام صحابیت کا تعلق ہے وہ خدا اور رسول کی واضح تصریحات کے بعد متعین ہو چکا ہے انکی عظمت اور جلالت چمکتے ہوئے سورج کی طرح عیاں ہو چکی ہے انکی بزرگی، تقدس، تعظیم، پاک باطنی اور صالح قلبی پر مہر ثبت ہو چکی ہے کسی انسان کی تنقید انکے اجلے کردار کو داغدار نہیں کر سکتی۔ کسی مورخ کا قلم انکے آراستہ حسن کو میلا نہیں کر سکتا۔

شرف صحابیت نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے اس کا حصول عطیہ خداوندی ہے خدائے ذوالجلال نے اپنے پیغمبرؐ کی صحبت کے لئے جن لوگوں کو اپنی قدرت ومشیت کے مطابق منتخب کیا وہی لوگ اس کمال سے مزین ہوئے خود بارگاہ خداوندی سے بار بار ان کی صفائی ان کی رضا مندی ان کے تقویٰ اور للہیت و خدا ترسی کا اعلان ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔

یہ وہ دولت کبریٰ ہے جو بعد کے کسی ولی قطب اور ابدال کو حاصل نہیں ہو سکی، یہی وہ جماعت ہے جسے ارادہ ازلیہ نے پوری کائنات میں آنحضرت صلی اللہ وسلم کی صحبت ورفاقت اور اسلام کی نصرت وحمایت کے لئے منتخب کیا یہی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کرامؓ سے رضا مندی کا اعلان ایسی سند امتیاز ہے کہ ساری کائنات مل کر اس سند کی اہمیت کم نہیں کر سکتی۔ یہ کہنا کہ خدا ان سے راضی ہوا اعلی انعام ہے پھر اس انعام کی عظمت دوچند ہو جاتی ہے جب یہ بھی کہا جائے کہ وہ خدا سے راضی ہوگئے خدا پہلے تو خود ان سے راضی ہوا پھر وہ خدا سے راضی ہوئے بتایا جائے کہ یہ سب کچھ محبت کے بغیر کیسے ممکن ہے جب رضا اور محبت ثابت ہوگئی تو یہ لکھنے کا کیا جواز ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں تھا یا وہ وفات رسول کے بعد کافر ہوگئے تھے یا پانچ آدمیوں کے علاوہ سب منافق تھے اعلان کرنے والا قلوب کی اتھاہ گہرائیوں سے بھی واقف ہو یہ الفاظ دنیا کے سب سے بڑے سردار کی لوح قلب پر اتارے گئے ہوں ان الفاظ کو پڑھنے کا مرتبہ ایک

ایک لفظ پر دس دس نیکیاں بتایا گیا ہو، صبح ازل سے شام ابد تک یہ دستاویز خدائی کلام کی سچائی کا اعلان کر رہی ہو، نہیں کہا جا سکتا کہ ظاہر وباطن سے واقفیت رکھنے والا مالک حقیقی خدانخواستہ ناقابل اعتماد افراد کو کس طرح صداقت اور عدالت کا تحفہ افتخار عطا کر رہا ہے۔

خدائی احکامات اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے یہ پاکباز طبقہ ذوق معصیت سے دور اور جنس گناہ سے گریزاں ہے ان کی طبائع میں گناہ سے فرار اور نفرت طبعی مراد ہے یہ معصوم تو نہیں، محفوظ ضرور ہیں ان کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں ان پر تنقید کرنا ضلالت اور گمراہی ہے ان سے بغض رکھنا کفرو الحاد ہے ان سے نفرت کا اظہار کرنا قرآن وحدیث سے بغاوت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے تمام صحابہ کرامؓ جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے ہدایت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں بعض مواقع پر ان کے باہمی اختلافات کو نیک نیتی پر محمول کیا جائے گا۔ ان کے خلاف ہر تحقیق اور تحریر ہر کاوش ہر فکر مردود ہے صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت قدسی الاصل ہے۔ یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا جب مکہ کے سرداروں نے آپؐ کو اذیت ناک صورتحال سے دوچار کر دیا تھا آپ کے اقارب نے آپ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے آپ کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا تھا۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لیکر برادریوں کے طعنے سہہ کر کاروبار تجارت چھوڑ کر آپ کا ساتھ دیا آپ کی رفاقت اختیار کی، آپ کے دکھوں کے ساجھی بنے، آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی، تپتی ہوئی ریت پر، دھکتے ہوئے انگاروں پر، تیل کے ابلتے ہوئے کڑاھوں میں چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبرؐ کا ساتھ دیا سرور دو عالمؐ کی غلامی اختیار کرنے کے لئے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔

ان کے بارے میں یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ان کا دل دولت ایمان سے خالی تھا

Scanned with CamScanner

ان کے قلوب محبت سے معمور نہ تھے ان کا حاشیہ دل شاہراہ نبوت پر گامزن نہ تھا۔

یہ خیالات، یہ افکار، یہ نظریات، تعصب و تنگ نظری کے آئینہ دار تو ہو سکتے ہیں انہیں حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ کی اہمیت و وقعت کے عقلی شواہد:۔

ا)..... اسلام میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرنا اصول دین کی بجائے ضروریات دین میں سے ہے اسلام کے اصول دین کلمہ طیبہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں کسی جگہ صحابہ کرامؓ کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار ہی میں صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے ملاحظہ ہو کہ نکاح کے ایجاب و قبول میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہوتا۔ میاں اپنی بیوی کے نان نفقہ کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ لیکن نکاح کے بعد خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کی جملہ ضروریات کی تکمیل کرے کلمہ طیبہ میں اور توحید کے اقرار اور تسلیم رسالت کے بعد لازم ہے ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ بننے والی جماعت کو بھی قلب و جان سے تسلیم کیا جائے ورنہ توحید و رسالت کے حقیقی راویوں کو منافق اور کافر ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں نے امت کو کلمہ طیبہ کی خبر دی اور اصول دین کا تعارف دنیا کے سامنے رکھا اگر وہی قابل اعتبار نہ ٹھہرے تو بتائیے آپ ان اصولوں کو کس بنیاد اور کس اصول پر خدائی احکام سمجھ رہے ہیں صحابہ کرامؓ کی عظمت اس قدر بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا الگ الگ ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی ہاں مگر قرآن عظیم میں ۷۰۰ مقامات پر پے در پے مختلف مقامات پر انکا نام لیکر ان کے تقدس کا برملا اظہار کیا گیا۔

نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لئے وضو کی ضرورت نہیں زکوٰۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں، اسی طرح صرف روزہ کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ تراویح کی کوئی ضرورت نہیں حج کے ذکر میں اس کے ارکان کی تفصیل موجود نہیں ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفاصیل موجود ہیں اور توحید رسالت کے بعد ان کے راویوں، گواہوں، آیات قرآنی کے اولین محافظین کی ثقاہت ایک

مسلمہ حقیقت اور واضح تصریح کا درجہ رکھتی ہے۔

۵)..... قرآن عظیم میں ایک جگہ صحابہ کرامؓ کو براہ راست خطاب کرکے انہیں سب سے بہترین جماعت کہا گیا تو دوسری جگہ انہی لوگوں کو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز قرار دیا گیا ایک طرف انکو جنت کی بشارت دی تو دوسری طرف پوری امت کو انکی طرح ایمان لانے کا حکم دیا گیا ایک جگہ انکو کامیاب قرار دیا گیا تو دوسری جگہ انہیں معیار حق تسلیم کیا گیا۔

مختلف قرآنی تصریحات میں صحابہؓ کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ ساتھ ان کی برگزیدگی، تقدس، طہارت اور پاکیزگی کو سارے جہان کے لئے نمونہ بنایا گیا۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی بدگوئی کو قابل تعذیر جرم قرار دیا، آپؐ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔

ان کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں ان کی تعظیم کو واجب قرار دیا گیا ان کی نیتوں کی تعریف کی گئی ان کے قلوب کو ذکر الہیہ کا مرکز بنایا گیا ان کی تجارت، عبادت، ریاضت، معاملت ومعاشرت کی جاء بجا تعریف کی گئی۔

۶)..... قرآن عظیم میں جن تین طبقوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ان میں سے دو طبقے صحابہ کرامؓ کے ہیں مہاجرین اور انصار اور تیسرا وہ طبقہ بھی خدائی زبان میں جنت کا مستحق ہے جو ان دونوں طبقوں کی اتباع کرے گا، سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا لوگو! تین طبقوں میں دو طبقے گزر چکے ہیں بہتر ہے تم تیسرے طبقے میں رہو۔

۷)..... صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اقرار فطرت کا لازمی تقاضا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا سردار مانیں، سب سے آخری پیغمبر تسلیم کریں سب سے بڑا نبی سمجھیں سب سے اعلیٰ اور ارفع جانیں ان کی ذات بابرکات کو دنیائے جہاں میں سب سے مقدس ہستی خیال کریں اور لوگ جنہوں نے ان کی صحبت میں ۲۳ سال گزارے ہوں جن کی شان میں قرآن اترا ہو، جن پر رسول اللہ نے اعتماد کیا ہو، جو آپؐ کے سفر وحضر کے رفیق رہے ہو، جن کی آپؐ سے قرابت داری ہو، جو آپ کے پیچھے طویل عرصہ

تک نماز پڑھتے رہے ہوں آپ کے ساتھ جو ہر مصیبت و مشکل میں شریک رہے ہوں' ان کو منافق سمجھیں کافر مانیں اس سے زیادہ حقائق سے کیا انحراف ہو سکتا ہے اگر خدانخواستہ شیعہ کا یہ تصور تسلیم کر لیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت وہدایت کا تصور خواب و خیال ہو کر رہ جائے گا اگر نبی کی صحبت میں ۲۳ برس رہنے والے بھی دل وجان سے منافق وکافر رہے ہوں تو اس کا ابدی اور سرمدی پیغام دنیائے عالم تک کیونکر اور کس ذریعے سے پہنچے گا وہ کسی طرح اقوام عالم کو ہدایت کی اخروی کامیابی کی طرف بلائے گا اس کے بعد اس کی نبوت کی نیابت اور اس کے افکار تازہ کی مہک کس راستے سے اقوام عالم تک پہنچے گی وہ کیونکر کامیابی اور کامرانی کی شاہراہ پر گامزن ہو گا اس کی رسالت کو کس طرح فلاح و فوز کا سب سے آخری نشان اور اس کی تعلیمات کو عہد حاضر کی سب سے ارفع دستاویز قرار دیا جائے گا۔

وہ آفتاب جو اپنی کرنوں سے ایک صدی تک ساتھ رہنے والوں کو متیز و منور نہیں کرسکا۔ (العیاذ باللہ) جو ماہتاب اپنی ضو فشانی سے تئیس برس تک صحبت میں آنے والوں کو لمعہ افروز نہیں کرسکا۔ جس کے افکار کی تازگی سے اپنے ہی ماحول کی بنجر بستیاں مہک نہیں سکیں وہ قیصرو کسریٰ اور عالم جہل میں کس طرح روشنی کی کرنیں بانٹے گا۔

۸)..... شیعہ مذہب کے مسلمات میں سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک لاکھ چالیس ہزار تمام صحابہ کافر و مرتد ہو گئے تھے صرف چار آدمی مقدادؓ یاسرؓ سلمانؓ ابوذر غفاریؓ اسلام پر باقی تھے جبکہ خود قرآن کا ارشاد ہے کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تم (اے صحابہ) تم سب سے بہترین امت ہو جو دنیا بھر سے منتخب کئے گئے ہو۔

امت صرف چار آدمیوں کو تو نہیں کہتے' جس خدا نے مذکورہ تصریح فرمائی وہ صحابہ کرامؓ کے قلوب سے واقف تھا اسے علم تھا کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور یہ لوگ مستقبل میں کس حالت میں ہوں گے اگر ان کے قلوب ایمان کی روشنی سے تہی تھے یا آپؐ کی وفات کے بعد وہ دین سے منحرف ہونے والے تھے تو بتایا جائے کہ عالم الغیب خدا نے قیامت تک دنیا میں پڑھی جانے والی کتاب میں اس جماعت کی تعریف کے پل کیوں باندھے

Scanned with CamScanner

انہیں سب سے بہتر کیوں کہا۔

ان کی تعریف میں سینکڑوں آیات کیوں نازل کیں یہ سب تصریحات صرف چار آدمیوں کے لئے تھیں؟ کیا قلوب واذھان سے واقف خدائے ذوالجلال العیاذ باللہ ان کی نیتوں، ارادوں سے اس قدر ناواقف تھا کہ اسے اپنے ساتھ محبت اور دشمنی کرنے والے اپنے رسول کے محبین اور مخالفین کا یکسر اندازہ ہی نہ ہو سکا۔

۹)..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو عرب کے تمام لوگ کافر ومشرک تھے آپ کے اعزاء واقارب رشتہ دار، اس خبر کو سنتے ہی آپ کے مخالف ہوگئے انہوں نے علی الاعلان آپ کی تکذیب کی کوئی مجنوں کہتا تھا کسی نے آپ کو جادوگر کہا کسی نے دیوانہ بتایا چھ برس تک معجزات اور خوارق وعادات کے باوجود صرف ۳۸ آدمی مسلمان ہوئے ان میں حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ شامل تھے۔

جب مشرکین مکہ نے دیکھا کہ یہ کام بڑھتا جا رہا ہے انہوں نے آپ کو راستے سے ہٹانے کی سازش کی، اس وقت صرف ۱۴ آدمی آپ کے حلقے میں شامل تھے ہجرت کے بعد یہ سلسلہ بڑھا ہزاروں اور پھر لاکھوں تک پہنچا، قبیلوں کے قبیلے فوجوں کی فوجیں، جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے یہاں ایک بات غور طلب ہے کہ جن لوگوں نے اول آپ کو پیغمبر جانا آپ کی دعوت پر ابتداء میں بیشک کہا۔ بلاتوقف اور بلا تامل آپ کا کلمہ پڑھا، اپنے اقارب اور رشتہ داروں سے لڑائی مول لے کر نہایت مصیبت کے ساتھ آپ کی گواہی دی چاروں طرف سے مشکلات سہہ کر آپ کا ساتھ دیا اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر نئے دین میں آئے اپنے عیش و آرام کو ترک کیا مصائب اور تکالیف میں پڑے سب نے مل کر رسول اللہ صلی اللہ کے دامن رحمت میں جگہ حاصل کی۔ اس پر بار بار غور کے بعد اس کے دو سبب معلوم ہوتے ہیں یا تو دین کی خواہش اور آخروی نجات کی امید پر یہ لوگ مسلمان ہوئے یا انہیں دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ تھا کہ انہوں نے یہ سب دکھ برداشت کئے اگر ہم پہلی بات مانیں کہ انہوں نے صرف نجات اخروی اور خدا کی رضا مندی کی خاطر اسلام قبول کیا تھا تو کس طرح ممکن ہے کہ جب کوئی امید کی کرن سامنے نہ

تھی اور چاروں طرف دکھ ہی دکھ تھے تو ایسے وقت جن لوگوں نے رسول اللہ کی رفاقت اختیار کی وہ بھی کسی وقت آپ کا دین چھوڑ کر منحرف ہوسکتے ہیں پریشانیوں کے وقت رفاقت اختیار کرنے والے راحت کے دور میں کیسے آپ کا راستہ چھوڑ سکتے ہیں' کسی نے اپنے دل سے ایمان اور اسلام کی محبت کو نکال دیا ہو۔

بلکہ ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے اسلام کو مصیبت اور دکھ کے وقت اختیار کیا اور سالہا سال تک ان کے لئے رنج و آلام اٹھائے ہوں وہ کبھی اس دین سے پھر نہیں سکتے۔ بلکہ مرتے دم تک وہ اسی پر ثابت قدم رہے۔ اور اگر ہم دوسرے سبب پر غور کریں کہ وہ لالچ اور دولت کے سبب مسلمان ہوئے تو سوال ہے کہ جب وہ ابتداء میں لالچ کے بغیر صرف دکھ ہی دکھ سہہ کر محمدی رفاقت کو ترک نہیں کرتے تو اب آسائش اور آرام کے دور میں انہیں آپ کی رفاقت چھوڑنے کی ضرورت کس لئے پیش آئی پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام ؓ کا ایمان لانا نجات آخرت کی امید پر تھا اس لئے ان کا منحرف ہونا ناممکن ہے۔

(۱۰) قرآن کا وجود صحابہ ؓ کی عظمت کی دلیل ہے:۔

قرآن وحدیث کے واضح دلائل سے ہٹ کر اگر غور کیا جائے تب بھی قرآن عظیم کے وجود اور اس کی موجودہ صورت الم سے والناس تک ترتیب ہی صحابہ کرام ؓ کی صداقت کی دلیل ہے قرآن پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آج کی موجودہ صورت میں نہ تھا بلکہ اس کی آیات درختوں کے پتوں چمڑے کے پارچوں اور لکڑی کے تختوں پر لکھی ہوئی تھیں عہد صدیقی میں جب جنگ یمامہ میں قرآن کے ساڑھے سات سو قاری شہید ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے تجویز پیش کی کہ صحابہ کرام ؓ کی شہادتوں کے بعد قرآن کو اصلی صورت میں باقی رکھنے کے لئے صفحہ قرطاس پر رقم کیا جائے چنانچہ صدیق اکبر پہلے انسان ہیں جنہوں نے قرآن جمع کرنے کا حکم دیا اس طرح حضرت علی ؓ سے پہلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تینوں خلفاء کے زیر نظر قرآن کی ترتیب اور اسے موجودہ شکل میں افق عالم پر نمایاں کرنے کے لئے ایسا کارنامہ سرانجام دیا کہ اسلامی تاریخ

Scanned with CamScanner

رہتی دنیا تک خلفاء راشدین کے اس احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ ثابت ہوا کہ قرآن کی موجودہ تصویر و ترتیب اور صورت ظاہری صحابہؓ کی عظمت کا بین ثبوت ہے۔

۱۱)..... شیعہ عقائد کے مطابق جملہ صحابہ کرامؓ دینوی لالچ کے لئے آپ کے ساتھ تھے جونہی آپ کی وفات ہوئی سب لوگ دین سے ہٹ گئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حریص لالچی آدمی کبھی میدان جنگ میں جان بھی دیتا ہے خود اپنا مال دولت اولاد بھی قربان کرتا ہے آپ نہیں جانتے کہ بدر میں ۱۴ احد میں ۷۰، خندق میں ۱۹ حنین میں ۱۳ خیبر میں ۱۸ بیر معمونہ میں ۶۷ نبی لحیان میں دس صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا ہجرت مدینہ کے موقع پر کاروبار، معاش اولاد چھوڑ کر رسول اللہ کی معیت اختیار کی مکہ سے مدینہ پہنچے تو اکثر لوگوں کے پاس پہنے ہوئے کپڑے کے جوڑے کے سوا کچھ نہ تھا بتایا جائے کہ دینوی لالچ رکھنے والے دل سے مخالفت کرنے والے نفاق کو دل میں جگہ دینے والے بھی ایسی قربانی دیتے ہیں کبھی اس طرح مال جان لٹاتے ہیں کبھی ان حالات میں بچوں کو یتیم اور بیویوں کو بیوہ کراتے ہیں۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ صدیق اکبرؓ نے وفات کے وقت فرمایا۔

بیٹا عبدالرحمٰن میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو مجھے انہیں پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا بیٹے نے جواب دیا یہودی کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو اچھا کپڑا نہ ملا، تو آپ نے فرمایا میری نسبت نیا کپڑا زندوں کا زیادہ حق ہے اچھا کپڑا مدینہ کی کسی بیوہ کے کام آجائے گا۔

جنگ تبوک میں کیا آپ نے گھر کا تمام سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپیل پر عطیہ نہیں کیا تھا؟ کیا آپ نے ایک اپیل پر اپنا قیمتی لباس بھی فروخت کر کے اس کی جگہ ٹاٹ کا لباس نہیں پہنا تھا؟ کیا لالچ یا العیاذ باللہ منافق انسان کسی کے لئے ایسی قربانی بھی دے سکتا ہے؟

۱۲)..... جب ہم صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ ان کا طرز زندگی رہن سہن روز و شب افعال واطوار آنحضرت صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم کی سنت کے عین مطابق ہیں۔ ان کے کسی عمل میں لالچ اور حرص کا شائبہ تک نظر نہیں آتا عیسائی یہودی، ہندو، اور کمیونسٹ مورخین جب بھی خلفاء راشدینؓ کا ذکر کرتے ہیں تو اختلاف کے باوجود بھی انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان رفقاء کی نیت اور ارادوں میں کسی قسم کا کوئی اعتراض نظر نہیں آتا، غیر مسلم اہل قلم خلفاء کے سادہ طرز زندگی رعایا پروری، انصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت الفت کا کھلے انداز میں ذکر کرتا ہے۔

تاریخ کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار نے جب بھی پیغمبر خدا کو ایذاء پہنچائی اس وقت اصحابؓ پیغمبرؐ نے رفاقت اور عشق کا حق ادا کیا اگر ان کو خدا کے رسول سے محبت نہ تھی تو انہوں نے اپنے اوپر یہ تمام مصیبتیں کیوں برداشت کیں مہاجرین کو کس کے عشق نے گھروں سے نکالا، انصار کو کس کی محبت نے دیوانہ کیا۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دکھ میں جب بھی کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جنہوں نے فدائیت اور ایثار میں لازوال نقوش چھوڑے اگر انصاف کی آنکھیں بند نہ کرو اور عقل و خرد کے میزان کو عدل کے مطابق تولو تو یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دنیا میں کوئی شخص صحابہ کرامؓ کے مرتبے کو نہیں پا سکتا کون شخص اس دنیا میں ایسا ہے جو ان کی مثل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلان توحید کریں ان کا قبیلہ ان کو جھٹلائے بلکہ آپ کو پتھر مارے خون آلود کرے دھکے دے اور یہ صحابہ کرامؓ آپ کی دعوت قبول کریں سینے سے لگائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جائیں یہ ساتھ جائیں آپ کے لئے کھانا پہنچائیں آپ کی حفاظت کریں مدینہ والے اپنے اوپر مصیبت گوارا کرکے آپ کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کریں پیغمبر خدا بدر میں بلائیں تو بے خطر چل پڑیں پھر احد میں بلائیں تو جوق در جوق آئیں پھر ۲۷ جنگوں اور ۷۰ دستوں میں روانہ کریں تو اف نہ کریں پھر ان ان کی تعریف کرے رسول اللہ ان کی عظمت بیان کریں۔

کبھی آپ نے غور کیا کہ رسول اللہ کے شاگرد، رسول اللہ کے مرید، رسول اللہ کے

خادم آپ کی صحبت سے فیض اٹھانے والے کس طرح اعلیٰ مراتب کے حامل نہ ہوں گے۔

کیا آپ کی عقل تسلیم کرتی ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمی جو آپ کی صحبت میں رہے آپ کے پیچھے نمازیں پڑھیں آپ کے سامنے بیٹھے آپ کو قرآن پڑھتے سنا نماز پڑھتے دیکھا خوشی اور غمی میں ملاحظہ کیا پھران پر آپ کی صحبت کا کوئی اثر نہ ہوا ہو یہ اسلام پر ثابت قدم نہ رہے ہوں' آج جو اپنے باپ بھائی پڑوسی سے کلمہ اور قرآن پڑے وہ کامل مسلمان اور جنہوں نے پیغمبر سے اسلام سیکھا کلمہ پڑھا قرآن کی تعلیم پائی وہ منافق (العیاذ باللہ)

ہر قسم کی دعائیں آپ نے فرمائیں معجزے دکھلائے ان پر کوئی اثر نہ ہوا ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ پیغمبر کی شان پر داغ لگانا چاہتے ہیں آپ کے کل مریدوں اور شاگردوں کو کافر اور منافق کہہ رہے ہیں۔

۱۳)..... مکہ اور مدینہ اسلام کے ابتدائی مرکز ہیں انہیں دو جگہوں کو دنیا میں سب سے زیادہ عزت اور بزرگی حاصل ہے ایک خدا کا گھر دوسرا پیغمبر کا در ہے مکہ معظمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا اور مدینہ منورہ سے اس کی کرنیں چار دانگ عالم میں پھیل گئیں آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ اور مدینہ میں کبھی کافروں کا قبضہ نہ ہوگا۔ یہاں دجال کا گزر بھی نہ ہوگا۔ غور کریں کہ ان دونوں شہروں کے رہنے والے اب تک صحابہ کرامؓ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں جو کچھ ان کا اعتقاد ہو انہیں کو مشعل راہ بنالینا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام دنیا بھر میں پھیلائے بے شمار مقامات پر اس کی حکومتیں قائم ہوئیں کئی جگہوں پر مسلمانوں کی سلطنتیں زور آور ہوئیں مختلف علاقوں میں مسلمان غالب آئے کئی جگہ مغلوب ہوئے اسلام نے کئی جگہ غلبہ پایا کئی جگہ کمزور ہوا لیکن مدینہ اور مکہ میں آج تک اسلام کا غلبہ رہا' اس وقت سے اہل مکہ و مدینہ مصطفیٰ کی روشنی سے منور ہیں۔ ان تمام لوگوں کے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ جنتی' عادل' متقی' خدا ترس' کامیاب اور اعلی مرتبے کے حامل تھے ہدایت کا حقیقی معیار اور کاملیت کا اعلیٰ نمونہ تھے۔

۱۴)..... صحابہ کرامؓ میں باہمی اختلاف ضرور ہوئے جن کو قرآن نے ان کے ادب اور رعایت

Scanned with CamScanner

کے طور پر اختلاف بھی نہیں کہا بلکہ فرمایا۔

"فیما شجر بینھم" علماء نے صحابہ کرامؓ کے اختلافات کو مشاجرات صحابہ کا عنوان دیا ہے اختلاف دنیا میں کہاں نہیں ہوتا۔ صحابہ کرامؓ کے اختلاف میں شر نہ تھا خواہ وہ اختلاف فروعی تھا یا سیاسی ہر دو مشاجرات شر سے خالی تھے ظاہر ہے کہ فروعی اختلاف نہ مذموم ہے نہ قابل اعتراض، تکوین اور تشریح کا کون سا دائرہ ہے جس میں اختلاف نہیں انسانوں کا ہر طبقہ اختلاف سے معمور ہے معقولات میں اختلاف ہے جسے فلاسفہ کا اختلاف کہتے ہیں ائمہ نے اجتھاد میں اختلاف کیا مفتیوں نے فتاوی میں حکام وسلاطین نے قانون میں مسائل طب میں اطباء نے اختلاف کیا ہے پھر انسانی صورتوں ڈھانچوں، قدو قامت اور ابدان واصام کی ساخت میں اختلاف ہے انسانی قویٰ کا تفاوت ختم ہو تو اختلاف ختم ہو انسانی فطرت بھی اختلاف سے عبارت ہے اسی صورتوں کے مطابق صحابہ کرامؓ کا باہمی اختلاف بھی کسی صورت مذموم تر ہو سکتا ہے؟ یہ ظہور فطرت ہے اس کو حدیث میں اختلاف امتی رحمتہ فرمایا گیا ہے۔

جنکے دلوں میں کھوٹ اور نیتوں میں فساد ہو انکا اختلاف مذموم ہے یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت ہو چکی ہے کہ صحابہ کرامؓ کا باہمی اختلاف قلبی کھوٹ اور بدنیتی سے مبرا ہے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں کوئی ذاتی رنجش یا لڑائی نہ تھی یہ اختلاف بھی نیک نیتی پر مبنی تھا اس میں خطاء فکر یا خطاء اجتہادی تو ہو سکتی ہے یہ نہ گناہ ہے نہ معصیت بلکہ اس پر اجر ملتا ہے صحابہ کرامؓ سے خطاء اجتہادی کا صدر چونکہ امر محال نہیں تھا اسلئے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صحابہ کرامؓ میں جن مقامات پر باہمی اختلافات تھے بلکہ یہ ضرور کہا جائیگا کہ انکے باہمی اختلافات شر سے خالی تھے بلکہ انکا منشاء نیک تھا کیونکہ شر کے معنی اغراض دنیوی کے ہیں جو نفسانی ہوتی ہے وہ دنیا میں موجب نزاع اور فساد ہوتی ہے یہ حب جاہ اور حب مال کا باعث ہوتی ہے یہی دونوں چیزیں ساری معصیتوں کا سرچشمہ ہیں اور انہی دو چیزوں کا نام فی الحقیقہ دنیا ہے جسے حدیث نبویؐ میں معصیت کی اصل کہا گیا ہے۔

لیکن تمام صحابہؓ ان دونوں رزائل سے پاک کر دئے گئے ہیں ان کا تقویٰ باطنی

Scanned with CamScanner

معیاری تھا اس کی گواہی حق تعالیٰ قرآن میں دے چکا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے متقی اور عادل ہونے پر ساری امت محمدیہ اتفاق کرچکی ہے اس میں اہلسنّت کے کسی طبقے کا کوئی اختلاف نہیں۔

چنانچہ صحابہ کرامؓ سلطنتوں کے فاتح بھی ہوئے سیاست دان بھی بنے سپہ سالار سے لیکر ائمہ مساجد تک کہلائے لیکن ان کے قلبی زہد میں کوئی فرق نہ آیا تاج وتخت ہاتھ میں جانے اور اعلیٰ سے اعلیٰ کاروبار کرنے کے باوجود ان کے قلوب کا آئینہ محبت خداوندی سے جگ مگ کرتا رہا' ان کے باہمی اختلاف سے بھی ان کی قناعت وتوکل میں کوئی خلل نہیں آیا نہ دیانت وامانت میں کمی۔ آئی نہیں کہا جا سکتا کہ اگر حضرت علیؓ صفین میں کامیاب ہوئے تو انہوں نے محلات بنا کر کھڑے کر لئے ہوں یا امیر معاویہؓ اگر شام ہی میں کامیاب ہوگئے ہوں تو ان کی انابت الی اللہ یا اطاعت وعبادت میں کوئی خلل آگیا ہو' بلاشبہ ان کا اختلاف شر سے خالی اور محض اجتہادی تھا جس میں توجہ الی النفس کی بجائے توجہ الی اللہ غالب تھی مشاجرات صحابہ کے بارے میں یہ رائے صرف محدثین ومفسرین ہی کی نہیں بلکہ محققین اور مورخین کی بھی یہی رائے ہے۔

خدائی دستاویز کی وضاحتیں

صحابہ کی عمومی تعریف:۔

کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون باالمعروف وتنھون عن المنکر تومنون باالله (آل عمران)

مومنو (اے صحابہ) جتنی امتیں لوگوں میں ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔۔۔۔۔۔ اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

وکذالک جعلنا کم امتہ وسطالتکونو اشھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (بقرہ ۲۷)

Scanned with CamScanner

اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا۔ تاکہ تم (روز قیامت) اور لوگوں پر گواہ بنو۔ اور پیغمبر (آخر الزمان) تم پر گواہ بنیں۔

رضااور خوشنودی کا پروانہ ــــــ حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کا عہد:۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ فعلم مافی قلوبھم فانزل السکینہ علیھم و اثابھم فتحا قریبا (فتح ع ۳)

اے پیغمبر جب مومنین تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا' اور صدق وخلوص جو ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت فرمائی۔

مہاجر وانصار کی بے مثال تعریفیں:۔

والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضواعنہ واعدلھم جنت تجری تحتھاالانھار خالدین فیھا ابدا۔ط ذالک الفوز العظیم۔ ط (توبہ ع ۱۳)

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیک کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

محمدیؐ جماعت کو جنت کی خوشخبری:۔

والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم

اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں وہی (خدا کے) مقرب ہیں نعمت کی بہشتوں میں۔

وثیقہ رسول:۔

یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین۔

اے نبی تم کو اللہ اور تمہارے پیروکار مومن کافی ہیں۔

مختلف اوصاف و کمالات:۔

للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورسوله اولئك هم الصادقون

اور (فئ کا مال) ان مفلس مہاجروں کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور ماحول سے خارج (اور جدا) کر دیئے گئے ہیں یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے فضل (خوشنودی سے احسان) کے طلب گار ہیں سچے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی باہمی اخوت پر خدائی تعریف:۔

والذين تبوئو الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر عليهم لايجدون فى صدورهم حاجة مما اوتوا ويوثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فائولئك هم المفلحون (سورة الحشرع ا)

اور (ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کرکے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم ہوئے۔ اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور) جو لوگ ہجرت کرکے ان کے پاس آتے ہیں۔ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش اور خلش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ خود ان کو احتیاج ہی ہو۔ اور جو شخص حرص نفس سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ گوہر مراد پانے والے ہیں۔

رشد وہدایت کی علمبردار جماعت:۔

واعلموا ان فيكم رسول الله لويطيعكم فى كثير من الامر لعنتم ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان اولئك هم الراشدون فضلا من الله ونعمته ـ ط والله عليم حكيم ـ (حجرات ع)

Scanned with CamScanner

اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں اگر بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑجاؤ' لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اسکو تمہارے دلوں میں سجا دیا۔ کفر گناہ اور نافرمانی سے تمکو بیزار کردیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں یعنی خدا کے فضل اور احسان سے اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والے ہیں۔ اور حکمت والے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے ایمان کا واشگاف اعلان:۔

والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصرو اثولئک ھم المومنون حقالھم مغفرۃ ورزق کریم (الانفال ع ۱۰)

اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے۔ اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

ارتداد سے حفاظت:۔

واذکر وانعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا و کنتم علی شفاحفرۃ من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھندون (آل عمران ع ۱۱)

اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو' جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہرے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے کنارے تک پہنچ چکے تھے۔ تو خدا نے اس سے تم کو بچالیا۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنی آیتیں کھولتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزیکھھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانو من قبل لفی ضلال مبین (آل عمران ع ۱۷)

خدا نے مومنو پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ اس نے انھی میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان

Scanned with CamScanner

کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور خدا کی کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

خدا اور رسول کی طرف سے صحابہؓ کے ایمان کی شہادت:۔

لاتجدو قوما یومنون باللہ والیوم الاخریو آدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانو ابائوھم اوابناء ھم اواخوانھم اوعشیرتھم اولئک کتب فی قلوب ھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنات تجری من تحتھا الانہار خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوانہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (مجادلہ آخری آیت)

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے وہ یہی لوگ ہیں' جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور اللہ کو ان ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں یہی گروہ وہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

فضائل ومناقب:۔

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ جزاھم عند ربھم جنات عدن تجری من تحتھا الانہار خلدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم ورضواعنہ ذالک لمن خشی ربہ (پ۳۰)

(اور) جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک عمل کرتے رہے۔ وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ابدالاباد تک ان میں رہیں گے جو ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں یہ (صلہ) ان کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

لکن الرسول والذین امنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم اولئک لھم الخیرات واولئک ھم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

لیکن نہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے۔ سب اپنے مال وجان سے لڑے انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ کمالات کا اظہار:۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورات ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ ط وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرا عظیما (فتح آخری آیت)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحمدل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمیں سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا۔ پھر موٹی ہوئی۔ اور پھر اپنے پاؤں پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے۔ اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

صحابہؓ کی بدگوئی اور سب وشتم کی ممانعت:۔

لاتسبوا اصحابی فلوان احدکم انفق مثل احد ذھبا مابلغ مااحدھم

ولا نصيفهم (بخاری ج ا۔ کتاب المناقب)

بحوالہ ابو سعید خدریؓ آپ ؐ نے فرمایا۔

میرے صحابہؓ کو برا بھلا نہ کہنا اس لئے کہ تمہارا پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنا صحابہ کا آدھ مد کے خرچ کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔

عن ابن عباس قال كنت عندالنبي صلى الله عليه وسلم وعنده علي فقال النبي ؐ يا علي سيكون في امتي قوم ينتحلون حب اهل البيت لهم يسمون الرافضه قاتلو فانهم مشركون (مجمع الزوائد ج ا صفحہ ۲۱)

بحوالہ ابن عباس — آنحضرت ؐ نے فرمایا۔

اے علیؓ۔ میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گا۔ (صحابہؓ پر) طعن و تشنیع ان کی علامت ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا۔ ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوگا۔

قال قلت لحسن بن علي الشيعه يزعمون ان عليا يرجع قال كذب اولئك الكذبون لو علمنا ذالك ماتزوج نساوه ولا تمنا ميراثه (مجمع الزوائد ج ا صفحہ ۱۲)

بحوالہ عاصم بن بھدلہ — آپ ؐ فرماتے ہیں۔

میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا کہ شیعوں کا اعتقاد ہے کہ علیؓ واپس آئیں گے تو حضرت حسن نے فرمایا ان کذابوں نے جھوٹ بولا اگر ہم یہ جانتے ہوتے تو آپ کی بیوائیں شادی نہ کرتیں اور ہم آپ کی میراث تقسیم نہ کرتے۔

يكون في آخر زمان قوم نيبذون يقال لهم الرافضه يرفضون الاسلام ويلفظونه قاتلوهم فانهم مشركون (مجمع الزوائد، ج ا صفحہ ۲۲)

بحوالہ ابن عباسؓ — حضور ؐ نے فرمایا — کہ

آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو صحابہ کے بارے میں بدگمانی کیا کرے گی ان کو رافضی کہا جائے گا وہ اسلام کو پھینک دیں گے تو ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں

Scanned with CamScanner

گے۔

عن ابن عمر ° لاتسبوا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلمقام احدھم ساعتہ خیر من عمل احدکم عمرہ (کنز العمال ج صفحہ)

بحوالہ ابن عمرؓ ـــــ آپؐ نے فرمایا ـــــ کہ

لوگو! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی نہ کرو کیونکہ ان کی ایک گھڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمہاری عمر بھر کے سب اعمال سے بڑھ کر ہے۔

عن البراء۔ قال لاتسبو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوالذی نفسی بیدہ لمقام احدھم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عمل احیا احدکم (کنز العمال صفحہ ۳۱۱' جلد ۶)

بحوالہ برآء بن عازؓ ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ

حضورؐ کے اصحابؓ کو گالیاں نہ دینا کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہؐ کی خدمت میں ان کی تھوڑی سی صحبت تمہارے سب عمر کے اعمال سے افضل ہے۔

Scanned with CamScanner

ختم نبوت' حفاظت قرآن اور حجت حدیث پر ایمان

اصلاح عقائد اور تعمیر سیرۃ کے باب سے یہ بات ہو گئی ایک مسلمان ہونے کے لیئے توحید ورسالت اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں کن عقائد پر ایمان لانا از حد ضروری ہے عقائد ہی کے باب میں چند دوسری باتوں پر ایمان لانا بھی ضروری دین میں شامل ہے۔

مثلاً عقیدہ رسالت کے باب میں یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروری ہے کہ نبوت کا مرتبہ ہر قسم کی ولایت' وریاضت سے اعلیٰ اور برتر ہے جبکہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ رتبہ امامت برتر از نبوت امت کا یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروری ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں آپ کی نبوت کا سکہ قیامت تک چلتا رہے گا آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ آپ پر وحی اور نبوت ختم ہو چکی ہے آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا عقیدہ رکھنا بھی ضروریات دین میں شامل ہے قرآن کے بارے میں پوری امت کا اتفاق ہے کہ اسمیں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ الحمد سے والناس تک ہی قرآن لاریب اور لاشک ہے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کا تصور ہی محال ہے۔ یہ جس طرح آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا من وعن مکمل اسی طرح اصلی حالت مین آج تک موجود ہے اور انشاء اللہ قیامت تک اسی حالت میں باقی رہے گا۔ ایک دوسرا طبقہ ہے جو قرآن کو تو خدا کی اصلی کتاب مانتا ہے لیکن آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو تسلیم نہیں کرتا۔ منکرین حدیث کا یہ گروہ بھی باالتفاق کافر ومرتد ہے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت برحق ہے قرآن وسنت مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اور چاروں ائمہ کے نزدیک آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اقدس میں حیات ہیں حیات النبی عقیدہ پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

Scanned with CamScanner

عقیدہ خلافت راشدہ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت کی بجائے خلافت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ عقیدہ درج ذیل قرآنی آیت سے عبارت ہے۔

و عداللہ الذین امنو منکم و عملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا

خدا نے (ان لوگوں سے) وعدہ کیا جو ایمان لائے، تم میں سے اور اچھے عمل کئے کہ ضرور بالضرور انکو زمین پر خلیفہ بنائے گا اور انکو تمکین اور شوکت عطا کریگا۔ انکے دین کی وجہ سے جسکو اللہ نے ان کیلئے پسند کیا ہے اور ضرور بالضرور خوف کو امن میں بدل دیگا۔

آیت مذکورہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد انعقاد خلافت، مسلمہ امر ہے۔ اس میں کلام کرنا خدائی احکام کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

مذکورہ تصریحات کی روشنی میں حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی خلافتوں کو نص قرآنی کا مصداق اور محور قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کی اصطلاح میں جس خلافت راشدہ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کون کون سے افراد شامل ہیں؟ ظاہر ہے جب یہ آیت کریمہ (بمعہ قصہ صلح حدیبیہ) نازل ہوئی اسوقت جو صحابہ کرامؓ موجود تھے انہی میں چند افراد کیساتھ یہ خدائی وعدہ ہے اسلئے جمہور اہلسنت کی رائے کیمطابق حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اس آیت موعودہ میں شامل ہیں۔ یہی لوگ قرآنی مصداق کے حقیقی محور ہیں۔

اس کیساتھ اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ رشد کو صرف چار خلفاء میں بند کرنا بھی کسی قرآنی اور نبوی ارشاد سے ثابت نہیں بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کے بارے میں علی الاطلاق حکم ہے۔

اولئک ھم الراشدون ط یہ تمام لوگ (صحابہ کرامؓ) راشد ہیں۔

اس آیت کی روشنی میں جماعت رسول، کا ہر ہر فرد راشد ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ میں جو افراد بھی خلفاء ہوئے ہیں ان کیلئے بھی یہ لفظ شامل ہے۔ آیت موعودہ میں اگرچہ

Scanned with CamScanner

صرف چار افراد کو شامل کیا گیا ہے تاہم وہ خلفاء جو بعد میں ہوئے ان پر بھی بطور صحابی راشد کا اطلاق ہوگا۔

خلفاء کون کون ہونگے....؟

آنحضرت ﷺ کے درج ذیل ارشاد سے اسکی حقیقت آشکار ہو رہی ہے۔ صحیح بخاری جلد سوم صفحہ ۱۲۷۳ کتاب الانبیاء اور صحیح مسلم جلد سوم کتاب الامارہ صفحہ ۱۴۷۱ پر ہے۔

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی فسیکون خلفاء فیکثرون قالو فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فا الاول اعطوھم ضفھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم ط

بنی اسرائیل کی سیاست انکے انبیاء کے ہاتھ میں تھی جب بھی کسی نبی کا انتقال ہوتا تو دوسرا نبی اسکی قائم مقامی کرتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہونگے اور بہت ہونگے، صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جو پہلے آتا جائے اسکی بیعت پوری کرو، اور تم انکے حقوق ادا کرتے رہو، اللہ تعالیٰ رعایا کے بارے میں خود ان سے باز پرس کرلے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کے بعد الخلافۃ من بعدی ثلاثوی سند والی حدیث ہے اور ثقاہت کے لحاظ سے بھی مذکورہ حدیث کے پائے تک نہیں پہنچتی، معیار بناکر صرف پہلے چار صحابہ کرامؓ کو ہی خلیفہ قرار دینا صحیح نہیں، اول الذکر حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے خلفاء بہت ہونگے۔ اب جاننا چاہیے کہ صحابہ کرامؓ میں خلفاء اربعہ کے بعد حضرت حسنؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بھی خلیفہ ہوئے۔ صحابی ہونے کیوجہ سے ہر ایک پر راشد کا اطلاق بھی ہو سکتا ہے۔ اس تصریح کے بعد ہم پھر کہیں گے کہ پہلے چار خلفاءؓ کے ہم پلہ، ہم مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ قرآنی آیت کا مصداق پہلے چار خلفاء ہی ہیں، لیکن بعد والے صحابہ کرامؓ کی خلافتیں رشد سے باہر نہیں۔

Scanned with CamScanner

آٹھواں باب

دشمن کی سرگرمیوں سے باخبر رہنے کی اہمیت

کامیاب لیڈر جرنیل یا سپاہی وہی ہے جس کو اپنے مخالف کی پوری قوت' سرگرمیوں اور نقل و حرکت سے مکمل واقفیت ہو' بے خبر جرنیل کی میدان جنگ میں شکست یقینی ہوتی ہے۔

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ صحابہ کرامؓ کے ایک گروہ کو دشمن کی قوت کا اندازہ لگانے اور اس کی سرگرمیوں سے باخبر رکھنے کے لئے روانہ فرمایا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسل کے جاسوسی دستوں اور خفیہ اداروں نے جنگوں سے زیادہ کامیابیاں حاصل کیں صحابہ کرام کے سپاہیوں کو اپنے مخالفین کے ہتھکنڈوں اور چالبازیوں سے باخبر رہنا ضروری ہے۔ ایک پوری حکومت کروڑوں ڈالر سالانہ صرف صحابہ دشمنی کے فروغ پر خرچ کر رہی ہے کلچرل سنٹروں اور زبان سکھانے کے بہانے لاتعداد سنی علماء اور سنی نوجوانوں کو دنیا بھر میں وظائف تقسیم کر رہی ہے اس کے شواہد معلوم ہونے پر اگرچہ ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا تاہم شاطرانہ دجل و تلبیس کے حامل دشمن کے بارے مین جذبائیت یا وقتی جوش سے کام نہیں چل سکتا۔ ۱۴۰۰ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ صحابہ دشمن گروہ نے اہلسنّت کے خلاف گرم جنگ لڑی ہو۔ (سوائے تیمولنگ کے)

گرم جنگ کی بجائے سرد جنگ:۔

بلکہ سازشوں اور چالبازیوں سے ہر دور میں اہلسنت کو ذبح کیا گیا ہے ہم نے تمام انتظامات گرم جنگوں کے لئے کئے جبکہ ہمارا دشمن پیچھے رہ کر سازش کے ذریعے کام نکالتا رہا ہے اب بھی تقیہ کے ناپاک حربوں کو کام میں لا کر افریقی ممالک اور لاعلم مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

آپ غور کریں قیام پاکستان سے لیکر آج تک کسی ایک واقعہ میں بھی آپ کے دشمن نے کھل کر آپ کا مقابلہ کیا سینکڑوں علماء صرف سازشوں اور خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تہہ تیغ کئے گئے کرائے کے قاتلوں سے مروائے گئے خود صاف مکر کر پھر امن پسند کے امن پسند ٹھہرے۔ اور دوسری طرف ہم ہیں کہ شور زیادہ کام تھوڑا واویلا ایسا کہ الامان والحفیظ کہیں نہ مار کھانے کا حوصلہ نہ مقابلہ کرنے کی پرواہ۔

نواں باب

شیعہ سے اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیہ، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیساکہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"رتبہ امامت بر تر از نبوت است" (اصول کافی ج ا صفحہ)

Scanned with CamScanner

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد اللہ الذین امنو امنکم وعملو الصلحت لسیختلھم فی الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الٰہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن و حدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بدا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ پاکر عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا ہے تو اس میں بارہ ماموں کا بھی ذکر ہوتا' اصلی قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر واقعی اتنا اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپؐ سے روایت کی جا سکتی ہیں تو امامت کے بارے میں کوئی لفظ منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام

"تو مرتد ہو گئے تھے جیسا کہ اصول کافی کی درج ذیل عبارت ہے؟

گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہو گئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری فرقہ اسی عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمن کے خلاف برسرپیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اسے جاننا چاہئے کہ تقیہ' متعہ' تعزیہ کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں سے الگ ایک من گھڑت اور دیو مالائی کہانی کا ثمرہ ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں' یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ نے خلافت راشدہ کے بارے میں فرمایا "خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے"

Scanned with CamScanner

دسواں باب

دفاع صحابہ سنت الٰہی ہے

جیساکہ گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ

سپاہ صحابہ کا حقیقی نصب العین غلبہ اسلام اور ناموس صحابہ کا تحفظ ہے تاریخ کے دریچے میں جھانکنے والا طالب علم جانتا ہے کہ غلبہ اسلام خلفاء راشدین کے دور میں مکمل ہوا جو لوگ اسلام کے غلبے کا ذریعے بنے اور جن کے وجود سے اسلام کو تحفظ نصیب ہوا جنہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی شریعت کا دفاع کیا دفاع پیغمبر اور تحفظ شریعت کے فریضہ میں جو لوگ جان کے نذرانے پیش کرتے رہے ان کی ادائیں خدا کو اتنی پسند آئیں کہ جب ان کی عزت وناموس کا سوال آیا تو خلاق عالم نے خود ان کا دفاع کرنا شروع کر دیا صحابہ کرامؓ کی عزت کا دفاع کرنا کوئی نیا کام نہیں بلکہ یہ کام تو خود باری تعالیٰ کر چکے ہیں اس لئے نہایت شرح صدر اور وثوق سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ دفاع صحابہ سنت الٰہی ہے صحابہ کرام کے دفاع کی کئی مثالیں قرآن پاک میں موجود ہیں جن میں چند یہاں نقل کی جا رہی ہیں۔

ضمنی صفحہ

دفاع صحابہ کے لئے سنت الٰہی پر چلنا سعادت ابدی ہے اس سے بہتر شاہراہ کیا ہو سکتی ہے جس پر خالق ارض و سماء خود چلے اور آج امت محمدیہ کی ایک جماعت سپاہ صحابہ سنت الٰہی پر گامزن ہو کر نگر نگر دفاع صحابہ کا پیغام پورے عالم تک پہنچا رہی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس وقت شیعہ گروہ ایرانی حکومت کی سرپرستی میں صحابہ کرام کی ناموس پر حملہ کر رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

گیارہواں باب

اپنوں کی مخالفت پر رد عمل

یہ نہیں ہو گا کہ آپ کو صرف اسلام یا دین کے دشمنوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ جہاں بھی کام کا آغاز کریں گے وہاں کام کی نوعیت کے مطابق اپنوں کی بھی مخالفت برداشت کرنا ہوگی اگر کسی جگہ آپ کا کام کمزور ہے تو مخالفت بھی کمزور ہوگی اگر آپ کام بہت آگے لے گئے اور جوق در جوق نوجوانوں نے شرکت کی۔ سپاہ صحابہ کے پروگرام میں شرکت کرنا شروع کی تو آپ کو اہلسنت ہی کی طرف سے ایسی ایسی مخالف ہوا وہاں محسوس ہوگی کہ آپ دفعتاً پریشان ہو جائیں گے۔ بسا اوقات اپنوں کی مخالفت دشمنوں کی دشمنی سے زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے اہلسنت کے علماء میں بریلوی دیوبندی اور اہلحدیث حنفی شافی حنبلی سب کو ہم نے ساتھ لیکر چلنا ہے مسلمانوں کے ان تمام طبقات میں کسی سے جھگڑنا، محاذ آرائی پیدا کرنا، علماء، اور مشائخ سے الجھنا، صحابہ کے سپاہی کے شایان شان نہیں، سخت مخالفت ہو یا سخت پروپیگنڈہ ہو، جھوٹے الزامات ہوں من گھڑت بہتان ہوں، ہر موقع پر ہمارے ساتھیوں کو بہت ہی تحمل، صبر، اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، ایسا نہ ہو کہ آپ اپنوں کی مخالفت میں الجھ کر اصل دشمن کو دوسرے نمبر پر لے جائیں اس طرح دشمن مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ آپ اپنوں کی مخالفت کے پیچھے نہیں پڑیں گے اپنے ایسے ہر مخالف کی ہر بات کا جواب نہیں دیں گے ہر موضوع کو تہس نہس کر دیں گے ہر شخص کی ہر بات کو موضوع سخن نہیں بنائیں گے ساتھیوں کو اعتماد میں رکھیں گے مناسب موقع ہو تو انتہائی شائستگی کے ساتھ جھوٹے الزامات کی صفائی پیش کریں اس طرح اپنا کام کرتے رہیں ایک کوشش ہوگی کہ آپ اپنے مشن کے مقابلے میں کسی اور دشمنی میں الجھ جائیں لیکن ایسے موقع پر خود کو اپنوں کی مخالفت سے بچانا اور جماعت کو ہر قسم کے مخالف طوفانوں سے محفوظ رکھنا ہی آپ کی دانش مندی ہوگی۔

ہر موقع پر آپ اپنوں کی مخالفت پر یہی جواب دیں گے کہ ہم اپنے آپ کو اپنوں کی مخالفت میں لگا کر دشمن خوش نہیں کر سکتے یا ہمارا یہ موضوع نہیں یا ہم آپ کی ہر بات کے جواب کے مکلف نہیں' یا یہ ہمارا مشن نہیں یا یہ ہمارا نصیب العین نہیں' یا ان کاموں کے لئے ہم جماعت میں نہیں آئے ہم نے ہر موقع پر پر اہلسنت کے تمام ساتھیوں کو ساتھ لیکر چلنا ہے یہی ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اہلسنت کے مختلف گروہوں کے اختلافات میں اپنے آپ کو فریق نہ بنائیں' ان کی لڑائی ختم کرانے کی کوشش کریں ایسا نہ ہو سکے تو ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرکے اپنے کام میں لگے رہیں' سپاہ صحابہ کا کامیاب صدر یا سیکرٹری وہی ہے جو صرف اپنے دشمن سے برسرپیکار رہو' نہ تو اس کا جھگڑا کسی سنی لیڈر رہنما' یا ساتھی سے ہو نہ وہ حکومت کی انتظامی مشینری سے الجھا ہوا ہو اسے صرف اپنے کاز پر ہی کاربند ہونا چاہئے آخری دم تک کوشش کریں کہ کہیں آپ کا انتظامیہ سے ٹکراؤ نہ ہو' جہاں آپ کے مشن کو تبدیل نہ کرنا پڑتا ہو' وہاں تک انتظامیہ سے تعاون کریں جماعت کو مشکلات سے بچائیں کارکنوں کو نئے نئے امتحانات میں نہ ڈالیں انتظامیہ یا کسی سے بھی مذاکرات میں ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہ کریں اس لئے موقف جرات مندانہ اختیار کریں جلسوں کی جگہ یا جلوسوں کے روٹوں پر ایسا موقف اختیار کریں کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔

باخبر رہنے اور مطالعہ کرنیکی عادت ڈالنے کی ضرورت:۔

ہمارے ساتھی عہدیدار ہوں یا کارکن' نہ تو تازہ حالات سے باخبر رہتے ہیں اہم اہم افراد روزانہ کے اخبارات تک نہیں دیکھے گردو پیش کے حالات سے باخبر نہیں ہوتے اکثر مرکزی اور صوبائی عہدیداروں تک کو پیش آمدہ کسی بھی واقعہ کی خبر نہیں ہوتی' آپ جس منصب پر کام کر رہے ہیں اسکا تقاضا ہے کہ آپکو خارجی ملکی قومی عالمی معلومات کے ساتھ ساتھ تمام کارکنوں کے مقدمات ہر شہر کے معاملات اوپر سے نیچے تک معلوم ہونے چاہئیں۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی بہت افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ اکثر ساتھیوں کو کتابوں کے

مطالعہ کی عادت نہیں۔ مختلف کتابوں بالخصوص اپنے مشن کے عنوانات کی کتابوں کا بغور مطالعہ کارکن کا اخلاقی فریضہ ہے۔

محض سطحی گفتگو اور کسی اجلاس میں ہوائی فائرنگ کے گھوڑے دوڑا کر آپ کہاں تک کامیاب ہوں گے آپ کا جنرل نالج (عمومی مطالعہ) قابل رشک ہونا چاہئے۔

اگر لٹریچر اور کتابوں کے بغیر کام چل سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں پر زبانی جمع وحی پر اکتفا کرتے اور کوئی کتاب نہ اتاری جاتی دنیائے معلوم کی تاریخ میں کوئی تحریک کوئی فکر کوئی نظریہ بغیر لٹریچر اور کتابوں کے کامیاب نہیں ہوا تحریر کی کتنی اہمیت ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت ملاحظہ فرمائیں ن والقلم وما یسطرون قسم قلم اور اس سے لکھے ہوئے حرف کی۔ اسلام میں قرآن پاک کو اعلیٰ متن منفرد دستاویز، معرفت و حقیقت کے خزانہ عامرہ کی حیثیت حاصل ہے دوسری طرف یہی کتاب معلومات عالم کا انسائیکلو پیڈیا ہے دنیا کا تمام طالعہ ہماری زندگیوں کا لازمی حصہ ہونا چاہئے میری ناقص رائے میں فکری ضلالت، نظریاتی گمراہیوں، فلسفیانہ موشگافیوں میں طمانیت و قرار کی دولت گراں مایہ صرف سیرۃ طیبہ کے مطالعہ سے میسر آسکتی ہے شاگرد خاص حافظ عمادالدین کثیر پر جب فلسفہ اور علم کلام کا غلبہ ہوگا، اور دین سے بیزار ہونے لگتے تو ان کی ہدایت کے لئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ جیسے مفسر محدث اور فلسفی نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا۔

ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرۃ نبویہ کا مطالعہ کرو، اسی کے تدبر و تفکر کو اپنے اوپر لازم کرلو یقین اور ایمان کی تمام بیماریوں کے لئے یہی نسخہ شفاء ہے۔

اس طرح سیرۃ رسول ﷺ کو ہر دور کے غوغائے فتن اور عقائد و نظریات کے باب میں ایک رہبر و رہنما کی حیثیت حاصل رہی، آج کے پرفتن اور فروعی اختلافات کو دور کرنے کے لئے بھی یہی نسخہ کیا ہے۔ سپاہ صحابہ کے ہر کارکن پر قرآن و حدیث کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ سیرۃ طیبہ کا مطالعہ بھی ازبس ضروری ہے فرقہ وارانہ اونچ نیچ مذہبی سکالروں کی بوقلمونیوں، دینی رہنماؤں کے فکری تضاد میں جب انسان راہ راست سے بھٹکنے لگتا ہے تو ایسے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ ہی سب سے بڑی رہنما ثابت ہوسکتی

Scanned with CamScanner

ہے اس کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی' اور تعلیمات سے بھی وشام جان کو معطر کریں اپنی اولاد و اصفاء اوراہل خانہ کو صحابہ کرامؓ کے کارناموں سے روشناس کروائیں تاکہ جدت طرزی کی فسوں کاری اور اکشافات ایجادات کی چکا چوند روشنی آپ کے کردار اور طرز زندگی کو خیرہ نہ کر سکے۔

سپاہ صحابہ کے ان کارکنوں پر جو یورپ اور انگریزی ملکوں میں مقیم ہیں لازم ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ کے کارناموں سے اپنی اولاد کو آگاہ رکھیں میری رائے ہے کہ دنیا بھر کا ہر مسلمان الحادو مغربیت کے طوفان سے خود اور اپنے ماحول کو سیرۃ کے مطالعہ اور صحابہ کرامؓ کے افکار کے مطالعہ کی تازگی ہی سے بچا سکتا ہے اس سلسلے میں سپاہ صحابہ کی طرف سے تمام صحابہ کرامؓ کے تعارفی سلسلہ کا آغاز کر دیا گیا ہے بہت جلد اردو کے ذخائر دوسری زبانوں میں منتقل ہو رہے ہیں۔

معلومات عامہ کے لئے انٹرنیشنل میڈیا پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے دنیا بھر کے سیاسی احوال' اقتصادی اونچ نیچ' معاشرتی طرز و لائحہ عمل اصلاحی اور فکری اقدار بھی آپ کے احاطہ خیال میں ہونی چاہئیں ایک مومن کا کام صرف نماز' روزہ تک محدود نہیں ہوتا اسے دنیا کے ہر طبقے کے مقابلے میں ایک مصلح اور مبلغ اور مربی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے وہ ماحول اور اقدار کی مدوجزر اور ماضی وحال و مستقبل کے نشیب و فراز سے واقف ہوتا ہے۔

اسے کامل مسلمان بن کر قوموں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دینا ہے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو جاننا چاہئے کہ وہ ایسی جماعت (سپاہ صحابہ) کے فکری امین ہیں جس نے قیصرو کسریٰ کی سلطنتوں کو زیر و زبر کر کے تمام استعماری قوتوں کا نام ونشان مٹا دیا تھا زمین کے سینے پر معاشرے کے مظلوم طبقوں کی نمائندگی کی تھی ظلم وجور کے تمام نشانات مٹا کر عدل و انصاف کے دریچے کھول دیئے تھے ہمیں اسی فکر اور اسی نظریہ کو فروغ دینا ہے صحابہ کرامؓ کی حکومتوں نے یہودیت وعیسائیت اور ہنود تک ہر جگہ انسانوں کو اعلیٰ تمدن اور غریبوں اور مسکینوں کو خود اعتمادی اور احساس برتری سے آراستہ کیا تھا۔

آپ لوگ اسی جماعت کی ناموس اور عظمت کے لئے کام کر رہے ہیں تو اسی جماعت

Scanned with CamScanner

کی تعلیمات اور ہمہ گیری کو بھی آپ نے اپنانا ہو گا۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ نے جھنگ میں ظالم وجابر طبقوں کے جبر و استداد سے غریب سنی قوم کو نجات دلا کر صحابہ کرامؓ کے سچے مشن اور خلافت کے احیاء کی جانب پہلا قدم اٹھایا تھا اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے نام لیوا کس حد تک اس زینہ پر آگے بڑھتے ہیں—— آپ مطالعہ کی عادت ڈال کر فکری تنگی اور معلومات کی کمی کا ازالہ کر سکتے ہیں یہ کام بھی تنظیم کے دیگر کاموں کی طرح نہایت اہم ہے کم از کم خلافت راشدہ اور دیگر جماعتی لٹریچر کا بالاستعیاب—— مطالعہ ہر کارکن پر نماز کی طرح فرض ہے

Scanned with CamScanner

بارہواں باب

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں صحابہ دشمنوں کی سازشیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں رسیدہ ہوتا —— مگر ساقی بزم افروز کے مے وحدت اور باد بہاری نے صدیق اکبرؓ ایسا اولالعزم مدبر ورثہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روزگار ہمت اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں' عداوتوں' سازشوں اور ابرسیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے بچاکر ساحل مراد تک پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رہ گئی' عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت و حشمت چاردانگ پھیلی تو یہود و مجوس دانت پیس کر رہ گئے اسلام کا نیر اقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا تو یہود نے سیہ کاریوں ' زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے عائشہ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں حضرت عائشہ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کار فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنار بن ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلمؓ کو شہید کیا۔

وادی القراء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت شہید ہوئے۔

صحابہ کرامؓ کو السلام علیکم کی بجائے اسام علیکم (تم پر ہلاکت ہو) یہودیوں نے کہنا شروع کر دیا۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے سیفونہ یہودی اور فیروز ابو لولو مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ دیکھا گیا۔

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کی آخری وصیت:۔

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی

اخرجو الیھم الیھود من جزیرۃ العرب۔ط

یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخر واعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر، فدک، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

شیعہ مذہب کا بانی:۔

جزیرہ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دارالحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی۔ عبداللہ بن سبار اس خاندان کا ایک فرد تھا۔ نہایت شاطرانہ ذہنیت اور عیارانہ فطرت کا مالک تھا۔ اس کا دل اسلام کے خلاف جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا اس کا دماغ سازش و منصوبہ بندی، جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یمنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی محفل میں باہمی نزاع، اختلاف و اشتقاق، عداوت، وشقاوت پیدا کرنے میں بدطولی رکھتا تھا اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب نقصان نہ پہنچایا جا سکا تو یہ شخص فریب کاری اور فتنہ سامانی کے اسلحہ سے لیس ہو کر از خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کاری کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر اسلام میں افتراق اور مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرکے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سبا کی ابتدائی کارگزاری:۔

ابن سبا کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین

Scanned with CamScanner

اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج بونے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نورالحسن بخاریؒ جنوری ۱۹۸۴ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے انہوں نے اپنی بلند پایہ تصنیف کشف الحقائق میں ابن سبا کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا۔

سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیرالمومنین حضرت عثمان غنیؓ اور ان کے امراء اعمال (گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پیروپیگنڈہ کر کے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے جذبات اس حد تک پیدا کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے تو نظام مملکت کے اس ضمحلال کے بعد اسلامی سلطنت کمزور ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہو گا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دین فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے توحید و رسالت کے متعلق عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔ (کشف الحقائق صفحہ ۲۷)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی ۳۱۰) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار حظہ ہوں

عبداللہ بن سبا صنعا (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشن تھی وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا اہل شام میں سے کوئی شخص بھی اس کے جھانسے میں نہ آیا بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا پھر وہ مصر آیا یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ واپس آئیں گے لیکن حضرت محمد ﷺ کے

Scanned with CamScanner

واپس آنے کا انکار کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان الذی فرض علیک القرآن لراد ک الی معا پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰ ؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا' جسے بعض لوگوں نے مان لیا پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت) محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت) محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اس کے بعد کہنے لگا جو شخص رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور (حضرت) علیؓ وصی رسول پر غالب آکر امت کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا (حضرت) عثمانؓ نے خلافت بغیر حق کے لی ہے اور حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹاؤ اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن واعتراضات سے کرو' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے (طبری ج ۳ صفحہ ۳۷۸)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ:۔

ایران لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے ۷ھ میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی نامہ لکھا۔ پرویز لعین نے بغیر پڑھے اسے چاک کرکے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرکے دربار میں پیش کرے' مگر جب بازان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے ــــــ جس دن سعد بن ابی

وقاصؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا۔۔۔۔۔ ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ و انتقام کا جذبہ پالتے رہے۔۔۔۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑجانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے صاحبان واقفیت واطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل، نظری و نقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ بھی تھا۔ آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کرکے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کرسکتے تھے اور نہ قبول کرسکتے تھے کہ مٹی پر ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل وصحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کرلیا ہے ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدائن اور اس کے مفتوح ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا اور اس طرح تمام قیدی آزاد ہو گئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے۔

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق والی اور دویکے از بزرگ زادگان صاحب افسران تھا معہ ایک اور شخص کے قتل کر دیا کیونکہ جولوٹو اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبیداللہ کو آزاد کردیا۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے عبیداللہ کو قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمرؓ و عثمانؓ کے خلاف غصہ اور کینا کو بھڑکا دیا۔ اور حضرت علیؓ امیرالمومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کر دیا۔

ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہوگئے تھے اس دن سے حضرت علیؓ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمانؓ نے عبیداللہؓ کو ہرمزان کے بیٹے

تباز آن کے حوالے کیا تھا۔ ہر مزان بظاہر مسلمان تھا۔ مگر درپردہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا۔ اور اس کا بیٹا قبا اذان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا اس عبید اللہ کو فترکہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کرکے تبصرہ کرتا ہے (طبری ج ۵ صفحہ ۲۷) حضرت عثمانؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف نئی سازش سحرکاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کر لیا۔

اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سرتاسر غلط ہے صرف اہواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذمی بنکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جولان کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھوں میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا بلونت سے پناہ مانگا کرتے تھے ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابوالدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔ (حقیقت مذہب شیعہ ۶۳)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

تاریخ شیعیت پر اجمالی نظر:۔

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھگنے قد اور کالے رنگ والا یمنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا۔ تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے بعض

Scanned with CamScanner

لوگوں نے انہیں کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (۷۰) ستر سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنری لامن اپنی مشہور تالیف۔

(اسلام، معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے۔ حضرت علیؓ کے جاہ طلب اور کثیر التعداد اوصاف نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب دشتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک وحسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے ان لوگوں کی سازش اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ) سرڈینس ڈائریکٹر شعبہ السنیہ شرقیہ (لنڈن یونیورسٹی صفحہ ۱۴۳) لندن کی مشہور لیوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب مذہب تشیع کے نام سے ۱۹۳۳ میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن ہیں یہ صاحب (۱۶) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف کے مطابق حضرت علیؓ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاد قدر کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے ——————

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ایک پرجوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔

اہلسنّت پر شیعہ حکمرانوں کے مظالم کی المناک داستان:۔

۱)..... جیسا کہ معلوم ہوا ہے کہ شیعیت کی بنیاد عبداللہ بن سبا نے رکھی۔ ابن سبا کے بعد آل بویہ نے بغداد میں سینکڑوں مسلمانوں کو مسلمان کو موت کے گھاٹ اتارا بالآخر تبرا بازی تعزیہ داری، تقیہ متعہ، اور ماتم کی رسوم کے جھگڑوں میں پڑنے سے مسلمان ان کے شر سے

Scanned with CamScanner

محفوظ ہو گئے۔

۲)..... گورنر ثمرقند حسین طباطبائی نے ترکستان اور ایران کا راستہ تاتاریوں کو دکھا کر خوارزم شاہی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی بالاخر اسی معرکہ آرائی میں شیخ الاسلام امام ابن تیمہ جیسی جلیل القدر شخصیت تاتاریوں کے جبرو قہر کا نشانہ بنی اور امام موصوف دمشق کے قلعہ میں ایک عرصہ قیدو بند کی صعوبتوں کے بعد دار فانی سے کوچ کر گئے۔

ابن علقمی (بغداد کا شیعہ لیڈر) نے بغداد میں ہلاکو خان کے ذریعے مسلمانوں کا وہ قتل عام کرایا کہ دجلہ کئی روز تک پہلے تو لاشوں اور خون کا دریا بنا رہا اور بالاخر مسلمانوں کے علمی ذخیرے جب دربابرد کئے گئے تو مہینوں کتابوں کی سیاہی سے سمندر تک دریا بھی سیاہی کا دریا میدان بن گیا۔

۴)..... شیعہ کی فاطمی حکومت نے مصر میں ہر اس مسلمان کی گردن اڑا دی جس نے حضرت علیؓ کی ولایت و وصایت سے انکار کیا۔

۵)..... شیعوں کے نامور حکمران آصف خان نے نادر شاہ کو دہلی میں بلا کر دہلی میں قتل عام کروایا۔

۶)..... ملتان میں ابوالفتح داؤد نے مسلمانوں کے خون سے متعدد بار ہولی کھیلی۔

۷)..... نوابزادگان اودھ نے سینکڑوں سنیوں کو صرف سنی ہونے کے جرم میں ذبح کرایا۔ اصحاب ثلاثہ کے نام لیواؤں پر بے پناہ تشدد کیا۔

۸)..... واقعہ کربلا کی پوری داستان کے بارے میں خود مجاہد اعظم کا شیعہ مصنف اعتراف کرتا ہے کہ یہ سب کچھ ابو مخنف لوط بن یحیی ازدی متوفی ۱۷۵ھ کی ذہنی ایجاد ہے جو واقعہ کربلا کے پون صدی بعد پیدا ہوا تاہم اسی واقعہ کی آڑ میں پوری دنیا میں محبت اہل بیت کے نام پر ایسا اودھم مچایا گیا کہ الامان والحفیظ خود حضرت حسینؓ اگر آج آکر ان من گھڑت اور ان کے خاندان کی عورتوں سے متعلق گھڑی جانے والی بے بنیاد کہانیوں کو سنتے تو ششدر رہ جاتے مگر یہ پروپیگنڈہ ایسی سرعت اور جرات کے ساتھ کیا گیا کہ آج جب کوئی شخص اس سانحہ کے دیو مالائی واقعات پر نقد کرتا ہے۔ تو اسے اہل بیت اور آل رسول کا مخالف گروہ کہہ کر

Scanned with CamScanner

سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

۹)..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل اعتماد رفقاء جماعت صحابہؓ کے بارے میں ایرانیوں کا بغض اس حد تک پھیل گیا کہ ہر دور کے شیعہ حکمرانوں نے صحابہ کرامؓ بالخصوص دنیا کے سب سے بڑے عادل حکمران حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے خلاف کسی نہ کسی رنگ میں اپنے بغض کا اظہار کیا۔ کشف الاسرار نامی کتاب میں خود خمینی صاحب نے بھی حضرت عمرؓ پر کفر کا فتویٰ لگا کر اپنے بغض کا واضح اظہار کیا ہے ہمارے قول کی تائید میں مشہور شیعہ مورخ کاظم زادہ کی حقیقت بیانی ملاحظہ ہو۔

"جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے خلیفہ دوم کی جانب سے ایران کو فتح کیا...... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ اور حسد کا جذبہ پالتے رہے یہاں تک کہ فرقہ شیعہ کی بنیاد پڑ جانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔

۱۰)..... قزوینی کی روایت ہے حاکم شیعہ حکمران نے ایک علوی کو بہکایا کہ رات کے وقت اپنے گھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ تک نقب لگائیں تاکہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو روضہ سے نکال لائیں اور ان کی لاشوں سے جو چاہئیں سلوک کریں کتاب استقبار الاخبار میں مرقوم ہے کہ اس روز مدینہ میں گرد وغبار اور بجلی کی کڑک کے ساتھ ایسی آندھی آئی کہ ہر شخص کانپنے لگا۔

۱۱)..... ۳۹۱ھ میں اسی حاکم نے ایک شخص کو محض اس جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا کہ وہ تھا کہ میں حضرت علیؓ کو نہیں جانتا۔

۱۲)..... یکم محرم ۲۴ھ کو حضرت عمرؓ کو شہید کر کے آتشکدہ ایران کے بیٹے ابو لولو نے سقوط ایران کا انتقام لے لیا۔

۱۳)..... ایران کے مجوسیوں نے شیعیت کے جوش میں جو ان کے سامنے آیا اسے خس وخاشاک کی طرح بہا دیا۔

۱۴)..... ایران ہی کے شاہ عباس نے بغداد کے سقوط میں جو گھناؤنا کردار ادا کیا اس کا بیان ناگفتہ بہ ہے۔

Scanned with CamScanner

۱۵)..... تین سو سال قبل ایران ہی کے ایک حکمران اسماعیل صفوی نے سنی علماء کو بلا کر انہیں اصحاب ثلاثہؓ پر لعنت کے لئے کہا جب انہوں نے انکار کیا تو قتل کرا دیا اور ایران کا وہ ملک جو تین سو سال قبل سنی ملک تھا علماء کے قتل عام کے بعد شیعہ سٹیٹ قرار پایا' یاد رہے کہ حضرت عمرؓ نے اس ملک کو فتح کر کے مسلم ممالک میں شامل کیا تھا۔

۱۶)..... ایرانی فوج کے بل بوتے پر تیمور لنگ نے انگورہ کے مقام پر مسلمانوں پر ایسے ایسے قیامت خیز مظالم ڈھائے کہ تاریخ اسلام کے صفحات پر ایسا ظلم کہیں درج نہیں ہے۔

شیعہ حکمرانوں نے اسلام کی تاریخ پر ظلم وجبر کے جو نقوش ثبت کئے ہیں اس کے مطالعہ سے ہر انسان بخوبی جان سکتا ہے کہ شیعہ مذہب کی بنیاد ہی اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کیلئے رکھی گئی ہے ہمارے علماء اہلسنت پر رونا آتا ہے جو اس مذہب کو صرف متعہ تقیہ اور ماتم والے مذہب کی حد تک جانتے ہیں حقیقت میں دنیا کا یہی وہ مذہب جس میں مجوسیت کی آتش پرستی یہودیت کی منافقت عیسائیت کی تثلیث دوستی ایک مرکب کی شکل میں موجود ہے اسی مذہب نے متعہ کی آڑ میں زنا اور تقیہ کی آڑ میں دھوکے اور فریب کی بنیاد رکھی پھر دونوں چیزوں کو شعائر اسلام اور عقائد اسلام کی بنیاد کہا گیا

اس کے پردے میں ہر عہد کا مسلمان اور خود اسلام ان کا جفا کاریوں کے تیروں سے چھلنی ہوتا رہا۔ تاریخ کے صفحات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی سے غداری کرنے والے شیعہ ہی تھے ترکوں کے ساتھ غداری کر کے سلطان عبدالحمید کو معزول کرنے کی قرارداد منظور کرانے والے بھی یہی لوگ تھے۔

اسلامی حکمران نور الدین زنگی پر قاتلانہ حملہ کے مرتکب یہی لوگ تھے سلطان ٹیپو کے ساتھ غداری کرنے والا میر صادق اور نواب سراج الدولہ کا غدار میر جعفر بھی رافضی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔

۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ کا ذمہ دار بھی یحییٰ خان شیعہ تھا جس کی ناعاقبت اندیشی اور غداری کے باعث دنیائے اسلام کا سب سے بڑا ملک مغربی پاکستان مشرقی پاکستان دو حصوں میں بٹ کر مشرقی پاکستان حصہ بنگلہ دیش اور مغربی حصہ صرف پاکستان کہلایا۔

Scanned with CamScanner

صلح حدیبیہ کا تاریخ ساز واقعہ:-

بسا اوقات قیادت کے فیصلوں پر شرح صدر نہیں ہوتا پھر اسے قبول کرنا چاہئے کیونکہ اس بات کا قوی امکان ہے جن اسرار و وقائع پر قیادت کی نظر ہے وہ آپ سے اوجھل ہوں

اوائل ذی قعد ۶ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرما کر مدینہ سے مکہ معظمہ کی جانب کوچ فرمایا قریبا ۱۵ سو اور ایک روایت کے مطابق ۱۴ سو مہاجرین وانصار آپ کے ہمراہ تھے مقام ذوالحلیفہ پر احرام عمرہ کی رسم ادا ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسر بن سفیان کو قریش کی جاسوسی کے لئے آگے روانہ فرمایا چونکہ ارادہ جنگ کا نہ تھا اس لئے سامان جنگ بھی ساتھ نہ تھا مقام عذیر پر آپ کے جاسوس نے اطلاع پہنچائی کہ دشمن آپ کی آمد کی خبر پاتے ہی جنگی تیاریوں میں مصروف ہوگیا ہے اور یوں کفر کے خوگر آپ کے مقابلے پر تل گئے ہیں—— ان کا ارادہ ہے کہ بیت اللہ کے حقیقی اہل کاروں کو بیت اللہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) بطور مقدمۃ الجیش دو سو سواروں کے ہمراہ مقام غنیم میں پہنچ گئے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاسی تدبیر سے مقام حدیبیہ پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کا منہ مکہ کی جانب کرنا چاہا مگر ایسا نہ ہو سکا اور شہسوار تدبیر جان گیا ابھی منظوری دینے والی کی طرف سے دیر ہے چنانچہ اسی مقام پر پڑاؤ ڈالا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے خراش بن امیہ خزاعی کو مصالحت کے لئے مکہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ کفار سے کہہ دو۔ ہمارا ارادہ جنگ کا ہرگز نہیں۔ مسلمان صرف بیت اللہ کا طواف کرنا چاہتے ہیں—— مشرکین نے خراش کا اونٹ ذبح کر دیا۔ قریب تھا کہ انہیں بھی قتل کر دیتے۔

آخر عثمانؓ کو مکہ کی جانب روانہ کیا گیا۔ آپ ابان بن سعید کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے—— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کے جواب میں مشرکین نے فیصلہ دیا کہ اس سال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مکہ داخل نہیں ہو سکتے۔ عثمانؓ سے کہا اگر تم طواف کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، عثمانؓ نے تنہا طواف کو خلاف ادب سمجھا

Scanned with CamScanner

چند روز تک قریش عثمان غنیؓ کو روکے رکھا اور ادھر خبر مشہور ہو چکی تھی۔ کہ عثمانؓ قتل کر دیئے گئے۔

بیعت رضوان:۔

محبوب صحابی کی شہادت جگر سوز خبر نے آنحضرت ﷺ کو پریشان کر دیا۔ دل و دماغ میں قیامت بپا ہو گئی ـــــ جلال محمدی ﷺ میں جوبن آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں جب تک عثمانؓ کے قتل انتقام نہ لے لوں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ آپ وہیں کیکر کے درخت کے نیچے سایہ میں فروکش ہوئے اور موت پر بیعت لینا شروع کر دی۔ تمام مجاہدین کی بیعت کے بعد آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا ـــــ یہ عثمانؓ کی جانب سے بیعت ہے۔

سورۃ فتح میں اسی بیعت کا ذکر ہے بعد میں معلوم ہوا کہ عثمانؓ قتل نہ کئے گئے تھے۔ ادھر یہ ہوا کہ قریش اس بیعت سے سہمے جاتے تھے۔ انہوں نے فوراً ہی صلح و پیام کا سلسلہ شروع کر دیا ـــــ بالآخر قریش ایک لشکر لے کر حدیبیہ کے نواح میں پہنچے۔ انہوں نے عروہ بن مسعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کے لئے روانہ کیا۔ مذاکرات شروع ہو گئے عروہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کے عظیم عشق و محبت سے بہت متاثر تھا۔ اس کے بیان کے مطابق میں نے کسی شہنشاہ کے خدام کی ایسی جانثاری نہیں دیکھی" اسی کے باعث حبشیوں کے سردار جلیس بن علقمہ کنانی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ واپسی پر اس نے بھی قریش کے سامنے کلام الٰہی کا اعجاز صحابہؓ کے کمالات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف شروع کر دی قریش کی طرف سے آپ کے ساتھ بات چیت کے لئے سہیل بن عمرو کو روانہ کیا گیا اب صلح کا تاریخی فیصلہ جو ـــــ اسلامی اقتدار یا فتح کا عظیم شاہکار ثابت ہونے والا تھا ہوا چاہتا ہے ـــــ شرائط صلح کے اہم اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۱)..... دس سال تک آپس میں لڑائی نہ ہوگی۔

Scanned with CamScanner

۲)۔۔۔ قریش کا مدینہ آنے والا ہر شخص واپس کیا جائے گا خواہ وہ مسلمان ہو کر آئے۔
۳)۔۔۔ مدینہ سے مسلمانوں کا آدمی مکہ جانے والا واپس نہیں کیا جائے گا۔
۴)۔۔۔ ان دس سالوں کے درمیان کوئی ایک دوسرے پر تلوار نہ اٹھائے گا۔
۵)۔۔۔ امسال محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کئے واپس ہو جائیں مکہ میں داخل تک نہ ہوں۔
۶)۔۔۔ آئندہ سال بھی صرف تین روز مکہ میں رہنے کی اجازت ہوگی۔
۷)۔۔۔ سوائے تلوار کے اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہوگا اور تلوار بھی نیام میں یا غلاف میں ہوگی۔
۸)۔۔۔ قبائل متحدہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ معاہدہ یا صلح میں شریک ہونا چاہئیں ہو جائیں۔
چنانچہ بنو خزاعہ آپ کے اور بنو بکر قریش کے عہد میں شریک ہو گئے۔

معاہدہ پر آنحضرت ﷺ کا عمل:۔

اسلام کا مشہور صلح نامہ ابھی زیر ترتیب ہی تھا کہ سہیل کے بیٹے ابو جندلؓ پابہ زنجیر کفار کی قید سے نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے ـــــــ کفار نے کہا یہ پہلا شخص ہے جو معاہدہ کی رو سے ہمیں واپس دیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا کیونکہ معاہدہ ابھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچا تھا۔ تاہم آپ نے ابو جندلؓ کو اس کے مشرک باپ کے حوالے کر دیا ابو جندلؓ جو کفار کے قیامت خیز مصائب سے نڈھال ہو چکے تھے حسرت سے کہنے لگے افسوس اے گروہ اسلام میں کفار کے ستم کی بھینٹ چڑھانے کے لئے پھر کافروں کے حوالے کیا جا رہا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"ابو جندلؓ صبر کرو اللہ سے امید رکھو ہم عہد کی خلاف ورزی کرنا پسند نہیں کرتے یقین رکھو اللہ عنقریب تمہاری نجات کی کوئی صورت نکال دے گا"

آخر ابو جندلؓ کی نجات کی صورت نکل آئی جس کی تفصیل فتح الباری اور سیرۃ کی

Scanned with CamScanner

دوسری کتابوں میں مرقوم ہے ظاہری طور پر یہ معاہدہ مسلمانوں کے خلاف معلوم ہو رہا تھا جس کی وجہ سے عام مسلمانوں پر اس کی دفعات موردبحث و تمحیص بنی ہوئی تھی۔ جلال موسوی کے پیکر عمرؓ سے ضبط نہ ہوسکا۔ بول اٹھے۔

"یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اللہ کے برحق نبی نہیں، آپ نے فرمایا کیوں نہیں عمر کہنے لگے کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں آنحضرت نے فرمایا بے شک عمر نے کہا پھر ہم یہ ذلت کیوں گوارا کریں آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول اور برحق نبی ہوں اس کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا وہ میرا معین ومدد گار ہے۔

بعد ازاں حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے بھی یہی گفتگو کی صدیق اکبرؓ نے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والا جواب دیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں بعد میں اپنی اس تیزی پر بہت نادم ہوا اور اس کے کفارہ میں بہت سی نمازیں اداکیں اور روزے رکھے صدقہ وخیرات کے ساتھ بہت سے غلام آزاد کئے۔

اللہ اللہ یہ احساس یہ فکر، یہ جذبہ، عمر فاروقؓ کا ہی حصہ تھا۔

آخر دنیا چنگ و رباب نے دیکھا کہ صلح نامہ حدیبیہ اسلام کی عظیم ترین فتح ثابت ہوا۔ خود قرآن نے اسے کھلی فتح قرار دیا —— معاہدہ کی ایک دفعہ مشرکین ہی کے لئے سم قاتل بنی۔ معاہدہ کے بعد پہلے آپ نے باہر نکل کر خود سر منڈا دیا اور قربانی کی۔ ساتھ ہی تمام صحابہ نے اس پر عمل کیا۔ اس کے بعد قافلہ مدینہ کو روانہ ہوا سورہ فتح کی وحی نازل ہوئی۔

Scanned with CamScanner

افواہوں اور من گھڑت خبروں سے پرہیز ضروری ہے

جماعتی زندگی کو مضبوط اور مربوط رکھنے کیلئے اس بات کا لحاظ بھی از حد ضروری ہے کہ سنی سنائی باتوں اور بے بنیاد خبروں کے پیچھے پڑنے سے پرہیز کیا جائے۔ فتنوں اور منافقت کے اس دور میں جھوٹ' طوفان' بالکل ہی بے اصل باتوں کی تشہیر معمول کی کارروائی سمجھ لی گئی ہے۔ بے اصل خبروں کو عام کرنے کیلئے ادارے قائم ہوگئے ہیں۔ سیاسی اصطلاح میں اسے ڈس انفارمیشن سیل (Disinformation Cell) کہا جاتا ہے' اسلامی کارکنوں پر لازم ہے کہ ہر قسم کی افواء' جھوٹ' قیاس آرائی' بات کے بتنگڑ بنانے اور ذاتی خیال کو حقیقت واقعہ بنا کر پھیلانے سے گریز کریں۔

انسانی طبائع میں سیمابیت' اتار چڑھاؤ اور معمولی بات کو بڑا اور بڑی بات کو چھوٹا سمجھنا عام ہے۔ قتل و غارت' فساد' ہنگامہ آرائی' شور و غوغا کے کئی واقعات انہی کج رو' خیالی پلاؤ پکانے والوں کی خامہ فرسائی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بغیر تحقیق و تصدیق کے' صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا بہت بڑی غلطی ہے' ایسا انسان قیادت تو کیا کسی بھی ذمہ داری نبھانے کا اہل نہیں ہوتا۔

سنی سنائی باتوں کو آگے پھیلانا' تصدیق و تنقیح کے بغیر جھوٹی بات پر عمارت استوار کرنا' پھر اس بے بنیاد واقعہ پر محل تعمیر کر دینا' حد درجہ حماقت اور اندھی ضلالت کے زمرے میں آتا ہے۔ جماعتی اور غیر جماعتی زندگی میں بے بنیاد باتوں کی تشہیر کتنا بڑا جرم ہے' اس سے نقصان اور تباہی کا خطرہ ہے۔ اس کا اندازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے۔

كفى باالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع

کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو آگے بیان کرے۔

آنحضرت ﷺ نے بے تحقیق باتوں پر عمارت کھڑی کرنا تو درکنار صرف اسے کسی

Scanned with CamScanner

دوسرے شخص کے سامنے بیان کرنے کو جھوٹ سے تعبیر کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بے اصل گفتگو کرنے والے کو جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ ظاہر ہے جس انسان کے لئے یہ تلخ اور سخت ترین الفاظ دنیا کے سردار ﷺ حق ترجمان نے ادا فرمائے ہوں اس کی دیانت، امانت، معقولیت کہاں باقی رہ جاتی ہے۔

جماعتی زندگی میں سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا اور اس پر کوئی فیصلہ کر دینا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔

قران کریم کا ارشاد ہے۔

یا یھا الذین امنو اان جاء کم فاسق نبیاء فتبینوا

اے ایمان والو! جب تمہیں کوئی غلط خبر ملے تو فوراً اس کی تحقیق کرو۔

خدائی ارشاد اور آنحضرت ﷺ کی تنبیہہ کے بعد اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ بغیر تحقیق و تصدیق کسی بات کو سن کر اس پہ عمل کیا جائے یا سنی سنائی باتوں پر کوئی فیصلہ صادر کیا جائے۔

جماعتی عہدیداروں اور رفقاء کو چاہیے کہ جب بھی کسی کارکن کی شکایت ان تک پہنچے اس کی مکمل تصدیق کریں، جھوٹ اور منافقت کے اس دور میں ہر بات کو جانچنا، پرکھنا، تحقیق کرنا، گواہی حاصل کرنا، تمام واقعات کو گہری نظر سے دیکھنا، کسی کی شکایت پر اس کے مضمرات کا مکمل جائزہ لینا، شکایت کنندہ کی دلچسپیوں کو مدنظر رکھنا، جس کی شکایت کی گئی ہے اس کے حالات کا جائزہ لینا، اس کی مجبوریوں کا خیال رکھنا، تلخی اور سختی سے گریز کر کے نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرنا اسلامی روح کے عین مطابق ہے، سپاہ صحابہ کی سال ہا سال کی زندگی میں راقم کے سامنے ایسے بیشمار واقعات آئے جس میں کسی ساتھی اور گروہ کی شکایات بہت اہتمام سے کی گئیں۔ تحریری مسودے تیار کئے گئے، گواہ پیش کئے گئے، لیکن گہری نظر اور عمیق جائزے کے بعد بعض شکایات انتہائی بے بنیاد اور لغو ثابت ہوئیں۔

کبھی کبھار ایسے بھی ہوتا ہے کہ مجرم یا مدعا علیہ کے جرائم اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ ایک لمحہ بھی ایسا شخص جماعت میں رہنے کے قابل نہیں ہوتا لیکن وہ شخص اتنا ہوشیار اور

Scanned with CamScanner

چالاک اور عیار ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کسی قسم کی گواہی پیش نہیں کی جا سکتی' نہ ہی اس کے جرائم کا ثبوت مہیا کیا جا سکتا ہے' لیکن اسلامی نقطہ نظر سے ایسے مجرم کو کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہوتا ہے' وہی جلد اس کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سپاہ صحابہ کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ اپنے سے سینئر عہدیدار سے لے کر مرکزی قیادت تک کسی کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے اور من گھڑت الزامات کے پیچھے نہ بھاگتا پھرے' مکمل تصدیق اور اعلیٰ شواہد کے بعد اپنے سے سینئر قیادت کو اصلاح کی نیت سے مداخلت کی دعوت دے' مرکزی قیادت کے خلاف شکایت کے موقعہ پر خود انہی سے بات چیت کرے۔ کسی بھی شکایت کا اظہار متعلقہ عہدیدار یا کارکن سے مناسب جماعتی فورم مثلاً متعلقہ یا بالائی عاملہ و شوریٰ کے اجلاس میں کرنا چاہیے اور ہر معاملہ میں اصلاح کا جذبہ ہونا چاہیے کسی کو ذاتی طور پر نیچا دکھانا یا کسی کی شخصیت کو مجروح کرنا پیش نظر نہ ہو۔

قائدین پر بھی لازم ہے کہ کارکنوں کی شکایات اور الزامات پر سیخ پا نہ ہو جائیں' ہر اعتراض کیلئے اعلیٰ ظرفی اور عمدہ انداز گفتگو اختیار کریں۔ اپنی ذات پر ہونے والی تنقید کے نشتروں سے آپے سے باہر نہ ہو جائیں' ہر سوال کا جواب دیں' ہر کارکن کو مطمئن کریں' اعتراض کنند کارکنوں کو اپنی ذات کا دشمن نہ سمجھیں' جماعتی زندگی میں اعتراضات کی ٹیس برداشت کرنا لازمی فریضہ ہے۔

جماعتی کام بتدریج مکمل کیا جائے

دینی کام کو بتدریج مکمل کرنا شریعت اسلامیہ کا لازمی تقاضا ہے۔ ہر کارکن اور جماعتی عہدیدار پر لازم ہے کہ وہ جس علاقے میں کام کر رہا ہے وہاں کی آبادی کے عقائد' جذبات کا خیال کر کے کام شروع کرے۔ اسلامی شریعت میں کام کے مرحلہ وار کرنے کی مثال شراب کی حرمت کے عنوان میں درج ہے۔

قرآن کریم کا پہلا ارشاد ہے۔

یسئلنک عن الخمر و المیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس

Scanned with CamScanner

لوگ آپ سے شراب اور جواء کے بارے میں سوال کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ بھی ہے اور ان کے فوائد بھی ہیں۔

دوسرا ارشاد ہے۔

یا یھا الذین امنو الا تقر ط الصلو ۃ و انتم سکاری

اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔

تیسرا ارشاد ملاحظہ ہو۔

انما الخمر و المیسر و الانصاب احس من عمل الشیطن

بلاشبہ شراب' جواء اور سٹہ ناپاک ہیں یہ شیاطین کے کاموں میں سے ہیں۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ عرب کے معاشرے کی بہت بڑی برائی کو جو عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اسلام نے کس طرح جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ سب سے پہلے اسے گناہ کہا کچھ فوائد بتائے پھر عبادت کے موقع پر اس کے استعمال سے روکا پھر مکمل آپریشن کیلئے سختی سے شراب کو ممنوع قرار دینے کا اعلان کیا۔

خدائے لم یزل نے اس بری سے بری عادت اور سخت عادی مجرموں کے قلوب سے اس برائی کے جراثیم نکالنے کے لئے خوبصورت حکمت عملی اپنائی۔ ہمیں بھی انسانوں کے ایک بہت بڑے طبقے میں شامل رفض اور رفض نوازی کی برائی کو نکالنے کیلئے مرحلہ وار کام کرنا چاہیے۔

فضائل صحابہ' عظمت قرآن سے بات شروع کر کے آخر میں ان کے مخالفین کے بارے میں سخت لہجہ اپنانے اور ان کے کفر کے آشکار کرنے کی پالیسی وضع کرنی چاہیے ہم نے جس برائی کے خاتمے کی مثال دی ہے اس کا تعلق اعمال سے ہے اور جس مشن کی مثال دی گئی ہے اس کا تعلق عقائد کے باب سے ہے تاہم آنحضرت ﷺ نے پوری زندگی میں حکمت عملی کے ساتھ کفر کو مٹانے اور اسلام کو پھیلانے کا کام کر کے تاریخی کامیابیاں حاصل کیں۔

Scanned with CamScanner

احکام الٰہی اور امر رسول کی بجا آوری کا احساس

نہ مال غنیمت، نہ کشور کشائی

حضرت معاویہؓ کی زندگی کا بڑا حصہ رومی عیسائیوں کیساتھ جہاد میں گذرا ہے، ایک مرتبہ رومیوں کیساتھ ایک مخصوص مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ ہوگیا، جب جنگ بندی کی مدت ختم ہونے کے قریب آئی تو حضرت معاویہؓ لشکر لیکر نکلے، خیال یہ تھا کہ دشمن کی سرحد تک پہنچتے پہنچتے مدت ختم ہو جائیگی، اور جونہی معاہدہ کا زمانہ ختم ہوگا، فوراً دشمن پر حملہ کر دیا جائیگا اور اسطرح کامیابی کی توقع زیادہ ہوگی، چنانچہ مدت ختم ہونے سے پہلے ہی حضرت معاویہؓ سرحد پر پہنچ گئے اور جب وہ تاریخ آئی جس میں معاہدہ ختم ہونا تھا تو انہوں نے فوراً رومیوں پر حملہ کر دیا، رومی لوگ اس جنگی چال سے بے خبر ہونگے، اسلئے ظاہر ہے کہ یہ حملہ کتنا کامیاب رہا ہوگا لیکن جسوقت حضرت معاویہؓ یلغار کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور فتح و نصرت انکے قدم چوم رہی تھی، اچانک پیچھے سے تکبیر کی آواز آئی، کوئی "اللہ اکبر" کہہ کہہ کر پکار رہا تھا: وفاء لا غدر (مومن کا شیوہ وفاداری ہے، غدر و خیانت نہیں)

دیکھا تو ایک شہسوار چلا آ رہا تھا، قریب آیا تو پتہ چلا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے معروف صحابی عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت معاویہؓ نے پوچھا: "کیا بات ہے؟" فرمانے لگے "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کا کسی دوسری قوم سے کوئی معاہدہ ہو تو اسے چاہیے کہ جب تک معاہدہ کی مدت گذر نہ جائے فسخ معاہدہ کا اعلان کئے بغیر نہ عہد کو توڑے اور نہ اس کے خلاف کوچ کرے۔" حضرت معاویہؓ نے رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو لشکر کو فوراً واپسی کا حکم دے دیا اور فوجیں مفتوحہ علاقے کو چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔ (دیکھئے مشکوۃ المصابیح، ص ۳۴۷ کتاب الجہاد، باب الامان، اصح المطابع کراچی۔ بحوالہ ابو داؤد ترمذیؒ)

کیا دنیا کی کوئی قوم وفاء عہد کی ایسی مثال پیش کر سکتی ہے کہ دشمن کے مطالبہ پر

نہیں، خود اپنے ضمیر کی آواز پر مفتوحہ علاقہ چھوڑ کر چلی آئی ہو؟........ اس واقعہ کے آئینے میں وہ لوگ بھی اپنی شکل دیکھیں۔ جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، اور وہ بھی جو امانت و دیانت کے اعتبار سے حضرت معاویہؓ کے بلند مقام سے ناواقف ہیں اور انکے بارے میں جھوٹے پروپیگنڈے سے مرعوب و متاثر۔ یہ وہی حضرت معاویہؓ ہیں جنکے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیاسی اغراض کیلئے شریعت کے مسلمہ قاعدوں کیخلاف ورزی سے دریغ نہیں کیا ـــــ اور روایت بھی کسی تاریخی کتاب کی نہیں، ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ کی ہے۔

اہل حمص کا جزیہ واپس کر دیا گیا

بلاذریؒ نے فتوح البلدان میں نقل کیا ہے کہ جب جنگ یرموک پیش آئی تو حضرت ابو عبیدہؓ نے شام کے مختلف علاقوں میں متعین اسلامی فوجوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سب اپنے اپنے مستقر چھوڑ کر یرموک میں جمع ہو جائیں۔ مسلمانوں کی کچھ فوجیں شہر حمص میں بھی متعین تھیں جو شہر کی حفاظت کر رہی تھیں جب انہیں یرموک پہنچنے کا حکم ملا تو اسکو سب سے بڑی فکر یہ لاحق ہوئی کہ یہاں جو غیر مسلم (ذمی) آباد ہیں ان سے ہم جزیہ (ٹیکس) وصول کرتے ہیں جسکی وجہ سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ انکی جان و مال کی حفاظت کریں، جب فوجیں یہاں سے چلی جائیں گی تو ہم اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ مسلمانوں کے امیر نے غیر مسلمانوں کو جمع کر کے ان سے کہا کہ ہم نے آپکی حفاظت کا ذمہ لیا تھا اور اسکی بناء پر جزیہ وصول کرتے تھے اب اس مجبوری کے باعث کہ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں رہا لہٰذا آپکا جزیہ واپس کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سب کا جزیہ واپس کر دیا گیا۔ اہل حمص نے روئے زمین پر ایسے فاتح نہیں دیکھے تھے جو دشمنوں کیساتھ وفاداری کا ایسا سلوک کرتے ہوں چنانچہ ان سب کی زبانوں پر یہ دعائیں تھیں کہ ”اللہ مسلمانوں کو رومیوں پر فتح عطا کریں۔“ (الوحی المحمدی، سید رشید رضا ص ۲۷۹ مطبعہ المنار ۱۳۵۴ھ)

غازی انور پاشا کا آخری خط اپنی بیوی کے نام

غازی انور پاشا ترکی کے ان جلیل القدر مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے اپنی ساری عمر اسلام دشمنوں کیساتھ جہاد میں صرف کی اور بالاخر روسی بالشویکوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ انہوں نے اپنی شہادت سے صرف ایک دن پہلے ایک خط اپنی بیوی شہزادی نجیبہ سلطانہ کے نام روانہ کیا تھا جو انہوں نے ترکی خبارات میں شائع کرا دیا' اور وہیں سے ترجمہ ہو کر ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء کے ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوا۔ یہ مکتوب اسقدر ولولہ انگیز اور سبق آموز ہے کہ ہر نوجوان کو پڑھنا چاہیے۔ ذیل میں اسکا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"میری رفیقۂ حیات اور سرمایۂ عیش و سرور پیاری نجیبہ!

خدائے بزرگ و برتر تمہارا نگہبان ہے۔ تمہارا آخری خط اسوقت میرے سامنے ہے۔ یقین رکھو تمہارا یہ خط ہمیشہ' میرے سینے سے لگا رہے گا۔ تمہاری صورت تو دیکھ نہیں سکتا' مگر خط کی سطروں اور حرفوں میں تمہاری انگلیاں حرکت کرتی نظر آ رہی ہیں جو کبھی میرے بالوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ خیمے کے اس دھندلکے میں کبھی کبھی تمہاری صورت بھی نگاہوں میں پھر جاتی ہے۔

آہ! تم لکھتی ہو کہ میں تمہیں بھول بیٹھا ہوں اور تمہاری محبت کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ تم کہتی ہو کہ میں تمہارا محبت بھرا دل توڑ کر اس دور افتادہ مقام میں آگ اور خون سے کھیل رہا ہوں اور ذرا پرواہ نہیں کرتا کہ ایک عورت میرے فراق میں رات بھر تارے گنتی رہتی ہے۔ تم کہتی ہو کہ مجھے جنگ سے محبت ہے اور تلوار سے عشق' لیکن یہ لکھتے وقت تم نے بالکل نہ سوچا کہ تمہارے یہ لفظ جو سچی محبت نے لکھوائے ہیں' میرے دل کا کس طرح خون کر ڈالیں گے۔ میں تمہیں کسطرح یقین دلا سکتا ہوں کہ دنیا میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں' تم ہی میری تمام محبتوں کا منتہی ہو' میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی' لیکن ایک تم ہی ہو جس نے میرا دل مجھ سے چھین لیا ہے' پھر میں تم سے جدا

کیوں ہوں .....؟ راحت جاں ! یہ سوال تم بجا طور پر کر سکتی ہو۔ سنو ! میں تم سے اسلئے جدا نہیں ہوں کہ مال و دولت کا طالب ہوں' اسلئے بھی جدا نہیں ہوں کہ اپنے لئے ایک تخت شاہی قائم کر رہا ہوں جیسا کہ میرے دشمنوں نے مشہور کر رکھا ہے' میں تم سے صرف اسلئے جدا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرض مجھے یہاں کھینچ لایا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھکر کوئی فرض نہیں۔ یہی وہ فرض ہے جسکی ادائیگی کی نیت ہی انسان کو فردوس بریں کا مستحق بنا دیتی ہے۔ الحمد للہ کہ میں فرض کی محض نیت ہی نہیں رکھتا بلکہ اسے عملاً انجام دے رہا ہوں۔ تمہاری جدائی ہر وقت میرے دل پر آرے چلایا کرتی ہے' لیکن میں اس جدائی سے بے حد خوش ہوں۔ کیونکہ تمہاری محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو میرے عزم و ارادہ کے لئے سب سے بڑی آزمائش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں اس آزمائش میں پورا اترا اور اللہ کی محبت اور حکم کو اپنی محبت اور نفس پر مقدم رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ تمہیں بھی خوش ہونا اور خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ تمہارا شوہر اتنا مضبوط ایمان رکھتا ہے کہ خود تمہاری محبت کو بھی اللہ کی محبت پر قربان کر سکتا ہے۔

تم پر تلوار سے جہاد فرض نہیں' لیکن تم بھی فرض جہاد سے مستثنیٰ نہیں ہو۔ کوئی مسلمان مرد ہو یا عورت' جہاد سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ تمہارا جہاد یہ ہے کہ تم بھی اپنے نفس و محبت پر محبت خدا کو مقدم رکھو۔ اپنے شوہر کے ساتھ حقیقی محبت کے رشتے کو اور بھی مضبوط کرو۔ دیکھو! یہ دعا ہرگز نہ مانگنا کہ تمہارا شوہر میدان جہاد سے کسی طرح صحیح و سلامت تمہاری آغوش محبت میں واپس آجائے۔ یہ دعا خود غرضی کی دعا ہو گی اور خدا کو پسند نہ آئے گی۔ البتہ یہ دعا کرتی رہو کہ تمہارے شوہر کا جہاد قبول فرمائے' اسے کامیابی کے ساتھ واپس لائے ورنہ جام شہادت اسکے لبوں سے لگائے' وہ لب جو تم جانتی ہو شراب سے کبھی ناپاک نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ تلاوت و ذکر الٰہی سے سرشار رہے ہیں۔ پیاری نجیبہ ! آہ وہ ساعت کیسی مبارک ہو گی جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ سر' جسے تم خوبصورت بتایا کرتی تھیں' تن سے جدا ہو گا' وہ تن جو تمہاری محبت کی نگاہوں میں سپاہیوں کا نہیں' نازنینوں کا سا ہے...... انور کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ شہید ہو جائے اور حضرت خالد بن ولیدؓ

Scanned with CamScanner

کیساتھ اسکا حشر ہو۔ دنیا چند روزہ ہے موت یقینی ہے، پھر موت سے ڈرنا کیسا؟ جب موت آنے ہی والی ہے تو پھر آدمی بستر پر پڑے پڑے کیوں مرے؟ شہادت کی موت، موت نہیں، زندگی ہے۔ لازوال زندگی!

نجیبہ! میری وصیت سن لو۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم اپنے دیور نوری پاشا سے شادی کر لینا، تمہارے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز نوری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سفر آخرت کے بعد وہ زندگی بھر وفاداری سے تمہاری خدمت کرتا رہے۔ میری دوسری وصیت یہ ہے کہ تمہاری جتنی بھی اولاد ہو سب کو میری زندگی کے حالات سنانا اور سب کو میدان جہاد میں اسلام و وطن کی خدمت کیلئے بھیج دینا۔ اگر تم نے یہ نہ کیا تو یاد رکھو میں جنت میں تم سے روٹھ جاؤنگا۔

میری تیسری وصیت یہ ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا کی ہمیشہ خیر خواہ رہنا۔ انکی ہر ممکن مدد کرتی رہنا کیونکہ اسوقت وطن کی نجات خدا نے انکے ہاتھ میں رکھ دی ہے۔ اچھا پیاری رخصت! نہیں معلوم کیوں میرا دل کہتا ہے کہ اس خط کے بعد تمہیں پھر کبھی خط نہ لکھ سکوں گا۔ کیا عجب ہے کہ کل ہی شہید ہو جاؤں، دیکھو صبر کرنا، میری شہادت پر غم کھانے کی بجائے خوشی کرنا کہ میرا اللہ کی راہ میں کام آجانا تمہارے لئے باعث فخر ہے۔

نجیبہ! اب رخصت ہوتا ہوں اور اپنے عالم خیال میں تمہیں گلے لگاتا ہوں۔ انشاء اللہ جنت میں ملیں گے اور پھر کبھی جدا نہ ہوں گے۔

تمہارا ــــــ انور

(منقول از ترکان احرار۔ مولفہ عبدالمجید عتیقی، صفحہ ۱۲۷ تا ص ۱۳۰، مطبوعہ کابل بکڈپو، لاہور۔)

یہاں یہ واضح رہنا ضروری ہے کہ اس خط کے لکھنے کے وقت مصطفیٰ کمال پاشا صرف ایک مجاہد اسلام کی حیثیت سے معروف تھے، اور انہوں نے ترکی میں وہ اسلام دشمن اقدامات نہیں کئے تھے، جو بعد میں پیش آئے۔ (بحوالہ تراشے از مولانا محمد تقی عثمانی)

Scanned with CamScanner

دیانت اور خدا ترسی کا تاریخ ساز واقعہ

ایران کی جنگ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سپہ سالار تھے ایران کا دارالسلطنت مدائن فتح ہوا۔ تمام دولت اکٹھی ہو ہو کر مدائن میں جمع ہوئی مدائن دریائے دجلہ کے قریب ہے۔ اس پر ایک پل تھا اس پل کے قریب ایک غریب صحابیؓ کا گھر تھا ایک جھونپڑا بنایا ہوا تھا۔ کل آٹھ افراد تھے چار دن سے فاقہ تھا۔ ادھر مسلمانوں کو بیشمار اثاثہ مال غنیمت ہاتھ آیا اس صحابی نے دیکھا کہ ایک آدمی سات عدد خچروں پر ۱۴ صندوق جو خود سونے کے بنے ہوئے تھے۔ لاد کر لیجا رہا ہے۔ اسے للکارا کہا ٹھہرو۔ خچروں والا تو بھاگ گیا مگر خچر چھوڑ گیا۔ باوجود غربت اور فاقہ کے خچر بمعہ ۱۴ عدد صندوق لیجا کر حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے لوہار کو طلب کیا۔ تالے توڑے گئے۔ مورخین لکھتے ہیں ان ۱۴ صندوقوں میں اتنے جواہرات تھے کہ اگر انہیں نصف دنیا کی دولت کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے دیکھا کہ یہ ۱۴ صندوق اسکو ملے اگر انہیں گھر رکھ لیتا یا کم از کم ایک رکھ لیتا تو کوئی دیکھنے والا تو نہیں تھا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے، حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ غور کر رہے تھے کہ لانے والے نے کہا کہ آپکی امانت آپکے پاس صحیح پہنچ گئی۔ فرمایا ہاں تو وہ کہنے لگا اچھا میں جاتا ہوں السلام علیکم۔ انہوں نے کہا ٹھہرو اپنا حصہ لیتے جاؤ اور فرمایا میں تمہارے متعلق تعریفی کلمات حضرت فاروق اعظمؓ کی خدمت میں لکھونگا کہ جب ایسے آدمی ہمارے پاس موجود ہیں تو ساری دنیا ہماری ہے۔ اس نے کہا نہیں کوئی ضرورت نہیں۔ نہ کسی حصہ کی نہ کسی تعریف اور سفارش کی۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو دکھانا چاہتا تھا کہ مسلمان ایسے بھی ہیں۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے ایک آدمی اسکے پیچھے بھیجا کہ انکے حالات دیکھ کر آئے۔ تو معلوم ہوا کہ انہیں چار دن کا فاقہ ہے۔ سب کے سب آٹھ نفوس فاقہ میں تھے۔ حضرت سعدؓ نے ایک بوری چاول، آٹا، کھجور اور کچھ شہد اور گھی وغیرہ بھجوا دیا اور یہ ہدایت کی کہ جب یہ شخص گھر پر نہ ہو تو بھجوا دی جائیں تاکہ واپس نہ کر سکے اور اسکے گھر والے لے کر رکھ لیں۔ تاریخ بشریت میں

Scanned with CamScanner

اس دیانت کی مثال نہیں۔ از کتاب خطبات افغانی صفحہ ۲۲۰۔ مطبوعہ شاہی بازار بہاولپور۔

حضرت خواجہ نظام الدین بلخی کے دور کا تاریخی واقعہ

سالہاسال تک شیعہ کا سنی بنکر جامع مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دینا:۔

ہندوستان کے اکابر اولیاء میں سے حضرت خواجہ نظام الدین بلخی تھانیسری کا نام نمایاں ہے آپ حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری کے داماد، خلیفہ اور جانشین تھے آپکی بڑی بڑی تصانیف سے آپکے علم وفضل اور اعلیٰ صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے آپ فاروقی النسل، حنفی مسلک چشتی اور صابری مشرب سے متعلق تھے، سلسلہ چشتیہ میں آپکا اسلوب خاص تھا، بادشاہ وقت شاہ جہانگیر کو آپ ہی نے قبل از سلطنت کی بشارت دی تھی۔ اسوقت بادشاہ شہزادہ سلیم کے نام سے معروف تھا، بادشاہ بننے کے بعد اسکے لڑکے خسرو نے بغاوت کر دی۔ چند دنوں کے بعد خسرو بھی آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور طالب معرفت ہوا۔ حضرت خواجہؒ صاحب نے خسرو کو بغاوت سے رجوع کی تلقین کی خسرو نے ناراض ہو کر حضرت خواجہ صاحب کی جلاوطنی کا حکم دیدیا۔ حضرت خواجہ صاحب ہندوستان سے حرمین شریفین تشریف لے گئے وہاں چند سال قیام کے بعد آپ آبائی وطن بلخ تشریف لے گئے امام قلی خان ازبک بلخ کا حکمران تھا۔ وہ بھی آپکے حلقہ ارادت میں داخل ہوگیا آپکی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور شہرت سے بلخ کے کئی لوگوں کو حسد پیدا ہوا، انہوں نے آپکے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اس پروپیگنڈے میں چند مولوی بھی شامل ہوگئے انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خواجہ صاحب کی ریاضت و معرفت مشکوک ہے وہ شہر کی بڑی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتے۔ اپنی خانقاہ میں علیحدہ جمعہ قائم کرکے تفریق بین المسلمین کا باعث بن رہے ہیں اس پروپیگنڈے سے بادشاہ بھی متاثر ہوا۔ اس نے خواجہ صاحب سے مسجد کی حاضری کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا جامع مسجد کا امام رافضی ہے اسکے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس الزام سے شہر میں عام ہیجان ہوگیا۔ ہزاروں آدمیوں نے عہد کرلیا کہ حضرت

خواجہ اور بادشاہ کو نذر شمشیر کر دینا چاہئے۔ بلوائیوں کا ہجوم شاہی محلات کی طرف روانہ ہوگیا بادشاہ اس اچانک ہنگامہ سے گھبرا کر حضرت شیخ کی خانقاہ میں بھاگ آیا اور شیخ سے التجا کی کہ ہنگامہ فروکی کرنے کی صورت پیدا کریں حضرت خواجہ نے بادشاہ کو تسکین دی اور فرمایا کہ ابھی ہنگامہ فرو ہو جائیگا بادشاہ بھی خانقاہ میں تھا کہ تقریبا دس ہزار بلوائیوں کے ہجوم نے خانقاہ کامحاصرہ کرلیا امام جامع مسجد تلوار سونت کر حضرت خواجہ کے سامنے آیا اور نہایت سختی سے کہا تو ہی کہتا ہے کہ امام مسجد رافضی ہے اب اس بہتان کی سزا چکھ، حضرت خواجہ نے فرمایا بیشک تو رافضی ہے اور بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہا اسکے موزے نکلواؤ اور دیکھو کہ ان میں اس نے کیا کر رکھا ہے۔ بادشاہ اٹھا امام کے موزے اتارے دیکھا تو کاغذ کے دو پرزے رکھے ہوئے تھے جن پر سیدنا وسیدالمسلمین حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ اول اور حضرت عمرفاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہما اجمعین کے اسماء گرامی درج ہیں ہجوم نے امام کی یہ خباثت دیکھی تو حضرت خواجہؒ کی بجائے امام کو قتل کر ڈالا۔ بادشاہ کی عقیدت اور حضرت خواجہؒ کے عروج میں اور اضافہ ہوا اہل بلخ نے آپکی بہت سی کرامتوں کا مشاہدہ کیا۔ یہ رجب ۱۰۳۶ھ کا واقعہ ہے (از کتاب علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۳۶۷ ج ۱)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح شیعیت نے تقیہ کی سیاہی سے مسلم امہ کے سینوں میں چھید کئے تقیہ کے اسی دجل و فریب ہی کا ثمرہ ہے کہ شیعہ جو اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں اور دھریوں سے بھی بڑا کافر ہے لیکن ہر کفریہ عقیدہ کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے چھپا کر کیونکر مسلمان بنا ہوا ہے ایسے ہی سینکڑوں شیعہ مصنفین ہیں جنھوں نے سنی بن کر ایسی ایسی روایات تحریر کیں جن کو واضح طور پر رافضیت کا چربہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن لیبل سنیت کا دیکھ کر ہر شخص ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے مطالعہ کیلئے لازمی کتابیں

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے 25% خصوصی رعایت

سپاہ صحابہ کیا ہے؟ کیا چاہتی ہے؟ اغراض و مقاصد	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	5 / 3 روپے
سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اسکے تقاضے (العرفین کارکن)	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	
پیغام توحید و سنت	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	25 روپے
اسلام کیا ہے؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	15 روپے
رہبر و رہنما	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	120 روپے
اسلام میں صحابہؓ کرام کی آئینی حیثیت	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	140 روپے
حضرۃ سیدنا ابوبکر صدیقؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا عمر فاروقؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا علی المرتضیٰؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا حسنؓ بن علیؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا حسینؓ بن علیؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ	[illegible]	روپے
حضرۃ سیدہ عائشہؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ سیدہ فاطمہؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ عبداللہ بن زبیرؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرۃ عبدالرحمن بن عوفؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
حضرت خالد بن ولیدؓ	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	روپے
قادیانی غیر مسلم کیوں؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	25 روپے
گستاخ صحابہ کی شرعی سزا	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	15 روپے
خلافت و حکومت	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	200 روپے
مولانا حق نواز شہید کا تعارف اور جدوجہد	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	15 روپے
اصحاب رسولؐ	سید نور الحسن بخاریؒ	
دفاع حضرت معاویہؓ	حضرۃ قاضی مظہر حسین چکوال	

افسران حکومت کے نام	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	15 روپے
خمینی ازم اور اسلام انگریزی اردو	ابوریحان ضیاءالرحمن فاروقی	40 روپے
حقیقت مذہب شیعہ	مولانا شیر علی	15 روپے
بطلان مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	15 روپے
ایرانی انقلاب اور شیعیت	مولانا منظور احمد نعمانی	45 روپے
تاریخ مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	45 روپے
فرقہ واریت کیا ہے؟	ایم آئی صدیقی	10 روپے
شیعہ اور قرآن	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	40 روپے
سپاہ صحابہ کی پارلیمانی جدوجہد	محمود اقبال	25 روپے
معیار صحابیت	ڈاکٹر علامہ خالد محمود	40 روپے
مولانا حق نواز شہید کی پندرہ تقاریر	از مولانا محمد ضیاء القاسمی	40 روپے
مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی پندرہ تقاریر	محمود اقبال	80 روپے
رشتہ فاروقؓ و علیؓ	حافظ محمد اقبال رنگونی	25 روپے
امام مہدی کے بارے میں شیعہ اور مسلمانوں کا نقطہ نظر	ایم آئی صدیقی	
حکایات صحابہؓ	مولانا محمد زکریا قدس سرہ	
تحفہ شیعیت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
حضرۃ معاویہؓ اور تاریخی حقائق	مولانا محمد تقی عثمانی	
ردالروافض	مولانا احمد رضا خانؒ فاضل بریلوی	
الشیعہ والسنۃ	علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	
ارشاد الشیعہ	حضرۃ مولانا سرفراز خان صفدر	
ایک ہزار سوال کا جواب	مولانا مہر محمد میانوالوی	
خلفائے راشدین	علامہ عبدالستار تونسوی	
اہلسنت پاکٹ بک	علامہ دوست محمد قریشی	
کوئی کتاب وی پی نہیں بھیجی جاتے گی۔		

ملنے کا پتہ: ادارہ اشاعت المعارف ◎ ریلوے روڈ فیصل آباد ۰۴۱۱ ۶۴۰۰۲۴